آثار الصنادید

تاریخ پرانی اور نئی عملداریوں اور پرانی اور نئی عمارتوں کی

بابت ضلع دہلی

تصنیف سید احمد خان منصف درجه اول مقام شاہجہان آباد

فی سنه ۱۲۶۹ ہجری مطابق سنه ۱۸۵۲ عیسوی

جس کتاب پر که مصنف کی مہر نہو وہ کتاب چوری کی ہی

این دیباچه باهتمام کارپردازان مطبع سلطانی در مطبع سلطانی واقع قلعه معلی

بقالب طبع درآمد

فی سنه ۱۲ ہجری و سنه ۱۸۵۴

عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ ۔ آثار پدیدست صنادید عجم را

سبحان اللہ تعالی نی اپنی رحمت سے ان ناچیز آدمی کو کیا کیا نعمتین عنایت
کین ہین آنکھین دی ہین کان دئی ہین عقل دی ہی زبان دی ہی پھر ایسا انکو دیکھنا بھالنا
سننا سمجھنا سوچ سمجھ کر کرتا ہی اور ایسی باتین نکالتا ہی جسکو دیکھکر لوگ حیران ششدر
رہجاتی ہین پھر ایسی پروردگار کا شکر کب ادا ہو سکتا ہی اور اسکی
تعریف بیان کرنی سی آدمی کیونکر فارغ رہ سکتا ہی سب سی بڑا احسان اللہ
صاحب کا یہ ہی کہ ہمارے ہدایت کے لیے نبی بھیجا اور ہمکو گمراہی سی نکالا
سیدھے رستہ پہنچایا اوس سے بڑا احسان یہ ہے کہ سب سے پچھلی
بندونکی ہدایت کے لیے اپنی نبی کو بھیجا کہ سب کے رحمت بنے پر ایک نکتہ کا

کیسا الٰہی جسطرح کہ ہماری پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم گنہگار ہونیکی
حال پر رحمت کی ہی اوس سی ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ زیادہ
تو اونپر اور اونکی آل و اصحاب پر رحمت کر آمین اما بعد سید احمد خان بیٹا
سید محمد متقی خان بہادر اور پوتا جواد الدولہ جواد علیخان بہادر اور نواسہ نواب
دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر مصلح جنگ کا عرض
کرتا ہی کہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مینے ایک کتاب ضلع دہلی کی مکانات کی
حالمین لکھکر چھاپی تھی اوسی زمانہ مین جناب مستر آرتھر آستن رابرٹس صاحب بہادر
صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ شاہجہان آباد ولایت انگلستان کو تشریف فرما ہوئے
اور اوس کتاب کو لیجا کر رویل ایشیاٹک سوسیٹی مین پیش کیا ممبران سوسیٹی نی
اوس کتابکو نہایت پسند کیا اور مینسی جناب عالی کرنیل سکس صاحب بہادر
شریک محکمہ عالیہ کورٹ آف ڈیرکٹرنی صاحب ممدوح کو فرمایا کہ اگر اس
کتاب کا انگریزی مین بھی ترجمہ ہو تو بہت بہتر ہی جبکہ صاحب موصوف ولایت سی
ہوکر پھر دہلی مین تشریف لائی تو اونہون نی اس خاکسار کی شرکت سی اوس کتاب کا
ترجمہ کرنا شروع کیا اوسوقت یہ بات خیال مین آئی کہ اگر از سر نو یہ کتاب
بہت اچھی طرح سی مرتب کیا جاوی اور جو خرابیان کہ پہلی کتاب مین ہو گئی
ہین وہ درست کی جاوین تو بہت اچھی بات ہی الحمد للہ کہ خدا تعالی
نی اوس ارادہ کو پورا کیا اور جسطرح کہ دل چاہتا تھا اوسیطرح پر یہ کتاب دوسری دفعہ

پہلی کتاب سے یہ کتاب بہت باتوں میں اچھی ہی

۱ اس کتاب کا پہلا باب جس میں مختصر ہندوستان کی آبادی اور پرانی اوجڑے قلعوں کا ذکر ہے پہلی کتاب میں نہ تھا

۲ پہلی کتاب کے دوسرے باب میں صرف شاہجہان آباد کی قلعہ کا ذکر تھا اس کتاب کے دوسرے باب میں اوس قلعہ کا جو پہلی کتاب سے بہتر بیان ہے اور سواے اوسکے ابتداے آبادی سے جسقدر قلعے اور شہر بسے اون سب کا ذکر ہے

۳ پہلی کتاب کے پہلے اور تیسرے باب میں جسقدر مطالب تھے وہ اس کتاب کے تیسرے باب میں اکٹھے ہیں بلکہ بعضی پرانی مکانات کا اور حال جو دریافت ہوا وہ بھی زیادہ ہے

۴ پہلی کتاب میں دو نقص تھی ایک یہ کہ بعضی پرانی مکانات کا اصلی حال دریافت نہوا تھا دوسرے یہ کہ پہلی کتاب میں بعضی جگہہ بیان حال میں یا کچھہ غلطی ہوگئی تھی اس کتاب میں یہ دونو نقص دور کی گئی

۵ پہلی کتاب میں عمارات کا بیان متفرق اور غیر منتظم تھا ابکی دفعہ عمارات کا حال بترتیب سال بنا و انتظام سے لکھا گیا

۶ پہلی کتاب میں جو حال بیان کیا تھا اوسکی سند نہ تھے اب کے کتاب میں جو حال لکھا گیا ہی اکثر اوسکی سند لی نام اوس کتاب کا جس سے وہ حال لکھا گیا حاشیہ پر مندرج ہے

۷ بڑی عمدہ بات اس سال کی کتاب میں یہ ہی کہ جسقدر کتبہ تمامی عمارتوں پر ہیں

حسب اصلی قطع اور اصلی خط کی مطابق کتاب میں منقش ہے ہیں

اور یہہ فہرست ہی اون کتابوں کی جن سی یہہ کتاب مرتب ہوئی

تواریخ مقدس راجاولی خلاصۃ التواریخ [illegible] الملوک مہابھارت

سیالکوٹ آئین اکبری جغرافیہ [illegible] الآثار تاریخ فرشتہ تزک جہانگیری

اکبرنامہ پوتھی اندرپرست مہاتم مرات آفتاب نما [illegible] جواہر [illegible]

[illegible] التواریخ [illegible] تاریخ ہندوستان تاریخ [illegible]

اقبال نامہ [illegible] الفتوح یعنی تاریخ علائی تاریخ شیخ [illegible]

[illegible] الاخبار تاریخ [illegible] تیمور [illegible] ظفرنامہ [illegible]

[illegible] کتاب اکبر [illegible] ۱۸۴۴ و ۱۸۶۶ [illegible]

[illegible] تاریخ کشمیر [illegible] قصہ [illegible]

[illegible] الامرا [illegible] عالمگیری تاریخ [illegible] ہندی [illegible]

میں [illegible] شکر ادا کرتا ہوں [illegible] جناب عالی [illegible]

اور جناب [illegible] مستر [illegible] صاحب [illegible] بہادر [illegible]

ان دونوں جناب [illegible] کی قدر دانی [illegible]

جو ایک ذریعہ افتخار کا اور [illegible] یادگاری [illegible]

اور میں نہایت شکر ادا کرتا ہوں [illegible]

کہ یہہ کتاب صرف صاحب [illegible] کی مدد اور اعانت اور عالی ہمتی [illegible]

اور قدردانی سی بہا یہ ہوئی اور ہر شخص دور و نزدیک کی لئی اسکا
عام ہوا

فہرست ابواب کتاب



مطبوعه مطبع احمدی واقع دهلی باهتمام [illegible]

سنه ۱۲ هجری و سنه ۱۱۵۲ عیسوی



دلّی کی عملداریوں کی مختصر حالات مین

کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما
حدیث از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو

۱ اگرچہ ہندو زمانہ کی ابتدا کو بی انتہا اور آفرینش عالم کو بی سر و پا بیان کرتے ہین
اور اسی سبب سے اونکے نزدیک ہر ایک دیس کی سلسلہ حکومت بھی ابتدا نا ہی
مگر یہہ بات ہرگز قابل قبول کی نہین کیونکہ معتبر دلیلون سی ثابت ہی کہ جسطرح اور
ملک قائم اور ملک آباد ہوی اسیطرح ہندوستان بھی بسا

۲ کتاب مقدس سی ثابت ہی کہ دو ہزار تین سو اڑتالیس سال قبل ولادت پیدایش باب ۷ ورس ۶
حضرت مسیح کی تمام عالم مین طوفان آیا اور حضرت نوح معہ تمامی اپنی خاندان کے
کشتی مین بیٹھی اور کوئی جاندار سوای اونکی جو کشتی مین تہی عالم مین زندہ نہین رہا

اگرچہ

اگرچہ آپکے ہندو اس واقعہ کا انکار کرتی ہین مگر ہماری نزدیک خود اونکی
پرانون سی اس واقعہ کا ہونا ثابت ہی کیونکہ اونکی کتابون مین مذکور ہے
کہ مچھہ اوتار کی وقت مین تمام عالم مین طوفان آیا اور اوس وقت کی دیوتانی
خدا کی حکم موجب کشتی بنائی اور اوسمین بیٹھی اور جن جن چیزون کو صدمہ طوفان سے
اللہ کو بچانا تھا وہ سب اوسکی حکم سی کشتی مین بیٹھائی گئین

۴ یہہ بیان اور یہہ واقعہ بالکل کتاب مقدس کی مطابق ہی اور جس
طوفان کا کتاب مقدس مین ذکر ہی وہی طوفان کا یہہ حال ہی الا ہندوستان مین
یہہ رواج تھا کہ جملہ مطالب کو اشعار مین بیان کرتی تھی اور کنایات و استعارات
کی پیرایہ مین ادا کرتی تھی اور اسی سبب سے مناسبات لفظی و تناسب شعری
کا انکو بہت خیال رہتا تھا اور نیز جیسا کہ شعر کا دستور ہی مبالغہ کو اوسمین دخل ہوتا
تھا اس سبب سے صحیح صحیح مطلب ادا ہونی مین کچھہ فرق ہوگیا ہی اور نہ
پانی کی مناسبت سے مچھہ اوتار کا ذکر کر دیا ہی ورنہ غور کرنی کی بعد بخوبی ثابت ہی
کہ یہہ طوفان وہی حضرت نوحکا طوفان ہے

۵ اس دلیل سی یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ چارون جگ جو ہندوونمین مشہور ہین
چارون کی چارون آفرینش عالم کی بعد کی ہین اور چار ہزار چار برس قبل ولادت
حضرت مسیح کے اندر

۶ کتاب مقدس سے ثابت ہی کہ بعد پیدائش فلج یعنی دو ہزار دو سو ننانوے برس پیدائش باب ۱۰ اورس ۲۵

سال قبل حضرت مسیح زمین منقسم ہوئی اور انسان اطراف عالم مین منتشر ہوے
اور زبانون کی تبدیل شروع ہوئی اور سیم کی اولاد سماٹرا اور یورپ کے
بہار تک آباد ہوئی اور اونہین سی قومین ان مین رہیل کئین

۷ معتبر تاریخ کی کتابون سی ثابت ہی کہ سیم کی اولاد مین سی لوگ ہندوستان مین آئی اور ہندوستان کو انہون نی آباد کیا — تاریخ ابو الفدا

۸ سیم کی اولاد مین سی ہند جو کہ کتاب مقدس مین ہدورام ابن قطان ابن فلج ابن عیبر ابن سالح ابن ارفکسد ابن سیم ہی تخمنا دو ہزار سال قبل حضرت مسیح اول ہندوستان مین آیا جسکے نام ہی ایک ہندوستان کا ملک مشہور ہوا — پیدائش باب ۱۰
بعضی کتابون مین سہو سے ہند کو حام کی اولاد مین لکہدیا ہے — تاریخ فرشتہ

۹ ہند کی اولاد جبکہ بسبب اختلاف السنہ کی اپنی اصلی حالات سی بیخبر ہو گئے تو اونمین سی ایک نی یہہ خیال باندہا کہ ہم سورج کی اولاد مین اور دوسرے نے کہا کہ ہم چاند کی اولاد مین یا شاعرون نی بسبب مبالغہ کی اونکی باپ دادا کو چاند اور سورج بنادیا اور اونہون نی سچ سمجہا چنانچہ اونہون نی اپنی کرسی نامہ مین چاند اور سورج کو بجای اصلی باپ کی داخل کر کر اپنی تین سورج بنسی اور چندر بنسی ملقب کیا

۱۰ ہند کے چار بیٹی ہوئی پورب بنگ دکہن نہروال اور نہروال کی تین بیٹی ہوئی بہروچ دکنا یج مال راج اور دکہن کی بہی تین بیٹی ہوئی مرہٹ — تاریخ فرشتہ

پہر تلک اسیطرح بنگ کی بہی اولاد ہوئی جیسی بنگالہ بسا اور پورب کی بہی اولاد ہوئی جو چندربنسی کی لقب سی مشہور تہی اور راجو دہیا مین پہلی پہل انہون نے راج پایا رفتہ رفتہ تمام ملک رجوارون پر منقسم ہوکر ہر ایک خطہ کا جدا جدا راجا قرار پایا اور اوسی زمانہ مین قنوج اور ہستناپور کا راج قایم ہوا اور راجہ جرجودہن ہستناپور کا راجہ ہوا

۱۱ چند روز بعد راجہ جرجودہن اور راجہ جدہشٹر مین بگاڑ ہوا اور راجہ جدہشٹر نے مخالفت کرکر اندرپت مین شہر بایا جو اب دلی کی نام سی مشہور ہی اور بعد درست کرنی سامان لڑائی کی تہانیسر کی قریب کورچہتر پر لڑائی ہوئی جو مہابہارت مشہور ہے اور راجہ جدہشٹر نی فتح پائی اس سبب سے دلی کا پہلا راجہ راجہ جدہشٹر شمار مین آیا ہے

۱۲ فارسی تاریخون اور ہندی پوتہیون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لڑائی تین ہزار اکیس برس قبل ولادت حضرت مسیح واقع ہوئی مگر یہہ بات یقینی غلط ہی کیونکہ یہہ بات طوفان ہی سی سات سو بہتر برس قبل ہوتی ہے راجاولی خلاصۃ التواریخ سلسلۃ الملوک مہابہارت بہاگوت

۱۳ جو دبرانون سی ثابت ہی کہ مہابہارت کی لڑائی ایکہزار پچاس برس قبل مسیح راجہ نندا کہ دی ہوئی تہی اور معتبر کتب سی ثابت ہی کہ راجہ نندا چار سو برس قبل حضرت مسیح مسندنشین ہوا اس حساب سے صاف ثابت ہے کہ مہابہارت کی لڑائی ایکہزار چار سو پچاس برس تخمینا قبل حضرت مسیح ہوئی

ور اوسی زمانہ مین راجہ جدہشتر تخت نشین ہوا اور اوسنے اندرپت شہر بسایا
م اب ہم راجہ جدہشتر کو دلی کا پہلا راجہ قرار دیکر ایک مختصر فہرست
اجاؤن اور بادشاہون کی جو آج تک گذری ہین اس باب مین درج کرتے
ین اور جو زمانہ بڑہتی کہ ہمنے اپنی پہلی کتاب سلسلة الملوک مین فارسی تاریخون بموجب
لکہا تہا اس فہرست مین سی کم کرتی ہین تاکہ مدت
زمانہ کی صحیح ہوجاوے

فہرست فرمانروایان دار الملک اندرپت و دہلی از ابتدای راجہ جدہشٹر تا الغایت سنہ ۱۸۴۶ع مطابق سنہ ۱۲۶۳ ہجری

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمیناً سال جلوس قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	تخمیناً مدت سلطنت	حالات
۱	راجہ جدہشٹر	راجہ پاندو	۱۴۵۰	ہستناپور	۳۶ سال	بعد وفات کرشن اوتار کے راجہ جدہشٹر نے ریاست چھوڑکر کوہ ہمانچل میں جا کے اپنا بدن برف میں ڈالکر گلا دیا
۲	راجہ پریچہت	ابہمن بن راجہ ارجن بن راجہ پاندو	۱۴۱۴	ہستناپور	۳۲ سال	راجہ جدہشٹر کی اجازت سے مسند پر بیٹھا اور سانپ کی کاٹنی سے مرگیا
۳	راجہ جنمیجہ	راجہ پریچہت	۱۳۸۲	ہستناپور	۳۴ سال	
۴	راجہ شتانیک عرف راجہ اسمید	راجہ جنمیجہ	۱۳۴۸	ہستناپور	۳۲ سال	
۵	راجہ سہسرانیک عرف راجہ ادہمن	راجہ اسمید	۱۳۱۰	ہستناپور	۳۲ سال	
۶	اشومی دہج عرف راجہ مہاجی	راجہ ادہمن	۱۲۷۳	ہستناپور	۳۶ سال	
۷	اسین کرشن	راجہ مہاجی	۱۲۴۷	ہستناپور	۳۵ سال	

حالات	مدت سلطنت تخمینا	دار السلطنت	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	نام پدر	نام فرمانروا	نمبر
گنگا کی چڑہاوی سے ہستناپور بہ گیا اسسبب سے اس راجہ نے بیچ دکن مین گومتی ندی کی کنارہ شہر بسانا چاہا اور پھر اندرپت مین چلا آیا	۳۵ سال	اول ہستناپور بعدہ کنارہ گومتی ندی و بعدہ اندرپت	۱۲۱۲	اسین کرشن	راجہ دشتوان عرف نمی	۸
	۲۶ سال	اندرپت	۱۱۷۷	دشتوان	راجہ چکر عرف اوگرسین	۹
	۳۶ سال	اندرپت	۱۱۴۱	اوگرسین	راجہ چترتھہ عرف سورسین	۱۰
	۳۲ سال	اندرپت	۱۱۰۵	سورسین	کیرتھہ	۱۱
	۳۱ سال	اندرپت	۱۰۷۳	کیرتھہ	برشٹمان عرف رسمی	۱۲
	۲۷ سال	اندرپت	۱۰۴۲	رسمی	سوسین عرف راجہ برجہل	۱۳
	۲۸ سال	اندرپت	۱۰۱۵	راجہ برجہل	راجہ سوتہہ عرف سکہپال	۱۴
	۲۲ سال	اندرپت	۹۸۷	راجہ سکہپال	راجہ نرچکشو عرف نرہردیو	۱۵

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	تخمینا مدت سلطنت	حالات
۱۶	سکھی پل عرف سورج رتھہ	نربر دیو	۹۶۴	اندرپت	۱۸ سال	
۱۷	بربرتلو عرف راجہ بہوپت	سورج رتھہ	۹۴۶	اندرپت	۲۶ سال	
۱۸	راجہ سونی	بہوپت	۹۲۰	اندرپت	۲۵ سال	اس راجہ نے سونی پت شہر بسایا
۱۹	راجہ میدہاوے	راجہ سونی	۸۹۵	اندرپت	۲۳ سال	اسی راجہ کا نام دہاوا بہی ہم جانتے ہین جسکی بنائی ہوئی لوہی کی لاٹھہ ہے
۲۰	نرب انجی عرف شرون بتر	میدہاوے	۸۷۲	اندرپت	۲۵ سال	
۲۱	دوگرنہہ عرف بہیکم	شرون بتر	۸۴۷	اندرپت	۱۹ سال	
۲[illegible]	راجہ تمی عرف بدارتہہ	راجہ بہیکم	۸۲۸	اندرپت	۲۱ سال	
[illegible]	بربہدرتہہ عرف راجہ دسوان	راجہ بدارتہہ	۸۰۷	اندرپت	۲۰ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام مدبر	تخمیناً جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	تخمیناً مدت سلطنت	حالات
۲۴	سوداس عرف اوسینپال	راجہ دسوان	۷۸۷	اندرپت	۲۰ سال	
۲۵	شستانک عرف ابھی دہر	اونی پال	۷۶۷	اندرپت	۲۳ سال	
۲۶	دردمن عرف دنڈپان	راجہ ابھی دہر	۷۴۴	اندرپت	۱۸ سال	
۲۷	بھیمنر عرف دربل رای	ڈنڈپان	۷۲۶	اندرپت	۱۹ سال	
۲۸	ڈنڈپانی عرف دشٹ پال	دربل رای	۷۰۷	اندرپت	۱۶ سال	اسی راجہ نے پانی پت بسایا
۲۹	راجہ بنی عرف بھیم پال	دشٹ پال	۶۹۱	اندرپت	۲۶ سال	
۳۰	کشتی مک عرف راجہ کھیمن	کھیم پال	۶۶۵	اندرپت	۲۲ سال ۵ ۸۰۷	بسراو وزیر نے اس راجہ کو مارا اور گدی پر بیٹھا
۳۱	راجہ بسراوہ		۶۴۳	اندرپت	۷ سال	
۳۲	سورج سین	بسراوہ	۶۳۶	اندرپت	۱۹ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا سال جلوس قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	مدت سلطنت تخمینا	حالات
۲۳	راجہ بیرساہ	سورج سین	۶۱۷	اندرپت	۲۴ سال	
۲۴	راجہ انک ساہ یا رب سین	بیرساہ	۵۹۳	اندرپت	۲۲ سال	
۲۵	راجہ ہرجیت یا نیرسال	راجہ انک ساہ	۵۷۱	اندرپت	۱۶ سال	
۲۶	راجہ دربہ	راجہ ہرجیت	۵۵۵	اندرپت	۲۰ سال	
۲۷	راجہ سدہی پال	راجہ دربہ	۵۲۵	اندرپت	۱۳ سال	
۲۸	راجہ برست	راجہ سدہی پال	۵۲۲	اندرپت	۱۹ سال	
۲۹	راجہ سنجی	راجہ برست	۵۰۳	اندرپت	۱۶ سال	
۴۰	راجہ امرجوڈ	راجہ سنجی	۴۸۷	اندرپت	۱۲ سال	
۴۱	امین پال	راجہ امرجوڈ	۴۷۴	اندرپت	۱۲ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمیناً قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	تخمیناً مدت سلطنت	حالات
۴۲	راجہ سسروہے	راجہ امین پال	۴۶۲	اندرپت	۲۲ سال	
۴۳	راجہ پدارتہہ	راجہ بسروہے	۴۴۰	اندرپت	۱۲ سال	
۴۴	راجہ بدہمل	راجہ پدارتہہ	۴۲۸	اندرپت	۱۵ سال ع ۲۲۰	بیرباہ وزیر نی اس راجہ کو مارا اور آپ گدی پر بیٹھا
۴۵	راجہ بیرباہ		۴۱۳	اندرپت	۱۷ سال	
۴۶	مرارسنگہ	بیرباہ	۳۹۶	اندرپت	۱۴ سال	
۴۷	شترکن	مرارسنگہ	۳۸۲	اندرپت	۱۱ سال	
۴۸	مہی پت یا دہن پت	شترکن	۳۷۱	اندرپت	۱۲ سال	
۴۹	مہابل	مہی پت	۳۵۹	اندرپت	۱۹ سال	
۵۰	سروپ دت	مہابل	۳۴۰	اندرپت	۱۴ سال	شاید اس راجہ کیوقت مین راجہ دہلو والے قنوج کی نام سی اندرپت مین شہر ب

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تعیین سال جلوس قبل حضرت مسیح	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۵۱	برتسین	سروپ دت	۳۲۶	دہلی	۱۲ سال	
۵۲	راجہ سکھہ وان	راجہ برتسین	۳۱۴	دہلی	۸ سال	
۵۳	راجہ جیت مل	راجہ سکھہ وان	۳۰۶	دہلی	۱۴ سال	
۵۴	راجہ پال سنکہ	راجہ جیت مل	۲۹۲	دہلی	۱۹ سال	
۵۵	راجہ کلمنی	راجہ پال سنکہ	۲۷۳	دہلی	۱۹ سال	
۵۶	راجہ شترمردن	راجہ کلمنی	۲۵۴	دہلی	۶ سال	
۵۷	راجہ جیون جات	راجہ شترمردن	۲۴۸	دہلی	۱۳ سال	
۵۸	راجہ پرجیت	راجہ جیون جات	۲۳۵	دہلی	۸ سال	
۵۹	راجہ بیرسین	راجہ پرجیت	۲۲۷	دہلی	۱۷ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمیناً ابتدائے حکومت قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	تخمیناً مدت سلطنت	حالات
۶۰	راجہ اودت	راجہ بیرسین	۲۱۰	دہلی	۱۳ سال ۲۱۶	دہرنی دہر زیرنی اس راجہ کو مار ڈالا اور گدی پر بیٹھا
۶۱	راجہ دہرنی دہر	۰	۱۹۷	دہلی	۱۹ سال	
۶۲	راجہ سین دہج	راجہ دہرنی دہر	۱۷۸	دہلی	۲۵ سال	
۶۳	مہی گنگ	سین دہج	۱۵۳	دہلی	۱۹ سال	
۶۴	مہا جود	مہی گنگ	۱۳۴	دہلی	۲۲ سال	
۶۵	بیرناہبہ	مہا جود	۱۱۲	دہلی	۱۳ سال	
۶۶	جیون راج	بیرناہبہ	۹۹	دہلی	۲۱ سال	
۶۷	اودی سین	جیون راج	۷۸	دہلی	۱۷ سال	
۶۸	راجہ انند جگ	اودی سین	۶۱	دہلی	۲۵ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تخمینا تاریخ قبل حضرت مسیح	دار السلطنت	تخمینا مدت سلطنت	حالات
۶۹	راجہ راجپال	راجہ انند چک	۲۶	دہلی	۱۲ سال ۱۷۲	راجہ بہکونت کماؤن کے راجہ نی دلی کو فتح کیا
۷۰	راجہ بہکونت کوہے	.	۲۴	دہلی	۱۳ سال	بکرماجیت کی لڑائی مین مارا گیا
۷۱	راجہ بکرماجیت والی اوجین	راجہ گندہرب سین	سمبت ۱۱ بکرماجیت	اوجین	۹۳ سال	بکرماجیت یہہ راجہ سالباہن کی لڑائی مین مارا گیا دلی مین سمندرپال جوگی مسند پر بیٹھا
۷۲	راجہ سمندرپال جوگی	.	سمبت ۱۳۵ بکرماجیت سنہ ۷۹ ع	دہلی	۲۴ سال	
۷۳	راجہ چندرپال	سمندرپال	سمبت ۱۵۹ سنہ ۱۰۲ عیسوی	دہلی	۲۷ سال	
۷۴	نیپال	چندرپال	سمبت ۱۸۶ سنہ ۱۲۹ ع	دہلی	۲۱ سال	
۷۵	دیس پال	نیپال	سمبت ۲۰۷ سنہ ۱۵۰ ع	دہلی	۱۴ سال	
۷۶	سکھپال	دیس پال	سمبت ۲۲۱ سنہ ۱۶۴ ع	دہلی	۱۹ سال	
۷۷	گوبندپال	سکھپال	سمبت ۲۴۰ سنہ ۱۸۳ ع	دہلی	۱۸ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۷۸	مکہہ پال	گوبند پال	سمت ۲۵۹ بکرماجیت سنہ ۲۰۱ ع	دہلی	۲۲ سلل	
۷۹	ہرچند پال	مکہہ پال	سمت ۲۸۰ سنہ ۲۲۳ ع	دہلی	۱۳ سال	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	سمت ۲۹۳ سنہ ۲۳۶ ع	دہلی	۱۵ سال	
۸۱	ہرپال	مہی پال	سمت ۳۰۸ سنہ ۲۵۱ ع	دہلی	۱۴ سال	
۸۲	مدن پال	ہرپال	سمت ۳۲۲ سنہ ۲۶۵ ع	دہلی	۱۸ سال	
۸۳	کرم پال	مدن پال	سمت ۳۴۰ سنہ ۲۸۳ ع	دہلی	۱۵ سال	
۸۴	بکرم پال یا کہیم پال	کرم پال	سمت ۳۵۵ سنہ ۲۹۸ ع	دہلی	۱۲ سال ۲۲۲	راجہ ملوک چند بہیراج کی راجہ نی لڑکر فتح پائی
۸۵	ملوک چند		سمت ۳۶۷ سنہ ۳۱۰ ع	دہلی	۲ سال	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	سمت ۳۶۹ سنہ ۳۱۲	دہلی	۱۳ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۸۷	سکانچند	بکرم چند	سمت ۳۸۲ سنہ ۳۲۵ ع	دہلی	ایکسال	
۸۸	رام چندر	کانچند	سمت ۳۸۳ سنہ ۳۲۶ ع	دہلی	۱۱ سال	
۸۹	دہیر چند	رام چند	سمت ۳۹۴ سنہ ۳۳۷ ع	دہلی	۱۵ سال	
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	سمت ۴۰۹ سنہ ۳۵۲ ع	دہلی	۱۶ سال	
۹۱	بہیم چند	کلیانچند	سمت ۴۲۵ سنہ ۳۶۸ ع	دہلی	۱۲ سال	
۹۲	ہرچند	بہیم چند	سمت ۴۳۷ سنہ ۳۸۰ ع	دہلی	۱ سال	
۹۳	گوبند چند	ہرچند	سمت ۴۳۸ سنہ ۳۸۱ عیسوی	دہلی	۱۳ سال	
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبند چند	سمت ۴۵۱ سنہ ۳۹۴ ع	دہلی	ایکسال [illegible]	رانی مری تو لوکون نی ملکر ہرپریم فقیر کو گدی پر بیٹھایا
۹۵	ہرپریم		سمت ۴۵۲ سنہ ۳۹۵ ع	دہلی	۸ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۹۶	گوبند پریم	ہر پریم	سمت ۴۶۰ عیسوی سنہ ۴۰۳	دہلی	۲۰ سال	
۹۷	گوپال پریم	گوبند پریم	سمت ۴۸۰ ع سنہ ۴۲۳	دہلی	۱۶ سال	
۹۸	مہا پاتر	گوپال پریم	سمت ۴۹۶ ع سنہ ۴۳۹	دہلی	۷ سال ۱ ماہ	راجہ ریاست چھوڑ کر فقیر ہوگیا یہہ خبر سنکر راجہ دہی سین بنگالہ کی راجہ نی دلی پر قبضہ کر لیا
۹۹	دہی سین		سمت ۵۰۳ ع سنہ ۴۴۶	دہلی	۱۸ سال	
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	سمت ۵۲۱ ع سنہ ۴۶۴	دہلی	۱۲ سال	
۱۰۱	کیشور سین	بلاول سین	سمت ۵۳۳ ع سنہ ۴۷۶	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۲	مادہو سین	کیشور سین	سمت ۵۴۸ ع سنہ ۴۹۱	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۳	سور سین	مادہو سین	سمت ۵۶۳ ع سنہ ۵۰۶	دہلی	۹ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
١٠٤	بہیم سین	سورسین	سمت ٥٦٩ سنه ٥١٢ عیسوی	دہلی	٥ سال	
١٠٥	کان سین	بہیم سین	سمت ٥٧٤ سنه ٥١٧ عیسوی	دہلی	٥ سال	
١٠٦	ہرسین	کان سین	سمت ٥٧٩ سنه ٥٢٢ ع	دہلی	٩ سال	
١٠٧	کہن سین	ہرسین	سمت ٥٨٨ سنه ٥٣١ عیسوی	دہلی	٢ سال	
١٠٨	نراین سین	کہن سین	سمت ٥٩٠ سنه ٥٣٣ عیسوی	دہلی	٢٧ سال	
١٠٩	دامودر سین	نراین سین	سمت ٦١٧ سنه ٥٦٠ عیسوی	دہلی	١١ سال ١٢٥	بارہ آدمیون نی ایکسو پچیس برس حکومت کی آخرکو ارکان ریاست نی راجہ دیپ سنگہ کو ہستنا کی راجہ سی سازش کرکر دلی مین بلالیا
١١٠	راجہ دیپ سنگہ تونوے		سمت ٦٢٨ سنه ٥٧١ ع	دہلی	١٧ سال	
١١١	نرن سنگہ	دیپ سنگہ	سمت ٦٤٥ سنه ٥٨٨ ع	دہلی	١٤ سال	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۱۲	راج سنگھ	رن سنگھ	۶۵۹ سمت ۶۰۲ سنہ عیسوی	دہلی	۹ سال	
۱۱۳	شیر سنگھ	راج سنگھ	۶۶۸ سمت ۶۱۱ سنہ ع	دہلی	۴۵ سال	
۱۱۴	ہر سنگھ	شیر سنگھ	۷۱۳ سمت ۶۵۶ سنہ ع سنہ ۳۶ ہجری	دہلی	۱۳ سال	
۱۱۵	جیون سنگھ	ہر سنگھ	۷۲۶ سمت ۶۶۹ سنہ عیسوی سنہ ہجری	دہلی	۷ سال ۱۰۵	چھہ آدمیون نے ایکسو پانچ برس حکومت کی اخیر کو انکپال تنور نے دلی پر فتح پائی
۱۱۶	انکپال تنور	اوکر سین	۷۳۳ سمت ۶۷۶ سنہ ع سنہ ۵۷ ہجری	دہلی	۱۸ سال	
۱۱۷	باسدیو	انکپال	۷۵۱ سمت ۶۹۴ سنہ عیسوی سنہ ۷۵ ہجری	دہلی	۱۹ سال ۱ شہر ۱۸ یوم	
۱۱۸	کنک پال	باسدیو	۷۷۰ سمت ۷۱۳ سنہ عیسوی سنہ ۹۵ ہجری	دہلی	۲۱ سال ۳ شہر ۲۸ یوم	
۱۱۹	پرتھی پال	کنک پال	۷۹۲ سمت ۷۳۵ سنہ عیسوی سنہ ۱۱۷ ہجری	دہلی	۱۹ سال ۶ شہر ۱۹ یوم	

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	سمت ۸۱۱ سنہ عیسوی ۷۵۴ سنہ ہجری ۱۳۷	دہلی	۲۱ سال ۷ شہر ۲۸ یوم	
۱۲۱	ہرپال	جیدیو	سمت ۸۳۲ سنہ عیسوی ۷۷۵ سنہ ہجری ۱۵۹	دہلی	۱۲ سال ۴ شہر ۹ یوم	
۱۲۲	اودی راج	ہرپال	سمت ۸۴۶ سنہ عیسوی ۷۸۹ سنہ ہجری ۱۷۲	دہلی	۲۶ سال ۷ شہر ۱۱ یوم	
۱۲۳	بچھراج	اودی راج	سمت ۸۷۲ سنہ عیسوی ۸۱۶ سنہ ہجری ۲۰۱	دہلی	۲۱ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	
۱۲۴	انکپال	بچھراج	سمت ۸۹۴ سنہ عیسوی ۸۳۷ سنہ ہجری ۲۲۳	دہلی	۲۲ سال ۳ شہر ۱۶ یوم	
۱۲۵	رکھپال	انکپال	سمت ۹۱۶ سنہ عیسوی ۸۵۹ سنہ ہجری ۲۴۵	دہلی	۲۱ سال ۶ شہر ۵ یوم	
۱۲۶	نیکپال	رکھپال	سمت ۹۳۸ سنہ عیسوی ۸۸۱ سنہ ہجری ۲۶۹	دہلی	۲ سال ۲۴ یوم	
۱۲۷	گوپال	نیکپال	سمت ۹۴۰ سنہ عیسوی ۸۸۳ سنہ ہجری ۲۷۰	دہلی	۱۸ سال ۳ شہر ۱۵ یوم	

حالات	مدت سلطنت	دار السلطنت	سال جلوس	نام پدر	نام فرمانروا	نمبر
	۲۵ سال ۲ شہر ۱۰ یوم	دہلی	سمت ۹۵۸ سنہ عیسوی ۹۰۱ سنہ ہجری [illegible]	کوپال	سلکہن	۱۲۸
	۱۶ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	دہلی	سمت ۹۸۳ سنہ عیسوی ۹۲۶ سنہ ہجری ۳۱۳	سلکہن	جیپال	۱۲۹
	۲۹ سال ۹ شہر ۱۱ یوم	دہلی	سمت ۱۰۰۰ سنہ عیسوی ۹۴۳ سنہ ہجری ۳۳۲	جیپال	کنورپال	۱۳۰
	۲۹ سال ۶ شہر ۱۸ یوم	دہلی	سمت ۱۰۲۹ سنہ عیسوی ۹۷۲ سنہ ہجری ۳۶۲	کنورپال	انیکپال	۱۳۱
	۲۴ سال یکشہر ۶ یوم	دہلی	سمت ۱۰۵۹ سنہ عیسوی ۱۰۰۲ سنہ ہجری ۳۹۳	انیکپال	بجی پال	۱۳۲
	۲۵ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	دہلی	سمت ۱۰۸۳ سنہ عیسوی ۱۰۲۶ سنہ ہجری ۴۱۷	بجی پال	مہی پال	۱۳۳
	۲۱ سال ۳ شہر ۱۵ یوم	دہلی	سمت ۱۱۰۸ سنہ عیسوی ۱۰۵۱ سنہ ۴۴۳	مہی پال	اکرپال	۱۳۴
بتیں ادمیوں نے چار سو انیس برس ۳ مہینی اٹھائیس دن حکومت کی آخر کو بیسلدیو چوہان نے فتح پایا	۲۲ سال ۳ شہر ۱۶ یوم سب ۴۱۹ سال ۷ شہر ۸ یوم(?)	دہلی	سمت ۱۱۲۹ سنہ عیسوی ۱۰۷۲ سنہ ہجری ۴۶۵	اکرپال	پرتہی راج	۱۳۵

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	سال جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	حالات
۱۳۶	بسلدیو	انیلدیو	سمت ۱۱۵۲ سنہ ۱۰۹۵ عیسوی سنہ ۴۹۵ ہجری	دہلی	۶ سال یک شہر ۳ یوم	
۱۳۷	امرکنگو	بسلدیو	سمت ۱۱۵۸ سنہ ۱۱۰۱ ع سنہ ۴۹۹ ھ	دہلی	۵ سال ۲ شہر ۵ یوم	
۱۳۸	کھرپال	امرکنگو	سمت ۱۱۶۳ سنہ ۱۱۰۶ ع سنہ ۵۰۰ ھ	دہلی	۲۰ سال یکشہر ۰ یوم	
۱۳۹	سمیر	کھرپال	سمت ۱۱۸۳ سنہ ۱۱۲۶ ع سنہ ۵۲۰ ھ	دہلی	۷ سال ۴ شہر ۲ یوم	
۱۴۰	جاہرا	سمیر	سمت ۱۱۹۰ سنہ ۱۱۳۳ ع سنہ ۵۲۸ ھ	دہلی	۴ سال ۴ شہر ۸ یوم	
۱۴۱	ناک دیو	جاہرا	سمت ۱۱۹۰ سنہ ۱۱۳۸ ع سنہ ۵۳۳ ھ	دہلی	۳ سال یکشہر ۵ یوم	
۱۴۲	پرتھی راج عرف رای پتھورا	ناک دیو	سمت ۱۲۴۸ سنہ ۱۱۴۱ ع سنہ [illegible] ھ	اجمیر و دہلی	۲۴ سال ۵ شہر ۱ یوم [illegible]	غیاث الدین محمد بن سام سلطان شہاب الدین کا بھائی تھا لیکن سلطان شہاب الدین نے ہندوستان کی فتح خود آپ کی اور اوسکو ذاتہ تسلط عظیم تھا اسواسطے سلطان شہاب الدین ہی فتح کی تاریخ سے دلی کی بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے

[illegible]

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۴۳	شہاب الدین الملقب بہ ابو المظفر سلطان معز الدین محمد	بہاوالدین سام	غوری	•	۵۸۷ سنہ ہجری ۱۱۹۱ سنہ عیسوی ۱۲۴۸ سنہ بکرماجیت	محل فتح موضع ترائن عرف تلاوری کنار آب سرستی	غزنین	۱۰ سال	سوم شعبان ۶۰۲ سنہ ہجری ۱۲۰۵ سنہ عیسوی
۱۴۴	سلطان قطب الدین ایبک	غلام سلطان شہاب الدین غوری	ترک	•	روز سہ شنبہ ہجدہم ذیقعدہ ۶۰۲ھ سنہ ۱۲۰۵ء سنہ	لاہور	دہلی قلعہ رای پتھورا	۴ سال چند ماہ	۶۰۷ سنہ ہجری ۱۲۱۰ء سنہ
۱۴۵	آرام شاہ	قطب الدین ایبک	ترک	•	۶۰۷ سنہ ہجری ۱۲۱۰ سنہ عیسوی	لاہور	دہلی قلعہ رای پتھورا	چند ماہ	•
۱۴۶	سلطان شمس الدین التمش غلام و داماد قطب الدین ایبک	ایلم خان	ترک	•	۶۰۷ سنہ ہجری ۱۲۱۰ سنہ عیسوی	قصر سفید واقع قلعہ رای پتھورا	دہلی	۲۶ سال	بستم شعبان ۶۳۳ سنہ ہجری ۱۲۳۵ سنہ ع
۱۴۷	رکن الدین فیروز شاہ	شمس الدین التمش	ترک	•	روز سہ شنبہ ماہ شعبان ۶۳۳ھ سنہ ۱۲۳۵ء سنہ	قلعہ رای پتھورا	دہلی	۶ ماہ ۲۸ یوم	۶۳۵ سنہ ہجری ۱۲۳۷ سنہ عیسوی
۱۴۸	رضیہ سلطان بیگم	شمس الدین التمش	ترک	•	۶۳۴ سنہ ہجری ۱۲۳۶ سنہ عیسوی	قلعہ رای پتھورا	دہلی	۳ سال ۶ شہر ۶ یوم	بیسوین ربیع الاول ۶۳۸ سنہ ہجری ۱۲۴۰ سنہ ع

مدت عمر	مدفن	حالات
	غزنین اپنی بیٹی کی مقبرہ مین	لاہور سے غزنین جاتی ہوئی رہتک کی مقام مین کہکرون نی مار ڈالا اور غور کی سلطنت پر اوسکا بھتیجا سلطان محمود بیٹھا اور جو کہ قطب الدین ایبک سلطان شہاب الدین کیطرف سے ہندوستان کا سپہ سالار رہتا اور اوسنے بہت قوت بہم پہنچائی تہی اسواسطی سلطان محمود نے ہندوستان کی بادشاہی قطب الدین ایبک کو بخشدی اور خطاب آزادی اور چتر بادشاہی بہیجدیا اور قطب الدین لاہور تک اوسکے استقبال کو گیا
	لاہور	لاہور مین وقت چوگان بازی کہوڑی پر سی گرکر مر گیا امرا نے اوسکی بیٹی کو تخت پر بیٹھایا
	.	امیر علی اسمعیل سپہ سالار اور امیر داود دیلمی نی اس بادشاہ کی حرکتون سے ناراض ہوکر بیچ سلطان شمس الدین التمش کو جو بداؤن کا حاکم تہا دلی مین بلا لیا اور ارام شاہ سی لڑائی اور ارام شاہ نی شکست پائی اور سلطان شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا
.	قلعہ رای پتہورا عقب مسجد قوۃ الاسلام	بیمار ہوکر مر گیا
. .	ملکپور	ملک اعزالدین حاکم ملتان کی تنبیہ کو پنجاب کیطرف روانہ ہوا اوسکی پیچہی امرا نے سلطان رضیہ کو تخت پر بیٹھایا بادشاہ جب یہ خبر سنکر دلی مین آیا اور کیلوکہری کی میدان مین لڑائی ہوئی اوسی لڑائی مین پکڑا گیا اور قید مین مر گیا ۔
.	شاہجہان آباد بہ محلہ بلبلی خانہ گذر ترکمان	جبکہ ملک التونیہ بہٹنڈہ کی حاکم سی لڑائی ہو رہی تہی اسوقت امرا نی مخالفت کر کر سلطان رضیہ کو قلعہ بہٹنڈہ مین قید کیا اور دلی مین بہرام شاہ کو تخت پر بیٹھایا بعد اوسکے سلطان رضیہ نے ملک التونیہ سے نکاح کر لیا اور بہرام شاہ سے دو دفعہ لڑی آخر کو ماری گئی

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت عمر	سال وفات
۱۴۹	معزالدین بہرام شاہ	شمس الدین التمش	ترک	.	روز شنبہ بست وششم رمضان ۶۳۷ سنہ ہجری ۱۲۳۹ سنہ عیسوی	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۲ سال یکماہ ۱۰ یوم	روز شنبہ ہشتم ذیقعد ۶۳۹ سنہ ہجری ۱۲۴۱ سنہ عیسوی
۱۵۰	سلطان علاء الدین مسعود شاہ	رکن الدین فیروز شاہ	ترک	.	ذیقعد ۶۳۹ سنہ ہجری ۱۲۴۱ سنہ عیسوی	قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۴ سال یکماہ یکیوم	۶۴۴ سنہ ہجری ۱۲۴۶ سنہ عیسوی
۱۵۱	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین التمش	ترک	.	ذیحجہ سنہ ۶۴۴ ہجری ۱۲۴۶ سنہ ع	قصر سفید قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۲۰ سال چند ماہ	یازدہم جمادی الاول سنہ ۶۶۴ ہجری ۱۲۶۵ سنہ ع
۱۵۲	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین التمش	ترک	۶۰۵ سنہ ہجری ۱۲۰۸ سنہ عیسوی	جمادی الاول ۶۶۴ سنہ ھ ۱۲۶۵ سنہ ع	قصر سفید قلعہ رائے پتھورا	دہلی	۲۱ سال چند ماہ	۶۸۶ سنہ ہجری ۱۲۸۷ سنہ عیسوی
۱۵۳	معزالدین کیقباد کیومرث الملقب سلطان شمس الدین	ناصر الدین بغرا خان بن غیاث الدین بلبن	ترک	۶۶۷ سنہ ھ ۱۲۶۸ سنہ ع	۶۸۶ سنہ ہجری ۱۲۸۷ سنہ ع محرم سنہ ۶۸۹ ھ ۱۲۹۰ سنہ ع	قلعہ رائے پتھورا	قصر دہلی کیلوکہری	۲ سال چند ماہ	جمادی الثانی ۶۸۹ سنہ ہجری ۱۲۹۰ سنہ ع

مدت عمر	مدفن	حالات
.	ملکپور	نظام الملک مہذب الدین اور امرائی مخالفت کرکر بادشاہ کو دلیمین محصور کیا اور تین مہینہ تک برابر لڑائی رہی آخرکار بادشاہ کو پکڑکر مار ڈالا اور ملک معزالدین بلبن سے امرا تخت پر بٹھہ گیا مگر اور امرا اوسکی بادشاہت پر راضی نہوئی اور علاؤالدین کو جو قصر سفید مین قید تہا بادشاہ کیا
.	.	اس بادشاہ کے ظلم سے امرا ناراض ہوئی اور سلطان ناصر الدین کو بہرائچ سی بلاکر بادشاہ کیا اور ۲۶ محرم سنہ ۶۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۶ عیسوی علاؤالدین کو قید کرلیا کہ اوسی زمانہ مین قید مین مرگیا
.	دہلی	بیمار ہوکر مرگیا اور چونکہ کوئی وارث نہ تہا امرانے الغ خان کو بادشاہ کرلیا
۸۰ سال	دہلی	بیمار ہوکر مرگیا اور ملک فخر الدین کوتوال اور امرائے آپسمین صلاح کرکر معزالدین کیقباد کو بادشاہ کیا
۲۰ سال	.	بادشاہ کو فالج ہوگیا اس سبب سے امرانے کیومرث اوسکی بیٹی کو تخت پر بٹھایا مگر امرائے خلجی نے مخالفت کی اور کیومرث کو بہادرپور مین پکڑلی گئی اور بادشاہ کو لاتون سی مارڈالا اور ملک جلال الدین خلجی تخت پر بٹھایا تیرہ آدمیون نے ترکونمین سی جو سلاطین غوریہ کی غلامونمین سی تہے سو برس تک بادشاہی کی بعد اسکے سلطنت خاندان خلجیونمین چلی گئی

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قریب	سال وفات
۱۵۴	جلال الدین فیروز شاه خلجی	یغرش	ترک خلجی	سنه ۶۱۸ ھ سنه ۱۲۲۱ ع	جمادی الثانی سنه ۶۸۹ ھ سنه ۱۲۹۰ ع	کیلوکهری	دہلی	۶ سال چند ماه	سنه ۶۹۵ ھ شوال سنه ۱۲۹۵ ع
۱۵۵	رکن الدین ابراهیم شاه	جلال الدین فیروز شاه	خلجی	.	رمضان سنه ۶۹۵ ھ سنه ۱۲۹۵ ع	کوشک سبز	دہلی	۴ ماه	.
۱۵۶	سلطان علاء الدین	شهاب الدین مسعود	خلجی	.	بست و دوم ذی الحجه سنه ۶۹۵ ھ سنه ۱۲۹۵ ع	قلعه رای پتهورا	دہلی قلعه سیری	۱۹ سال چند ماه	شب ششم ماه شوال سنه ۷۱۵ ھ سنه ۱۳۱۵ ع
۱۵۷	شهاب الدین عمر	سلطان علاء الدین	خلجی	سنه ۷۰۹ ھ سنه ۱۳۰۹ ع	هفتم شوال سنه ۷۱۵ ھ سنه ۱۳۱۵ ع	قلعه علائی	دہلی	۳ ماه چند یوم	.
۱۵۸	قطب الدین مبارک شاه	سلطان علاء الدین	خلجی	.	محرم سنه ۷۱۶ ھ سنه ۱۳۱۶ ع	قلعه علائی	دہلی	۵ سال یکماه ۲۷ یوم	شب پنجم ربیع الاول سنه ۷۲۱ ھ سنه ۱۳۲۱ ع
۱۵۹	حسن خان الملقب به سلطان ناصر الدین خسرو خان	.	بروار	.	ربیع الاول سنه ۷۲۱ ھ سنه ۱۳۲۱ ع	قلعه علائی قصر هزار ستون	دہلی	۴ ماه چند یوم	آخر ماه رجب سنه ۷۲۱ ھ سنه ۱۳۲۱ ع

مدت	مدفن	حالات
؍؍ سال	.	ملک علاؤالدین نے غازی بادشاہ کو کڑہ مانکپور میں بلایا جب بادشاہ کشتی میں آ رہا تھا اوسوقت اوسکو تلوار مار کر مار ڈالا جب یہ خبر دلی میں پہونچی تو ملکۂ جہان بادشاہ کی بی بی نے رکن الدین اپنے چھوٹے بیٹے کو تخت پر بٹھایا
.	.	سلطان علاؤالدین سے لڑکر بھاگ گیا اور سلطان علاؤالدین دلی کی تخت پر بیٹھ گیا
.	قلعہ رائے پتھورا مسجد عقب قوۃ الاسلام	بیمار ہو کر مر گیا امرائے باہم صلاح کر کر شہاب الدین کو تخت پر بٹھایا
	. .	مبارک خان نے ایک بڑے ملک نائب مدار المہام سلطنت کو مروا کر آپ نائب سلطنت ہوا اور چند دن بعد بادشاہ کو پکڑ کر اندھا کر دیا اور گوالیار کے قلعہ میں قید کیا اور آپ بادشاہ ہوا
.	.	جاہر بک نے بسازش خسرو خان کی بادشاہ کو قصر ہزار ستون میں مارا اور خسرو خان تخت پر بیٹھا
.	. .	غازی الملک تغلق شاہ دیپالپور کے حاکم نے خسرو خان پر فوج کشی کی اور خسرو خان حوض علائی کے کنارہ پر نکلا اور میدان اندرپت میں لڑائی ہوئی اور خسرو خان بھاگ کر تلپت میں چھپا آخر کار پکڑا جا کر مارا گیا اور تغلق شاہ بادشاہ ہوا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۶۰	سلطان غیاث الدین تغلقشاه	ملک تغلق	ترک	٠	غرۂ شعبان سنه ۷۲۱ھ سنه ۱۳۲۱ع	قلعه علائی	دهلی قلعه تغلق آباد	۴ سال چندماه	ربیع الاول سنه ۷۲۵ھ سنه ۱۳۲۴ع
۱۶۱	سلطان محمد عادل تغلقشاه	غیاث الدین تغلقشاه	ترک	٠	ربیع الاول سنه ۷۲۵ھ سنه ۱۳۲۴ع	تغلق آباد	دهلی بعده دولت آباد وباز دهلی	۲۷ سال	بست ویکم محرم سنه ۷۵۲ھ سنه ۱۳۵۱ع
۱۶۲	فیروزشاه	سالار رجب برادر خورد تغلقشاه	ترک	سنه ۶۹۹ھ سنه ۱۲۹۹	بست وسوم محرم سنه ۷۵۲ھ سنه ۱۳۵۱ع	سهوان	شهر دهلی فیروز آباد	۳۸ سال ۷ ماه ۲۰ یوم	سیزدهم رمضان سنه ۷۹۰ھ سنه ۱۳۸۸ع
	غیاث الدین محمد	تغلقشاه		٠	سنه ۷۵۲ھ سنه ۱۳۵۱ع				
	شاهزاده فتح خان	فیروزشاه			سنه ۷۶۰ھ سنه ۱۳۵۹ع				
	ناصر الدین محمد شاه	فیروزشاه		سنه ۷۵۳ھ سنه ۱۳۵۲ع	سنه ۷۸۹ هجری سنه ۱۳۸۷ع				
۱۶۳	سلطان غیاث الدین تغلقشاه ثانی	شاهزاده فتح خان	ترک	٠	سنه ۷۹۰ هجری سنه ۱۳۸۸ عیسوی	فیروز آباد	دهلی	۵ ماه ۸ یوم	بست ویکم صفر سنه ۷۹۱ھ سنه ۱۳۸۹ع
۱۶۴	ابوبکر شاه	ظفر خان بن فیروزشاه	ترک	٠	صفر سنه ۷۹۱ھ سنه ۱۳۸۸ع	فیروز آباد	دهلی	یکسال ۶ ماه چند یوم	ستم ذیحجه سنه ۷۹۲ هجری سنه ۱۳۸۹ع

مدت حکومت	مدفن	حالات
۰	تغلق آباد	الغخان اسکے بیٹی نی قریب افغانپور کی ایک محل بنایا تہا اوسمین بادشاہ کہانا کہا رہا تہا کہ مکان گر پڑا اور بادشاہ دب کر مرگیا اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا
۰	تغلق آباد	سفر ٹھٹہ مین بیمار ہوکر ٹھٹہ سی چودہ کوس دریای سندہ کی کنارہ پر مرگیا
سال ۹۱	حوض خاص	احمد ایاز المخاطب بخواجہ جہان نی دلی مین غیاث الدین محمد کو تخت پر بیٹہایا تہا کہ فیروز شاہ نی اوٹہا دیا بعد چند مدت کی فیروز شاہ نی اپنی جیتی جی شہزادہ فتح خان کو تخت پر بیٹہایا اور سکہ اور خطبہ اوسکی نام پر کردیا اور جب وہ مرگیا تو محمد خان کو ناصر الدین محمد شاہ خطاب دیکر تخت پر بیٹہایا مگر امرائی اوس سے مخالفت کی اور لشکر کو ہمراہ لیکر کوہ سرمور کیطرف بہگا دیا اور تغلق شاہ کو تخت پر بیٹہایا اور اسی عرصہ مین فیروز شاہ مرگیا اور تغلق شاہ مستقل بادشاہ رہا
۰	۰	ملک رکن الدین وزیر نی اس بادشاہ کو مار ڈالا اور ابوبکر شاہ کو تخت پر بیٹہایا
۰	۰	اس بادشاہ نی امرا کو اپنی سی مخالف دیکہکر اور ناصر الدین محمد شاہ کی آنی کی خبر سنکر میوات مین چلا گیا اور ناصر الدین محمد شاہ دلی مین آکر تخت پر بیٹہہ گیا اور بعد لڑائیون کی ابوبکر شاہ کو پکڑ کر قلعہ میرٹہہ مین قید کیا کہ وہین مرگیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت قمریہ	سال وفات
۱۶۵	ناصر الدین محمد شاه	فیروز شاه	ترک	روز دوشنبه سوم جمادی الاول [illegible]	نوزدهم رمضان سنه ۷۹۲ھ سنه ۱۳۸۹ع	فیروز آباد	دہلی	۳ سال ۵ ماه چند یوم	هفدهم ربیع الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع
۱۶۶	علاء الدین سکندر شاه	ناصر الدین محمد شاه	ترک	۰	نوزدهم ربیع الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع	فیروز آباد	دہلی	یکماه چند یوم	ربیع الثانی سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع
۱۶۷	ناصر الدین محمود شاه	ناصر الدین محمد شاه	ترک	۰	جمادی الاول سنه ۷۹۶ھ سنه ۱۳۹۳ع	فیروز آباد	دہلی	۱۹ سال ۸ ماه چند یوم	ذیقعد سنه ۸۱۵ھ سنه ۱۴۱۲ع
	ناصر الدین نصرت شاه	شاهزاده فتح خان بن فیروز شاه			سنه ۷۹۷ سنه ۱۳۹۴ / سنه ۸۰۱ سنه ۱۳۹۸	شهر فیروز آباد			
	اقبال خان عرف ملو	۰	پٹھان	۰	سنه ۸۰۰ سنه ۱۳۹۷ / سنه ۸۰۲ سنه ۱۳۹۹	کوشک سیری			۰
	امیر تیمور	امیر طراغای	چغتائی	شب سه شنبه بست و ششم شعبان سنه ۷۳۶ھ سنه ۱۳۳۵ع	جمادی الاول سنه ۸۰۱ھ سنه ۱۳۹۹ع	شهر فیروز آباد	سمرقند	۱۰۶ سال ۱۵ یوم	شب چهارشنبه هفدهم شعبان سنه ۸۰۷ھ سنه ۱۴۰۵ع
۱۶۸	دولت خان	۰	لودی	۰	محرم سنه ۸۱۶ھ سنه ۱۴۱۳ع	کوشک سیری	دہلی	یکسال دو ماه چند یوم	سنه ۸۱۷ هجری سنه ۱۴۱۴ عیسوی
۱۶۹	خضر خان	ملک سلیمان	سید	۰	پانزدهم ربیع الاول سنه ۸۱۷ھ سنه ۱۴۱۴ع	کوشک سیری	دہلی	۷ سال دو ماه دو یوم	هفدهم جمادی الاول سنه ۸۲۴ھ سنه ۱۴۲۱ع

مدت عمر	مدفن	حالات
۳۲ سال	حوض خاص	. . بیمار ہوکر جالیسر مین مرگیا ہمایون خان سکندر اسکا بیٹا بادشاہ ہوا
.	حوض خاص	بیمار ہوکر مرگیا بعد اسکے پندرہ روز تک امرا مین گفتگو رہی کہ کسکو بادشاہ کرین آخر محمود شاہ کو تخت پر بٹھایا
.	. .	اس بادشاہ کی سلطنت مین نہایت تزلزل رہا سعادتخان نی نصرت شاہ کو فیروزآباد مین تخت پر بٹھادیا تہا اور پہر اقبال خان فیروزآباد پر قابض ہو گیا اور کبہی بادشاہ بہاگ گیا اور کبہی پہر آگیا اور اسی میانین امیر تیمور بہی دلیمین آیا آخر کو یہہ بادشاہ بیمار ہوکر کیتہل سی مراجعت کرتی وقت مرگیا امرائی دولت خانکو بادشاہ کیا
.		
۷۱ سال ۱۱ ماہ ۳ یوم	سمرقند	
.	.	. خضرخان نی دلی پر فوج کشی کی اور دولت خان کوشک سیری مین محصور رہا آخر کار خضرخان کی پاس چلا آیا اور اسنے فیروزآباد مین قید کیا اور وہین مرگیا
.	دہلی	اٹاوہ مین بیمار ہوکر دلیمین آیا اور مرگیا اور اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۷۰	معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ	خضر خان	سید	۔	ہفتدہم جمادی الاول سنہ ۸۲۴ھ سنہ ۱۴۲۱ع	کوشک سیری	دہلی	۱۳ سال یکماہ چند یوم	نہم رجب سنہ ۸۳۷ھ سنہ ۱۴۳۴ع
۱۷۱	سلطان محمد شاہ	فرید خان بن خضر خان	سید	۔	نہم رجب سنہ ۸۳۷ھ سنہ ۱۴۳۴ع	کوشک سیری	دہلی	۱۲ سال چند ماہ	سنہ ۸۴۹ھ سنہ ۱۴۴۵ع
۱۷۲	سلطان علاؤالدین عالمشاہ	محمد شاہ	سید	۔	سنہ ۸۴۹ھ سنہ ۱۴۴۵ع	کوشک سیری	دہلی	۶ سال چند ماہ	سنہ ۸۸۳ھ سنہ ۱۴۷۸ع
۱۷۳	سلطان بہلول لودھی	ملک کالا	لودھی	۔	ہفتدہم ربیع الاول سنہ ۸۵۵ھ سنہ ۱۴۵۱ع	کوشک سیری	دہلی	۳۸ سال ۸ ماہ ۷ یوم	سنہ ۸۹۴ھ سنہ ۱۴۸۸ع
۱۷۴	سلطان سکندر	سلطان بہلول	لودھی	۔	سنہ ۸۹۴ھ سنہ ۱۴۸۸ع	قصبہ جلالی	دہلی بعدہ آگرہ	۲۸ سال پنجماہ	روز یکشنبہ ہفتم ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ھ سنہ ۱۵۱۷ع
۱۷۵	سلطان ابراہیم	سلطان سکندر	لودھی	۔	ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ھ سنہ ۱۵۱۷ع	آگرہ	آگرہ	۸ سال چند ماہ	ہشتم رجب سنہ ۹۳۲ھ سنہ ۱۵۲۵ع
۱۷۶	ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ میرزا	چغتائی	سنہ ۸۸۸ھ سنہ ۱۴۸۳ع	رجب سنہ ۹۳۲ھ سنہ ۱۵[illegible]ع	دہلی	آگرہ	۴ سال ۱۰ ماہ چند یوم	روز دوشنبہ ششم جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ سنہ ۱۵۳۰ع
۱۷۷	نصیرالدین ہمایون بادشاہ نمبر اول	بابر بادشاہ	چغتائی	ذیقعدہ سنہ ۹۱۳ھ سنہ ۱۵۰۸ع	جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ سنہ ۱۵۳۰ع	آگرہ	آگرہ بعدہ دہلی	۱۱ سال پنجماہ چند یوم	یازدہم ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ سنہ ۱۵۵۵ع

مدت عمر	مدفن	حالات
.	دہلی مبارکپور کوٹلہ	قلعہ مبارک آباد مین جو ابن بادشاہ نے دریا کے کنارہ پر بنایا تھا میران صدر اور قاضی عبد الصمد نے اس بادشاہ کو مار ڈالا اور سرور الملک وزیر کو خبر کی اوس نے صلاح کرکر محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا
.	دہلی متصل مقبرہ صفدر جنگ در سواد موضع خیر پور	بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا
.	.	بادشاہ بداؤن مین جا پڑا اور ملک بہلول لودی دہلی پر قابض ہوکر تخت پر بیٹھا
.	دہلی متصل درگاہ چراغ دہلی	بیمار ہوکر مرگیا اور خانخانان نے اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹھایا
:	دہلی	اس بادشاہ کے عہد مین ہندؤن نے فارسی لکھنا اور پڑھنا شروع کیا اس سے پہلی کوئی نہ پڑھتا تھا آخر کو بیمار ہوکر مرگیا
.	پانی پت	پانی پت کے میدان مین بابر بادشاہ کی لڑائی مین مارا گیا اور مغلون کے خاندان مین بادشاہت چلی گئی
۴۹ سال چند ماہ	کابل	بیمار ہوکر مرگیا
۴۹ سال سہ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	شیر شاہ کی لڑائی مین شکست ہوئی اور بادشاہ ایران چلا گیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت قمری	سال وفات
۱۷۸	فرید خان الملقب به شیر شاه	حسن	سور پٹھان	رجب ۸۷۷ سنہ ھ ۱۴۷۲ سنہ ع	۹۴۷ سنہ ھ ۱۵۴۰ سنہ ع	آگرہ	دہلی	۵ سال ۲ ماہ ۱۵ یوم	دوازدہم ربیع الاول ۹۵۲ سنہ ھ ۱۵۴۵ سنہ ع
۱۷۹	جلال خان الملقب به اسلام شاه	شیر شاه	سور پٹھان	صفر ۹۰۲ سنہ ھ ۱۴۹۶ سنہ ع	پانزدہم ربیع الاول ۹۵۲ سنہ ھ ۱۵۴۵ سنہ ع	قلعہ کالنجر	دہلی	۸ سال دو ماہ ۱۰ یوم	بست و پنجم جمادی الاول ۹۶۰ سنہ ھ ۱۵۵۲ سنہ ع
۱۸۰	فیروز شاه	اسلام شاه	سور پٹھان	ربیع الثانی ۹۴۸ سنہ ھ ۱۵۴۱ سنہ ع	بست و ششم جمادی الاول ۹۶۰ سنہ ھ ۱۵۵۲ سنہ ع	دہلی	دہلی	۳ یوم	بست و نہم جمادی الاول ۹۶۰ سنہ ہجری ۱۵۵۲ سنہ ع
۱۸۱	مبارز خان الملقب به محمد عادل شاه	نظام خان	سور پٹھان	شعبان ۹۱۱ سنہ ھ ۱۵۰۰ سنہ ع	بست و نہم جمادی الاول ۹۶۰ سنہ ھ ۱۵۵۲ سنہ ع	دہلی	دہلی	یکسال ۱۱ ماہ ۷ یوم	.
۱۸۲	سلطان ابراہیم	.	سور پٹھان	۹۰۳ سنہ ھ ۱۴۹۷ سنہ ع	ششم جمادی الاول ۹۶۲ سنہ ھ ۱۵۵۴ سنہ ع	دہلی	دہلی	دو ماہ ۳ یوم	۹۷۵ سنہ ہجری ۱۵۶۷ سنہ عیسوی
۱۸۳	احمد خان الملقب به سکندر شاه	حسین خان	سور پٹھان	ربیع الاول ۹۱۱ سنہ ھ ۱۵۰۰ سنہ ع	نہم رجب ۹۶۲ سنہ ھ ۱۵۵۴ سنہ ع	فرح	دہلی	دو ماہ	.
۱۸۴	نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه مرتبہ دوم	بابر بادشاه	چغتائی	شب شنبہ چہار دہم ذیقعدہ ۹۱۳ سنہ ھ ۱۵۰۷ سنہ ع	رمضان ۹۶۲ سنہ ھ ۱۵۵۴ سنہ ع	دہلی	دہلی	۶ ماہ چند یوم	یازدہم ربیع الاول ۹۶۳ سنہ ھ ۱۵۵۵ سنہ ع

مدت عمر	مدفن	حالات
۶۳ سال ۸ ماہ چند یوم	سہسرام	کالنجر کے قلعہ کی لڑائی مین باروت سے جلکر مرگیا
۵۸ سال ۳ ماہ چند یوم	.	بیمار ہوکر مرگیا اور فیروز خان تخت پر بیٹھا
۱۲ سال چند یوم	.	مبارز خان اسکے ماموں نے مارڈالا اور آپ تخت پر بیٹھا
.	:	ابراہیم خان نبی عم شیرشاہ سے شکست پائی
۲ سال	.	احمد خان بنی عم شیرشاہ سی لڑکر شکست پائی
.	.	ہمایون بادشاہ سی شکست پاکر بنگالہ کیطرف بہاگ گیا
۴۹ سال ۳ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	شیر منڈل واقع قلعہ کہنہ مین سے اوترتی وقت گر پڑا اور کئی دن بعد انتقال کیا۔

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۸۵	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه	همایون بادشاه	چغتائی	شب یکشنبه پنجم رجب سنه ۹۴۹ھ سنه ۱۵۴۲ء	دویم ربیع الثانی سنه ۹۶۳ سنه ۱۵۵۵ء	کلانور	آگره	۵۱ سال ۲ ماه ۱۱ یوم	چهارشنبه سیزدهم جمادی الثانی سنه ۱۰۱۴ سنه ۱۶۰۵ء
۱۸۶	ابو المظفر نور الدین جهانگیر بادشاه	اکبر بادشاه	چغتائی	روز چهارشنبه هفدهم ربیع الاول سنه ۹۷۷ھ سنه ۱۵۶۹ء	روز پنجشنبه چهاردهم ربیع الثانی سنه ۱۰۱۴ھ سنه ۱۶۰۵ء	آگره	آگره	۲۱ سال ۸ ماه ۱۳ یوم	بست و هفتم صفر سنه ۱۰۳۶ سنه ۱۶۲۶ء
۱۸۷	میرزا ابلاقی ان المخاطب به سلطان داور بخش	شاهزاده سلطان خسرو بن جهانگیر	چغتائی	ذیقعده سنه ۱۰۱۰ھ سنه ۱۶۰۱ء	ربیع الاول سنه ۱۰۳۶ھ سنه ۱۶۲۶ء	راجپوری	آگره	دو ماه چند یوم	سنه ۱۰۳۶ هجری سنه ۱۶۲۶ عیسوی
۱۸۸	شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه	جهانگیر بادشاه	چغتائی	شب پنجشنبه یکم ربیع الاول سنه ۱۰۰۰ھ سنه ۱۵۹۱ء	روز یکشنبه بست و دوم جمادی الاول سنه ۱۰۳۶ھ سنه ۱۶۲۶ء	لاهور	اکره بعده شاهجهان آباد	۳۲ سال چند ماه	شب دوشنبه بست و ششم رجب سنه ۱۰۷۶ھ سنه ۱۶۶۵ء
۱۸۹	ابو المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر	شاهجهان	چغتائی	شب یکشنبه یازدهم ذیقعده سنه ۱۰۲۸ھ سنه ۱۶۱۹ء	روز جمعه یکم ذیقعده سنه ۱۰۶۸ھ سنه ۱۶۵۷ء	به اعزآباد متصل [illegible]	دهلی	۵۰ سال ۲۷ یوم	روز جمعه بست و هشتم ذیقعده سنه ۱۱۱۸ھ سنه ۱۷۰۶ء
۱۹۰	محمد معظم الملقب به شاه عالم بهادر شاه	اورنگزیب عالمگیر	چغتائی	سلخ رجب سنه ۱۰۵۳ سنه ۱۶۴۳ء	غره ذیحجه سنه ۱۱۱۸ هجری سنه ۱۷۰۶ء	لاهور	دهلی	۵ سال یکماه ۱۳ یوم	بست و یکم محرم سنه ۱۱۲۴ھ سنه ۱۷۱۲ء
	محمد اعظم شاه	عالمگیر			سنه ۱۱۱۹ هجری سنه ۱۷۰۷ء	احمد نگر			سنه ۱۱۱۹ هجری سنه ۱۷۰۷ عیسوی

مدت عمر	مدفن	حالات
۶۳ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	اکبرآباد بمقام بہشت آباد معروف بہ سکندرہ	بیمار ہوکر مرگیا
۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ یوم	لاہور	بیمار ہوکر مرگیا امرانے بنظر مصلحت داور بخش کو بادشاہ کردیا اور خفیتاً شاہجہان کو بلالیا
۲۶ سال	.	جبکہ شاہجہان لاہور مین پہونچا آصف خان نے اس بیچارہ کو مار ڈالا اور شاہجہان کو تخت پر بٹھایا
۷۶ سال ۴ ماہ ۲۳ یوم	آگرہ تاج گنج	عالمگیر نے قید کرکر خود تخت پر بیٹھا اور شاہجہان نے سال ہم جلوس عالمگیر مین انتقال کیا
۹۰ سال ۱۷ یوم	اورنگ آباد	بیمار ہوکر مرگیا محمد معظم منعم خان کی سعی سے دہلی کی تخت پر بیٹھا اور اپنے بھائیون سے لڑکر فتحیاب ہوا
۷۰ سال ۶ ماہ	دہلی قطب صاحب مقبرہ ہمایون	بمقام موضع بہاجو جو متعلقہ صوبہ اکبرآباد اپنے بھائی سے لڑکر فتح پائی آخر کو آپ بھی بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکے بیٹون مین بادشاہت پر لڑائی ہوئی ومعز الدین جہاندار شاہ سب پر غالب آیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دار السلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۹۱	معز الدین جہاندار شاہ	شاہ عالم بہادر شاہ	چغتائی	دہم رمضان سنہ ۱۰۶۱ھ سنہ ۱۶۶۱ع	سنہ ۱۱۲۴ہجری سنہ ۱۷۱۲ع	شاہجہان آباد و لاہور بعد فتح لاہور	دہلی	۱۱ ماہ ۵ یوم	روز جمعہ ہشتم محرم سنہ ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ع
	عظیم الشان					بنگالہ			
	رفیع الشان					شاہجہان آباد			
	خجستہ اختر جہانشاہ					شاہجہان آباد			
۱۹۲	جلال الدین فرخ سیر	عظیم الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	روز پنجشنبہ [illegible] رجب سنہ ۱۰۹۵ھ سنہ ۱۶۸۳ع	سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ع و جلوس ثانی سنہ ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ع	اکرہ بعدہ شاہجہان آباد	دہلی	۶ سال ۳ ماہ ۱۵ یوم	ہشتم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع
۱۹۳	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	ہفتم جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ سنہ ۱۶۹۹ع	نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع	شاہجہان آباد	دہلی	۳ ماہ ۱۱ یوم	روز شنبہ بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع
۱۹۴	شمس الدین رفیع الدولہ بہ شاہجہان بادشاہ ثانی	رفیع الشان بن بہادر شاہ	چغتائی	پنجم صفر سنہ [illegible]ھ سنہ [illegible]ع	بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع	شاہجہان آباد	دہلی	۳ ماہ ۲۸ یوم	ہفدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۸ع
	سلطان نیکوسیر					اکرہ			
۱۹۵	روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ	خجستہ اختر جہانشاہ بن بہادر شاہ	چغتائی	بست و ششم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۴ھ سنہ ۱۷۰۲ع	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۱۸ عیسوی	شاہجہان آباد	دہلی	۲۹ سال ۸ ماہ	بست و نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع
	سلطان ابراہیم	رفیع الشان بن بہادر شاہ			سنہ ۱۱۳۲ھ سنہ ۱۷۱۹ع				
	نادر شاہ				سنہ ۱۱۵۱ھ سنہ ۱۷۳۸ع				
۱۹۶	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بہادر بادشاہ	محمد شاہ	چغتائی	روز شنبہ بست و ہفتم ربیع الثانی سنہ [illegible]ھ سنہ [illegible]ع	دویم جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع	پانی پت	دہلی	۶ سال ۳ ماہ ۸ یوم	بست و ہفتم شوال سنہ ۱۱۸۸ھ سنہ ۱۷۷۴ع

مدت عمر	مدفن	حالات
۵۲ سال ۳ ماه ۲۸ یوم	دہلی پیش چبوترہ مقبرہ ہمایون	فرخ سیر سے لڑکر پکڑا گیا اور قلعہ دہلی مین مارا گیا
۳۵ سال ۸ ماه ۲۰ یوم	دہلی صحن مقبرہ ہمایون	عبداللہ خان اور حسین علیخان نے زہر دیکر مار ڈالا
۲۰ سال یکماه ۱۳ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	بیمار ہوکر مرگیا عبداللہ خان اور حسین علیخان نی رفیع الدولہ کو تخت پر بٹھایا اور اکبرآباد مین نہرا سے متر سین نے نیکوسیر کو تخت پر بٹھا دیا مگر نیکوسیر پکڑا گیا
۱۸ سال ۹ ماه ۱۲ یوم	دہلی مقبرہ ہمایون	بیماری سے مرگیا عبداللہ خان اور حسین علیخان نی محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا لیکن جب حسین علیخان کو بادشاہ نی مروا ڈالا تو عبداللہ خان نی سلطان ابراہیم کو تخت پر بٹھا دیا مگر وہ مغلوب ہوا
۴۷ سال یکماه یکیوم	دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا
۴۸ سال ۶ ماه	دہلی مقبرہ ہمایون	عماد الملک نی پکڑا اور اندھا کرکر قید کردیا کہ بعد چند مدت کی بیماری سی مرگیا

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	دارالسلطنت	مدت سلطنت	سال وفات
۱۹۷	عزیز الدین عالمگیر ثانی	معز الدین جہاندار شاہ	چغتائی	سنہ ۱۰۹۹ھ سنہ ۱۶۸۷ء	روز سہ شنبہ دہم شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ سنہ ۱۷۵۴ء	شاہجہان آباد	دہلی	۵ سال ۶ ماہ ۲۸ یوم	روز پنجشنبہ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء
	احمد شاہ درانی				سنہ ۱۱۷۰ھ سنہ ۱۷۵۶ء				
	ابو المظفر جلال الدین سلطان علی گوہر شاہ عالم بادشاہ	عالمگیر ثانی	چغتائی	ہفدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۲	چہارم جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء	عظیم آباد پٹنہ	دہلی	۴۵ سال	ہفتم رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء
۱۹۸	محی الملۃ الملقب بہ شاہجہان ثانی	محی السنہ بن کام بخش بن عالمگیر ثانی							
	احمد شاہ درانی				سنہ ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء				
	بیدار بخت	احمد شاہ			سنہ ۱۲۰۲ھ سنہ ۱۷۸۸ء				
	شاہ جارج سیوم	فریدرک شاہزادہ ویلز بن شاہ جارج دوم	جرمن	سنہ ۱۷۳۸ء	فتح دہلی یازدہم ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء سنہ ۱۲۱۸ھ	.	لندن	۱۷ سال	سنہ ۱۸۲۰ء سنہ ۱۲۳۶ ہجری
۱۹۹	ابو النصر معین الدین اکبر شاہ	شاہ عالم	چغتائی	چہار شنبہ بست و ہفتم رمضان سنہ ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء	روز چہارشنبہ ہفتم رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۸۰۶ء	شاہجہان آباد	قلعہ شاہجہان آباد	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	جمعہ بست و ششم جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء
۲۰۰	شاہ جارج چہارم	جارج سیوم	جرمن	سنہ ۱۷۶۲ء	سنہ ۱۸۲۰ء سنہ ۱۲۳۶ھ	لندن	لندن	۱۰ سال ۵ ماہ ۹ یوم	سنہ ۱۸۳۰ء سنہ ۱۲۴۶ھ
۲۰۱	شاہ ولیم چہارم	جارج سیوم	جرمن	سنہ ۱۷۶۵ء	سنہ ۱۸۳۰ء سنہ ۱۲۴۶ھ	لندن	لندن	۶ سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم	سنہ ۱۸۳۷ء سنہ ۱۲۵۳ھ
.	ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ	اکبر شاہ	چغتائی	سنہ ۱۱۸۹ھ سنہ ۱۷۷۵ء	سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء	قلعہ شاہجہان آباد	..	..	.
۲۰۲	ملکہ وکٹوریہ	ڈیوک آف کنٹ بن جارج سیوم	جرمن	سنہ ۱۸۱۹ء سنہ ۱۲۳۵ھ	سنہ ۱۸۳۷ء سنہ ۱۲۵۳ھ	لندن	لندن	..	..

حالات	مدفن	مدت عمر
عماد الملک کے کہنی سی تالع یاس خان اور مہدی قلیخان نی مار ڈالا اور محی الملۃ کو تخت پر بٹھایا اور شاہعالم نی بنگالہ مین تخت پر جلوس کیا مگر سلطنت شاہعالم کی قایم رہی	دہلی مقبرہ ہمایون	۷۳ سال چند ماہ
بیدار بخت کو غلام قادر نی تخت پر بٹھایا تہا کہ بعد مار جانی غلام قادر کی وہ سلسلہ برہم ہو گیا آخر کار جنرل لیک سپہ سالار انگلستانیہ نی دلی کو فتح کیا اور سرکار انگریزی کی عملداری ہونیکی تین برس بعد بادشاہ نی انتقال کیا	دہلی قطب صاحب	۸۰ سال و ماہ ۲ یوم
اگرچہ لندن کی بادشاہ کی حکومت اور سلطنت ہو گئی الا تیمور کے خاندان پر بہی لقب بادشاہی کا اور تخت و چتر اور قلعہ شاہجہان آباد کی حکومت قایم رہی	قلعہ ونزرا	۹۱ سال
	دہلی قطب صاحب	۷۹ سال ۱ ماہ ۱۲ یوم
	قلعہ ونزرا	۶۸ سال
جو کہ شاہ ولیم چہارم کی کوئی وارث مذکور صحیح سی نہ تہا اسواسطے حسب دستور قدیم تخت ملکہ وکٹوریہ کہ قرابت قریبہ بادشاہی رکہتی ہین تخت پر بیٹہین	قلعہ ونزرا	۷۲ سال


ASIATIC SOCIETY
LIBRARY

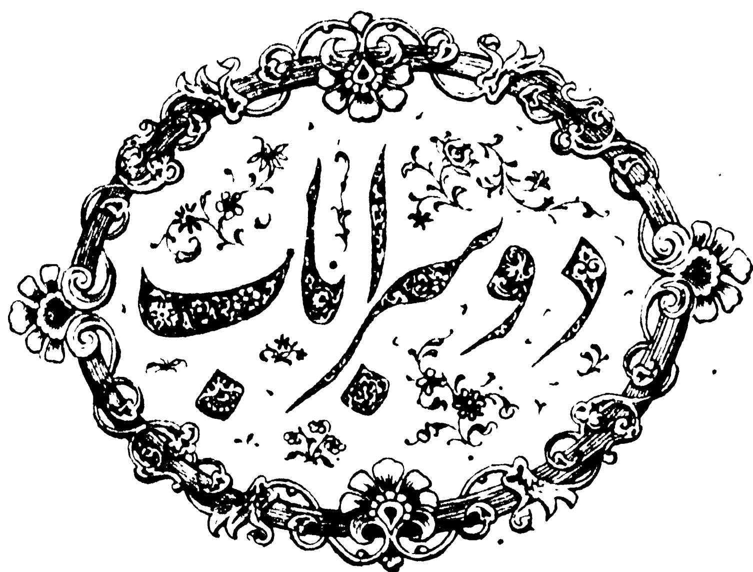
فہرست دوسرے باب کی

فہرست دوسری باب آثار الصنادید کی جسمین دلی مین قلعون کی بنا اور شہرون کی آبادانی کا بیان ہے

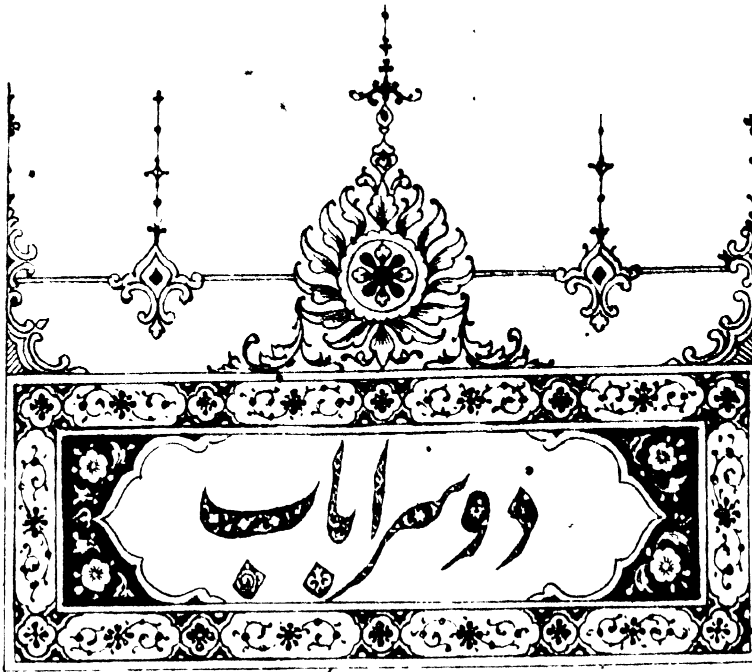
نمبر	نام قلعہ یا شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱	اندرپت	جدہشتر	۰	قبل حضرت مسیح ۱۴۲۵ سال پہلے		۶
۲	دھلی	راجہ دہلو	۰	قبل حضرت مسیح ۱۲۸ سال پہلے		۷
۳	پرانا قلعہ یا دین پناہ یا شیرگدہ	انکپال تونور	سنہ	سنہ ۶۷۶	اور سنہ ۹۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۳ع کی ہمایون بادشاہ نے اس قلعہ کی از سر نو مرمت کرکر دین پناہ نام رکہا اور شیر شاہ نی بہی اسکی مرمت کی اور شیرگدہ نام رکہا	۹
۴	قلعہ رای پتہورا	رای پتہورا	سنہ ۵۳۸	سنہ ۱۱۴۳	اسی قلعہ کی غربی دروازہ کا نام غزنین دروازہ تہا	۱۲
	قصر سفید	قطب الدین ایبک	سنہ ۶۰۲	سنہ ۱۲۰۵	رای پتہورا کی قلعہ مین یہہ محل بنا یا تہا	۱۳
۵	کوشک لعل	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴	سنہ ۱۲۶۵	اس کے سنون سی چند سال پہلی یہہ قلعہ بنا کیونکہ یہہ سن تو بادشاہ ہونیکی ہین اور یہہ کوشک چند سال پیشتر بادشاہ ہونیکی بنایا تہا	۱۴
۶	قلعہ مرزغن یا غیاث پور	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۶	سنہ ۱۲۶۷	اسی قلعہ کی زمین مین حضرت نظام الدین کی درگاہ ہے	۱۵
۷	کیلوکہری یا قصر معزی	معز الدین کیقباد	سنہ ۶۸۵	سنہ ۱۲۸۶	ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین مین ہے	۱۶

نمبر	نام قلعہ یا نام شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۸	کوشک لعل یا نیا شہر	جلال الدین فیروز خلجی	۶۸۸ء	۱۲۸۹ء		۱۶
	کوشک سبز	جلال الدین فیروز خلجی	۶۸۸ء	۱۲۸۹ء	کوشک لعل میں کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۷
۹	دہلی علائی قلعہ علائی یا کوشک سیری	علاؤالدین خلجی	۷۰۳ء	۱۳۰۳ء		۱۷
	قصر ہزار ستون	علاؤالدین خلجی	۷۰۳ء	۱۳۰۳ء	کوشک سیری میں کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۸
۱۰	تغلق آباد	تغلق شاہ	۷۲۱ء	۱۳۲۱ء		۱۹
۱۱	عادل آباد یا محمد آباد یا عمارت ہزار ستون	محمد عادل تغلق شاہ	۷۲۸ء	۱۳۲۷ء		۲۰
۱۲	جہان پناہ	محمد عادل تغلق شاہ	۷۲۸ء	۱۳۲۷ء	دہلی علائی اور دہلی کہنہ یعنی قلعہ رای پتھورا کو ملا دیا	۲۱
	کوشک بجے منڈل یا بدیع منزل	محمد عادل تغلق شاہ	۷۲۸ء	۱۳۲۷ء	جہان پناہ کی فصیل کا ایک برج ہے	۲۲
۱۳	کوشک فیروز یا کوٹلہ فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۵ء	۱۳۵۴ء		۲۳
	شہر فیروز آباد	فیروز شاہ	۷۵۵ء	۱۳۵۴ء	اسی کوٹلہ کی ساتھ کا یہ شہر ہے	۲۴
۱۴	کوشک جہان نما یا کوشک شکار	فیروز شاہ	۷۵۵ء	۱۳۵۴ء		۲۵

نمبر	نام قلعہ یا شہر کا	نام اصل بانی کا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱۵	خضر آباد	خضر خان	سنہ ۸۲۱	سنہ ۱۴۱۸		۴۵
۱۶	مبارک آباد	مبارک شاہ	سنہ ۸۳۷	سنہ ۱۴۳۳		۴۶
۱۷	دہلی شیر شاہ	شیر شاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱	اس شہر کا کابلی دروازہ اب تک جیلخانہ کی پاس موجود ہے	۴۷
۱۸	سلیم گڈہ یا نور گڈہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۳	سنہ ۱۵۴۶	نور الدین جہانگیر کیوقت مین پل اسکی سامنی بنا اور اوسی وقت سی نور گڈہ اسکا نام ہوا	۴۷
۱۹	قلعہ شاہجہان	شاہجہان بادشاہ	سنہ ۱۰۴۸	سنہ ۱۶۳۸	اس قلعہ کی بنانی مین یورپین علی الخصوص اٹالین بہی شریک تہی اس قلعہ مین شاہجہانکی بنائی ہوئی یہہ مکانات نامی موجود ہین دلی دروازہ . لاہوری دروازہ معہ چہتہ . نقارخانہ یا ہتیاپول دیوان عام معہ تخت سنگین و تصویر پچکاری سنگین ارفیوس کلاونت موافق مرقع رفیل مصور . خاص محل . امتیاز محل یا رنگ محل بیٹھک معہ مثمن برج . اسد برج . شاہ محل یا دیوان خاص حمام . موتی محل . باغ حیات بخش معہ ساون بہادون شاہ برج . مہتاب باغ	۴۸
	شہر شاہجہان آباد معہ حال بازار یا وفیض نہر	شاہجہان	سنہ ۱۰۵۸	سنہ ۱۶۴۸	اسی قلعہ کا یہہ شہر ہی جو اب تک آباد ہے اور خدا کری کہ ہمیشہ آباد رہیے	۵۰



مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام شیخ ظفر علی
سنہ ۱۲ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ عیسوی



دلی مین قلعون کے بننے اور شہرون کے آباد ہونیکے بیان مین

بنا و نقش عمارات شہریاران مین * کہ این سپہر جفا پیشہ چون آ بست و شکست

یونانی حکیمون نے تمام روی زمین کے سات ٹکڑے کیے ہین اور
ہر ایک ٹکڑے کا نام اقلیم رکہا ہے ہر ایک اقلیم خط استوا کی جانب سے
شروع ہوتی ہے اور قطب شمالی کی جانب منتہی[1] اس یونانی حساب بموجب — آئین اکبری[1]
دلی تیسری اقلیم مین ہے طول اسکا جزایر خالدات سے ایکسو چودہ درجہ
اور تیس دقیقہ ہے اور عرض اسکا خط استوا سے اٹھائیس درجہ اور پندرہ دقیقہ
اور بڑے سے بڑا دن یہان تیرہ گہنٹہ اور پچاس منٹ کا ہوتا ہے
انگریزی ہیئت[2] جدیدہ مین تمام روی زمین کے چار ٹکڑے کیے ہین اس حساب — جغرافیہ[2]

بموجب

بموجب دلی اشمہ مین واقع ہے جسمین ہندوستان ہے اور ہندوستانکے
تین ٹکڑے ہین اون مین سے متوسط ہندوستان یا خاص ہندوستان ہے
طول اسکا انگریزی حساب پر خود دار السلطنت لندن سے گنا ہے
پہلے حساب سے بیس درجہ کم ہے اسکے سوا اور کسی حساب مین فرق نہین
یہہ شہر بہت پرانا ہے اگرچہ یہان کے راجہ کبھی ملوک فارس کے اور کبھی
کماؤن اور کبھی قنوج اور کبھی دکن کے راجاؤن کے تابعدار رہے اور کبھی
خود ہی بغیر کسیکی تابعداری کے حکومت کی الا جب سے یہہ شہر آباد ہوا
راجاؤنکی دار الحکومت اور بادشاہون کی دار السلطنت سے خالی نہین رہا
صرف تہوڑا زمانے ایسے گذرے ہین کہ اون دنون مین یہان دار السلطنت
نہین رہی اول تو وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ جدہشتر نے راجہ جرجودہن پر فتح پائی ۱ مہابہارت
اور یہان سے اوتہہ کر ہستناپور مین راج کیا اور سات پشت تک وہین
راج رہا جب نمی عرف راجہ دہشتون راجہ ہوا اسکے زمانہ مین گنگا ۲ بہاگوت
ایسے زور سے چڑہی کہ سارا شہر ہستناپور کا بہہ گیا تب اوس راجانے
پہلے کوشمبی ندی کے کنارہ دکہن کے ملک مین شہر آباد کرنا شروع کیا ۳ خلاصۃ التواریخ و راجاولی
اور آخر کو پہر یہان چلا آیا اور اسی مقام کو دار الحکومت رکہا دوسرا
وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ بکرماجیت والی اوجین نے راجہ سہکوت کوہی پر
فتح پائی اور اس شہر کو چہین لیا اور دار الحکومت اوجین ہی کو رکہا اور

اس شہر مین اوسکی طرف سی صوبہ دار رہتا تہا اوسکے بعد جو کیونکی
حکومت مین یہہ شہر دار الحکومت ہوگیا تیسرا زمانہ وہ ہے کہ جب
رہے پتہوراے نے اجمیر کا قلعہ بنایا اور وہان دار الحکومت تہرایا اور
دلی مین کہانڈی راو اپنے بہائی کو صوبہ دار چہوڑا چوتہا زمانہ وہ ہے
کہ ۵۸۸ ہجری مطابق ۱۱۹۱ع کے سلطان شہاب الدین نے فتح کیے بعد
غزنین کو مراجعت کی اور قطب الدین ایبک سپہ سالار کو دلی کا صوبہ کرکر چہوڑا تاج الماثر
پانچوان وہ زمانہ ہے کہ جب ۷۲۷ ہجری مطابق ۱۳۲۶ع سلطان محمد تغلق شاہ کو تاریخ فرشتہ
یہہ خیال آیا کہ دار السلطنت ایسے مقام کو قرار دینا چاہیے جو تمام ممالک
محروسہ کے بیچ مین ہو تو اوسنے دلی کو چہوڑکر دیوگر مین دار السلطنت کیا
اور دولت اباد اوسکا نام رکہا اور جو کہ یہہ بادشاہ نہایت سفاک اور ظالم تہا
اس سبب سے دفعتہ دلی کے رہنے والون کو حکم دیا کہ سب کے سب دلی سے
اوٹہہ کر دولت اباد مین جا رہین اور ایسا سخت حکم تہا کہ کوئی شخص دلی مین رہنے نہ پایا
لاچار سب لوگ دلی کو چہوڑ کر چلے گئے اور دلی کا یہہ حال ہوگیا کہ در حقیقت
دلی مین ایک آدمی نام کو بہی نہ رہا تہا یکایک دلی ویران ہوگئی جنگل کے جانور
درات دلی مین رہنے لگے جو کہ دیوگر یعنی دولت آباد مغلون کی سرحد سے
بہت دور جا پڑا تہا اسواسطے بادشاہ نے ۷۴۲ ہجری مطابق ۱۳۴۱ع کے
پہر دلی مین مراجعت کی اور سبکو حکم دیا کہ جسکا دل چاہے دلی مین جا کر بسے

اور جگہ دلی چاہیے یہان سے تب شہر دلی آباد ہوئی یہہ حادثہ جو دلی پر ہوا
بہت یادگار ہے اور شاید ہے کہ اور کوئی ایسا آباد شہر اس طرح پر دفعتہ
ویران ہوا ہو نکا چھٹا وہ زمانہ ہے کہ جب سلطان سکندر شاہ لودہی نے گوالیار لینے کا تورک جہانگیری
ارادہ کیا تو دلی کو چھوڑکر آگرہ کو دار السلطنت کیا اور اوس زمانہ مین اکبر آباد یہ
پہلے سے ایک قلعہ نہایت مضبوط تہا اوس قلعہ کو توڑکر جلال الدین
اکبر بادشاہ نے قلعہ بنایا ہے اور سلطان ابراہیم اوسکے بیٹے نے بہی وہین اکبرنامہ
پای تخت رکہا یہان تک کہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ نے جب سلطان ابراہیم
لودہی پر فتح پائی تو اوس زمانہ مین اوسکا تختگاہ دار الخلافہ آگرہ تہا اوسکے بعد
ہمایون بادشاہ نے اولا آگرہ اور آخر کار اسی مقام کو تخت گاہ ٹہرایا ساتوان
وہ زمانہ ہے کہ جب جلال الدین اکبر شاہ نے آگرہ مین قلعہ بنایا اور شہر آباد کیا
اور اکبر آباد کو دار الخلافہ ٹہرایا اور یہان صوبہ داری مقرر کیا جہانگیر کے وقت
مین بہی یہہ آخر کو شاہجہان بادشاہ نے پہر اسی مقام پر دار الخلافہ ٹہرایا آٹہوان
اب حال کا زمانہ ہے کہ جب شاہ جمجاہ جارج سیوم کے عہد مین ستمبر ۱۸۰۳ع مین
جنرل لیک سپہ سالار بہادر نے دلی پر فتح پائی درحقیقت تہا نکا دار الخلافہ
منقطع ہوگیا اور دار السلطنت لندن سے مل گیا ہندوون کے وقت مین بہی
یہہ شہر بہت پرانا تہا اور مسلمانون کے وقت مین بہی ہمیشہ نہایت آباد رہا
جس جگہہ کہ اب دلی شہر شاہجہان آباد کا بسا ہوا آباد ہے اسکے جنوب کو چودہ میل تک

پرانے قلعہ اور پرانے شہر اور پرانی عمارتین موجود ہین جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر راجاؤن اور بادشاہون نے اپنے زمانہ حکومت مین اپنا نام رہنے کو نئے نئے قلعہ بنائے اور جدا جدا شہر آباد کرنے شروع کئے کہ کچھ اونمین سے آباد ہوئے اور کچھ ناتمام رہ گئے اور ہر ایک کے سوا امیرون اور سرداروں نے بہی اپنے لئے سیرگاہ اور مقبرہ بنائے کہ اکثر اونمین سے اب تک موجود ہین اسواسطے ہم اس مقام پر پہلے مختصر حال قلعون کے بننے اور شہرونکی آبادی کا بہ ترتیب تاریخ کے لکھتے ہین

نمبر ا — اندرپت

پہلی اندرپت اوس میدان کا نام تہا جو پرانے قلعہ اور دروازہ کے خونی دروازہ کے درمیان مین ہی ہندون کی اعتقاد مین اندر نام ہی اکاس کی راجہ کا جو ہندو مذہب مین ایک مقرری راجہ ہی اور پت کہتی ہین دونو ہاتون کی ملی ہوئے لیونکو ہندونکی اعتقاد مین یہہ بات ہی کہ یہان راجہ اندر نی کسی زمانہ مین دونو ہاتہہ بہرکر موتیون کا دان کیا تہا اس سبب سے اس جگہہ کو اندرپت کہتی ہین کثرت استعمال سی ی اور سین حذف ہوگیا اور اندرپت مشہور ہوگیا مگر میری سمجھہ مین یہہ معنی تو ایسی ہی ہین جیسی اور ہندون کی کہانیان صحیح بات یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پت کی معنی صاحب اور مالک اور حاکم کی ہین جب یہہ شہر آباد ہوا تو آباد کرنی والہ نی نیک فال سمجھہ کر اندرپت نام رکہا

تہی

نوٹ: اندرپت مہاتم

یعنی اس شہر کا مالک یا حاکم اندر ہی جو کا سور ہشت کا راجہ ہی پہلی زمانہ مین مہابھارت کی راجاؤن کی تختگاہ ہستناپور تہا جو گنگا کی کنارہ دلی سی تخمینا سو میل دور تہی جب راجہ جدہشترا اور راجہ جرجودہن مین بگاڑ ہوا تو راجہ جدہشتر نی یہہ شہر آباد کیا ہندی حساب بموجب یہہ جہگڑا دواپرجگ کی اخیر اور کلجگ کی ابتدا یعنی تین ہزار ایک سو ایکیس سال قبل ولادت حضرت مسیح ہوا مگر یہہ زمانہ صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ یہہ مدت طوفان سی بہی پہلی کی ہی صحیح حساب سی یہہ تحقیق ہوا ہی کہ واقعہ مہابھارت اور راجہ جدہشتر کی مسند نشینی ایک ہزار چار سو پچاس سال تخمیناً قبل حضرت مسیح ہوئی پس اس شہر کی آبادی کا یہی صحیح زمانہ ہی اگرچہ اب اس شہر کا نشان نہین رہا لیکن شہر شاہجہان آباد کی جنوب کی طرف دلی دروازہ کی باہر جو زمین ہی اندرپت کی زمین کہلاتی ہی مگر خاص اندرپت کی آبادی اب نہین رہی ساری زمین مین زراعت ہوتی ہی اور وہانکی زمیندار پرانی قلعہ مین بستی ہین اور یہہ سب سی پہلا شہر ہی جو یہان آباد ہوا اسکی بعد پہر اور آبادیان اسکی آس پاس ہوتی رہین

نمبر ۲

دہلی

حضرت دہلی کنف عدل و داد جنت عدن ست کہ آباد باد

اسبات مین بڑا اختلاف ہی کہ اندرپت کا نام کبہی دلی ہو گیا بابت مشہور ہی کہ راجہ دلیپ نی جو سورج بنسیون اور چندر بنسیون کا ایک راجہ ہی

مرات آفتاب نما

اپنی نام پر دہلی آباد کی لیکن یہہ بات صحیح نہین معلوم ہوتی اسواسطی کہ ہندونکی
اگلی پوتھیون مین باوجودیکہ راجہ دلیپ کا ذکر ہی مگر کہین دلی کا نام نہین بلکہ
تاریخ فرشتہ ۱ جہان لکھا ہی اندرپت ہی کرکر لکھا ہی اور بعضی تاریخون مین لکھا ہی کہ سنہ ہجری کے
مطابق سنہ ۹۱۹ع کی تنورون کی خاندان مین سی ایک راجہ نی شہر اندرپت کی
نزہت القلوب ۲ برابر دہلی شہر بسایا اور وجہ کہ وہانکی زمین نرم تہی اور ہندی مین دہلی نرم زمین کو
کہتی ہین جہان میخ نہ تہم سکی اس سبب سی وہ بستی دہلی کرکر مشہور ہوئی یہ اس سند مین
نہ تنورون کی خاندان مین حکومت تہی اور نہ اس سبب سی دلی نام پڑ جانا قرین
قیاس ہی اسواسطی یہہ بات بہی قابل اعتماد کی نہین مشہور بات جو صحیح بہی معلوم
مرآت آفتاب نما ۳ ہوتی ہی یہہ ہی کہ راجہ دہلو قنوج کی راجہ نی اس سبب سی کہ دلی کی راجہ اکثر
قنوجکی تابع رہی ہین اندرپت مین اپنی نام پر شہر بسایا جب سی اس شہر کا نام
جواہر الحروف ۴ دہلی مشہور ہوا بلکہ اصلی نام دہلی کا دہلو ہی چنانچہ امیر خسرو نی جلال الدین فیروز شاہ کو
خطاب کرکر دہلو کا لفظ ایک شعر مین باندہا ہی شعر یا تیک اسپیم بخش باز خور بست
بفرما بار گیر ❖ یا بفرمان دہ کہ گردون ششم وود دہلو روم ❖ راجہ دہلو راجہ پور سی
یعنی فور راجہ کمایون کی ہم عصر تہا اور اوسکی لڑائی مین مارا گیا اور قنوج تک
لب التواریخ ۵ راجہ فور کا عمل ہو گیا اوسکی بعد اسکندر کبیر شاہ ماسیدن یعنی مقدونیہ نی
راجہ فور پر ستلج کی کنارہ فتح پائی اور گنگا کی کنارہ تک یعنی قنوج تک
عمل کر لیا یہہ واقعہ تین سو اٹہائیس ۳۲۸ سال قبل حضرت مسیح ہوا کہ تخمینا یہی زمانہ

دہلی

دہلی شہر بسنی کا خیال ہو سکتا ہی

نمبر ۳ — پرانا قلعہ

یہہ پرانا قلعہ جو شہر شاہجہان آباد کی جنوب کو مایل بشرق دہلی دروازہ کے باہر دو میل کی فاصلہ پر واقع ہی وہی قلعہ ہی جسکو راجہ اننگپال تونور نے اپنے[۱] عہد حکومت مین بنایا اور بعضی تاریخ کی کتابون مین مسلمان بادشاہون کے حال مین اسی قلعہ کو قلعہ اندرپت لکہا ہی اس راجہ[۲] نی اس قلعہ کی دروازہ پر پتہر کے دو شیر بنائی تہی اور اونکی پہلو مین کانسی کی گہنٹی لٹکائی تہی جو فریادی حق راجہ تک بلا مزاحمت جانا چاہتا تہا اون گہنٹون کو بجاتا راجہ اونکی آواز سنکر اوسکو بلا لیتا اور انصاف کرتا سنہ ۱۰۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۹ع تک یہہ شیر موجود تہی الا اب نہین ہین معلوم نہین کہ کب ٹوٹی آئین اکبری مین اس قلعہ کا بننا اور راجہ اننگپال تونور کا راجہ ہونا سمت ۴۲۹ بکرماجیت مطابق سنہ ۳۷۲ع مین لکہا ہی اور اس کتاب پر بہروسا کرکر ہر ایک تاریخ والی نی اسی سن کو نقل کر دیا ہی مگر تحقیق کرنیکے بعد[۳] معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سن بالکل غلط ہین کیونکہ اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ سمت ۴۲۹ سی سمت ۸۴۷ تک تونورون کی خاندان مین بیس آدمیون نی راج کیا اوسکے بعد سمت ۸۴۸ مطابق سنہ ۷۹۱ عیسوی مین بسلدیو چوہان راجہ ہوا اور اوسکی سات پشت نی راے پتہورا تک پچانوی برس سات مہینہ راج کیا اور راے پتہورا کو جو چوہانون مین اخیر ساتوان راجہ تہا سلطان شہاب الدین غوری نی مارا اور مسلمانون کے

[۱] آئین اکبری و خلاصۃ التواریخ

[۲] نہ سپہر امیر خسرو

کہانی مین حکومت چلی گئی یہہ بیان تو ٹہیک لیکن اگر یہہ سمت صحیح مانا جاوے
تو لازم آتا ہی کہ سمت ۹۴۳ بکرماجیت مطابق سنہ ۸۸۶ع موافق سنہ ۲۷۲ ہجری مین سلطان
شہاب الدین غوری دلی مین آیا ہوا اور یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ سلطان
شہاب الدین کا دلی کو فتح کرنا اور رای پتہورا کا مارا جانا بقیاس سنہ ۵۸۷ ہجری مطابق
سنہ ۱۱۹۱ع موافق سمت ۱۲۴۸ بکرماجیت کی ہی اور معتبر تاریخون مین بہی یہی سنہ لکہے
ہین اور مسجد قوۃ الاسلام کی شرقی دروازہ پر بہی یہی سنہ کندہ کر رہین ہین
اور خود آئین اکبری مین بہی یہی سنہ ایک برس کی زیادتی سی یعنی سنہ ۵۸۸ ہجری
لکہہ رکہی ہین پس ظاہر ہی کہ یہہ بات جس سے سلطان شہاب الدین کا دلی مین آنا
سنہ ۲۷۲ ہجری مطابق سنہ ۸۸۶ عیسوی مین نکلتا ہی بالکل غلط ہی صحیح حساب سے ثابت ہوتا ہے
کہ راجہ انکپال تنور سمت ۷۳۳ بکرماجیت مطابق سنہ ۶۷۶ع موافق سنہ ۵۷ ہجری کی دلی مین
راجہ ہوا اور اوسنی یہہ قلعہ بنایا جسکو آجتک گیارہ سو چہتر برس کا عرصہ گذرتا ہے
اور اسی بات کو ہم صحیح جانتی ہین اور سلطان شہاب الدین کا بہی دلی مین آنا اسی
حساب سی صحیح پڑتا ہے

دین پناہ

نصیر الدین ہمایون بادشاہ نی قلعہ کالنجر اور بہار کدہ کی فتح کی بعد سنہ ۹۴۰ ہجری — اکبرنامہ
مطابق سنہ ۱۵۳۳ع کی اس قلعہ کو از سر نو درست کیا اور نئی سر سے شہر بسایا
اور دین پناہ اسکا نام رکہا چنانچہ اوس زمانہ کی ہمنشینون نے شہر بادشاہ دین پناہ

اوسکی

تاج المآثر

[1] اوسکی تاریخ کہی ہی فصیل اس قلعہ کی چونہ اور پتہر سی نہایت مضبوط اور بہت
عریض بنی ہوی ہی لیکن اب بہت جگہہ سی توٹ گئی ہی اور اکثر برج بہی گر پڑے ہین
اس قلعہ کی اندر کی مکانات بہی بالکل منہدم ہو گئی ہین اور اندر بہت سے
زمیدارون نے کچی پکی مکان بنا لئی ہین پرانی عمارتون مین سی ایک مسجد اور ایک
شیر منڈل باقی رہ گیا ہی اس قلعہ کی تین دروازہ بڑی اور چار کہڑکیان ہین
ایک دروازہ اس قلعہ کا جو شمال غرب کی طرف ہی مدت سے بند ہی اور لوگ
اوسکو طلاقی دروازہ کہتی ہین مشہور ہی کہ ایکدفعہ کوئی بادشاہ اس دروازہ سے
کسی مہم پر چڑہا تہا اور یہہ دروازہ اسلئی بند کر دیا تہا کہ اگر بی فتح کی اس دروازہ کو
کہولین تو اونپر طلاق ہی مگر یہہ افواہ ہی کچہہ قابل اعتماد کی نہین اس قلعہ سی ملا ہوا
جانب غرب دریا بہتا تہا اب بہت دور جا پڑا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ چارون طرف قلعہ کی دریا کا پانی بہر دیا تہا اور دروازون کی سامنی پل
بنائی ہتی چنانچہ ایک غربی دروازہ کی آگی ایک پل بنا ہوا موجود ہے شیر شاہ نے
بہی اپنی زمانہ بادشاہت مین اس قلعہ کی ترمیم کی اور کچہہ مکانات بنائی اور
اسی سبب سے شیر شاہ کی وقت مین یہہ قلعہ شیر گڈہ کی نام سی مشہور ہو گیا تہا
یہہ عمارت جو اب توٹی ہوتی دکہائی دیتی ہی غالب ہی کہ ہمایون بادشاہ
اور شیر شاہ کی ہو کیونکہ انکپال تنور کی زمانہ کی عمارت کا اس ہیئت پہ باقی رہنا
بسبب استداد زمانہ کسیکی خیال مین نہین آتا .

[1] تاریخ مرزا ہبت اللہ عاملی جو برادرزادہ خان اعظم مرزا کوکہ تہا سنہ ۱۰۷۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۶ع اوائل عہد عالمگیر مین تصنیف ہوئی ہے .

نمبر ۸ قلعہ رای پتہورا

جبکہ تنوروں کی قوم سی دلی کی حکومت جاتی رہی اور چوہانوں کی پاس پہونچی
اور رای پتہورا راجہ ہوا اوسنی سمت ۱۲۲۰ ایکہزار دوسو بکرماجیت مطابق
سنہ ۱۱۴۳ عیسوی موافق ۵۳۸ سنہ ہجری مین یہہ قلعہ بنایا اگرچہ اس زمانہ مین یہہ قلعہ بالکل
منہدم ہوگیا ہی لیکن کہین کہین ٹوٹی پہوٹی فصیل باقی رہ گئی ہی یہہ قلعہ
ایک چہوٹی سی پہاڑی پر بنا ہی اور اسکے گرد پہاڑوں مین خندق بنائی تہی
اور اس خندق مین تمام جنگلونکا پانی گہیر کر ڈالا تہا کہ بارہ مہینہ اسمین پانی رہتا تہا
اب بہی کہین کہین پانی کی رکاوٹ کی بند پائی جاتی ہین دیوار غربی اس قلعہ کی
کہیں کہیں قایم ہی اور اسیطرف کی خندق بہی باقی ہی اور غزنین دروازہ کا بہی
ڈہیر معلوم ہوتا ہی مینی اسطرف کی دیوار کو اسطرلاب کی عمل سی ناپا تو
بین ۶۰ ساٹہہ فٹ بلند خندق کی زمین سی پیمایش مین ائی معلوم نہین کہ اسسی
اور کسقدر بلند تہی جو ٹوٹ گئی اس قلعہ کی فصیل کا اثار بہت چوڑا ہی پہلی تو
خندق کیطرف سی فصیل اور برج چنی ہین اور جہان اوسکی اونچائی قلعہ کی
زمین کی برابر ہوگئی ہی وہان سی ستر فٹ عرض چہوڑ کر اسی قدر فٹ کی اثار
سی دیوار چنی شروع کی ہی اور پہر قلعہ کیطرف گیارہ فٹ کا اثار چہوڑ کر اٹہہ
فٹ کی اثار سی دیوار چنی ہی اور یقین ہی کہ اسی دیوار پر کنگورہ بہی ہونگی یہہ قلعہ
ایک مدت تک دار الخلافہ مسلمان بادشاہونکا بہی رہا ہی چنانچہ سلطان

[۱] خلاصۃ التواریخ

قطب

قطب الدین ایبک اور سلطان شمس الدین التمش بہی اسی قلعہ مین رہتی تہی ۶۸۹ سنہ ہجری
مطابق ۱۲۹۰ عیسوی مین جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی نی کیلوکہڑی بسا
شہر آباد کیا تو یہہ شہر پرانی دلی کی نام سی مشہور ہوا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین تاریخ فرشتہ
لکہا ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سی دلی کی رئیسون نے بیعت کی
تو نئی شہر سی لاکر پرانی دلی مین اگلی بادشاہون کی تحتگاہ مین تخت پر بیٹہایا اور
اوس زمانہ کی اگلی بادشاہون کی تحتگاہ قصر سفید تہا جو رای پتہورا کی قلعہ مین
سلطان قطب الدین ایبک نی بنایا تہا اس تمہید سی ثابت ہوا کہ توزک
تیموری مین جس قلعہ کو قلعۂ کہنہ لکہا ہی وہی قلعہ ہیے

غزنین دروازہ

اس قلعہ کی جانب غرب مین ایک بہت بڑا دروازہ تہا معلوم نہین کہ رای
پتہورا کیوقت مین اوسکا کیا نام تہا مگر مسلمانونکے وقت مین اوسکو غزنی دروازہ تاریخ فیروز شاہی ضیا برنی
کہتی تہی اسواسطی کہ غزنی کی فوج اسی دروازہ سی اس قلعہ مین داخل ہوئی تہی اس
دروازہ کی سوا اس قلعہ کی نو دروازہ اور تہے توزک تیموری

قصر سفید

اسی قلعہ رای پتہورا مین سلطان قطب الدین ایبک نی اپنی زمانہ بادشاہت مین
جو ۶۰۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۰۵ عیسوی سی شروع ہوا تہا ایک محل بنایا اور اوسکا
قصر سفید نام رکہا اور یہہ وہی قصر ہی جسمین ملک اختیار الدین ایتگین وزیر تاریخ فرشتہ

معزالدین بہرام شاہ کا عین دربار کیوقت سنہ ۶۳۹ ہجری مطابق ۱۲۴۱ عیسوی مین مارا گیا
اور اسی قصر مین سلطان ناصرالدین محمود بن شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا
اور اسی قصر مین سلطان ناصرالدین کیوقت مین سنہ ۶۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۹ عیسوی مین
ہلاکو خان کا ایلچی آیا اور اوسکی ملازمت کیوقت ایسا آراستہ دربار ہوا کہ چشم فلک نے
بہی نہ دیکہا ہوگا اور اسی قصر مین سلطان غیاث الدین بلبن تخت پر بیٹھا مگر اب
اس قصر کا نشان نہین پایا جاتا

لمبر ۵ کوشک لال

اس کوشک کو سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے بادشاہ ہونے سے پہلے بنایا تہا
اور جب وہ بادشاہ ہوا تو اسی کوشک کے پاس قلعہ مرزغن بنایا تاریخ کی
تاریخ فرشتہ کتابون مین لکہا ہے کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سے دلی کے رئیس موافق ہوگئے
اور کیلوکہری مین سے لاکر اونے دلی کے تخت پر بٹہایا تو بادشاہ وہان سے لا کر کوشک لعل مین
آیا اور اوسکے دروازہ پر سے پیادہ ہوا امرا نے عرض کیا کہ آپ سواری پر سے
کیون اوترتے ہین سلطان نے کہا کہ یہہ کوشک میرے آقا سلطان غیاث الدین
بلبن کا بنوایا ہوا ہے کہ اوسنے بادشاہ ہونے سے پہلے بنایا تہا مجہے لازم ہے کہ جو ادب
اوسکا اوس زمانہ مین کرتا تہا اب بہی کرون اس تمہید سے معلوم ہوا کہ یہہ
کوشک سنہ ۶۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۵ عیسوی سے دس پانچ برس پہلے کا بنا ہوا ہے
تاریخ فرشتہ مگر بادشاہ ہونے کے بعد بہی بہر بادشاہ اکثر اسی کوشک مین رہتا تہا اور اوس زمانہ مین
اوسکو

اوسکو شکار کا شوق ہوا ہی پہر رات رہی سی اسی کوشک مین سی سوار ہوتا تہا

اور سلطان علاء الدین خلجی کوشک سبزی بنانی سی پہلی اسی کوشک مین رہتا تہا تاریخ فرو ز شاہی ضیا برنی

اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ اسی کوشک مین تخت پر بیٹہا تہا اس کوشک تاریخ فرشتہ

کی عمارت کی تفصیل کسی کتاب مین نظر نہین پڑی کہ کس قطع کی عمارت تہی

لیکن اب ہمین کچہ شک نہین ہا کہ سلطان جی کی درگاہ کی پاس لال محل کرکر

جو عمارت مشہور رہی ہے اسی کوشک مین کا ایک ٹکڑا ہی یہہ محل بہت جو

نرا سنگ سرخ کا بنا ہوا ہی ستون لگا کر دو منزلہ عمارتین بنائی ہین لیکن

اب بہت خراب ہی اور دن دن اور خراب ہوتا جاتا ہی اس محل مین

چند قبرین بہی بن گئی ہین اس سبب سی بڑا شبہہ پڑا تہا کہ شاید یہہ عمارت

کوشک لال نہو مگر اب یہہ شبہہ نہین ہا اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب یہان

قبرستان بننا شروع ہوا تو رفتہ رفتہ لوگون نی اس محل مین بہی کہ ویران

پڑا تہا قبرین بنا دین

نمبر ۶ قلعہ مرزغن

بعد اسکی جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اوسنی سنہ ہجری مطابق ۶۶۶ ائین اکبری خلاصۃ التواریخ

سنہ ۱۲۶۷ عیسوی مین اوسی کوشک لال کی پاس ایک قلعہ بنایا اور اوسکا مرزغن نام

رکہا کہ اب غیاث پور کرکر مشہور ہی اور سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کا

وہین مزار ہی لکہا ہی کہ سلطان غیاث الدین بلبن کی عہد مین یہہ دستور تہا کہ جو مجرم

اس قلعہ مین جا چہسا تہا تو وہان سی تکرتی تہی لیکن اسکا سبب معلوم نہوا کہ اس قلعہ کا یہہ نام کیون کہا اسواسطہ کہ مرغزن اور مرغزن کی معنی دو فرسخ مین ہین مگر اس مقام کی مناسب نہین کچہہ عجب نہین کہ بادشاہ نی یہہ نام رکہا ہو ایک مدت بعد کسی سبب سی لوگون نی اس نام سی مشہور کردیا ہو اور اصلی نام اسکا غیاث پور ہی ہو جیسی اب مشہور ہی

اطلال ضرورت تحفۂ بہار

نمبر ۷ کیلوکہری یا قصر معزی

اس قلعہ کو سلطان معز الدین کیقباد نی ۶۸۶ ہجری مطابق ۱۲۸۶ع مین بنایا تہا اور کیلوکہری کا نو نگا نام تہا چنانچہ اب بہی ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین مین ہی لا قلعہ کا کچہہ نشان نہین رہا سلطان جلال الدین فیروز خلجی بہی اسی قلعہ مین رہتا تہا اور ان ہی عمارتون کو بنایا تہا تاریخ کی کتابون مین اس قلعہ کا قصر معزی بہی نام لکہا ہی اور حضرت امیر خسرو نی اسی قلعہ کی تعریف قران السعدین مین لکہی ہی شعر قصر نگویم کہ بہشتی فراخ * رفتہ طوبی دراو شاخ

آئین اکبری و خلاصۃ التواریخ و تاریخ فرشتہ

تاریخ فرشتہ

نمبر ۸ کوشک لال یا نیا شہر

یہہ کوشک لال ہی سلطان جلال الدین فیروز خلجی کا بنایا ہوا اور حال اسکا یون ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی بادشاہ ہوا اور ۶۸۸ ہجری مطابق ۱۲۸۹ع عیسوی مین تخت پر بیٹہا شہر کی رئیسون کی طرف سی مطمئن نہ تہا اسواسطے کیلوکہری مین رہنا اختیار کیا اور جو اوسکی ناتمام عمارتین تہین اونکو پورا کیا اور خود

تاریخ فرشتہ

اور خود دریا کی کنارہ پر ایک باغ اور ایک حمام کچھ اور تہوڑی اور ایک مسجد
اور بازار بنا کر شہر آباد کیا اور نیا شہر اوسکا نام رکھا اور جب دلی ویران ہونے
لگی تو یہہ شہر نئی دلی کی نام سی مشہور ہو گیا اوسی شہر مین یہہ کوشک لال ہی تہا خلاصۃ التواریخ
چنانچہ امیر خسرو نی اس کوشک کی ہی تعریف کی ہی اور یہہ مصرع اوسی مثنوی
کی ہی شعر شہا در شہر نو کردی حصاری ✣ کہ رفت از کنگرہا تا قمر سنگ ✣

کوشک سبز

اسی کوشک کی پاس اسی بادشاہ نی ایک اور محل بنایا تہا جسکو کوشک سبز
کہتی ہی جب اس بادشاہ کو ملک علاؤالدین عرف سلطان علاؤالدین خلجی نے
کڑہ مانکپور کیطرف دغا سی بلا کر گنگا کی کنارہ پر کشتی مین سی اوترتی وقت
مار ڈالا تو اوسکا بیٹا شاہزادہ قدر خان عرف رکن الدین ابراہیم شاہ اسی
کوشک مین تخت پر بیٹہا ان دونو کوشکون کا نشان اب نہین پایا جاتا تاریخ فرشتہ
بالکل ٹوٹ کر برابر ہو گئی ہین

نمبر ۹ دہلی علائی یا قلعہ علائی یا کوشک سیری

یہہ قلعہ سلطان علاؤالدین خلجی کا بنایا ہوا ہی اسکا حال یون ہی کہ سنہ ہجری تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی
مطابق سنہ عیسوی مین اس بادشاہ نی قلعہ چتوڑ پر چڑہائی کی اور بہت سی فوج
جانب تلنگانہ قلعہ ورنکل پر بہیجی طرغی نویان یعنی مغلون نی دلی کو خالی آئین اکبری
سمجہہ کر ایک لاکہہ بیس ہزار سوار سی دلی کو آن گہیرا تہا آخر کو بہت لڑائیون کی بعد

بادشاہ کی فتح ہونی ویسکے بعد بادشاہ نے اس قلعہ کو بنایا اور پہلی بمقام تاریخ فیروزشاہی ضیا برنی و تاریخ فرشتہ
سیری ایک گانو تہا اس سبب سے اسکو قلعہ سیری بہی کہتی ہیں و شیر شاہ
کی وقت مین یہہ قلعہ کو سک شیری کرکر مشہور تہا اس قلعہ کو بادشاہ نے خلاصۃ التواریخ
مدور بنایا تہا اور اوسکی دیوارین چونے اور پتہر اور اینٹ سے نہایت مضبوطی سے تورک تیموری
بنائی تہین اور اس قلعہ کی سات دروازہ نکالی تہی ہنوز یہہ قلعہ بن چکا تہا تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی
کہ دوبارہ مغلون سے لڑائی ہوئی اور آٹہہ ہزار مغلو کا سر کاٹ کر اس قلعہ کے
دیوارین پتہرون کی جگہہ چن دیا تہا اگرچہ یہہ قلعہ بالکل منہدم ہوگیا ہے
مگر قطب صاحب کو جاتی ہوئی بائین ہاتہہ کو کچہہ کچہہ نشان پایا جاتا ہی سنہ ہجری تاریخ شیخ عبدالحق و مرات آفتاب نما
مطابق ۱۵۴۸ع کی شیر شاہ نے اس شہر کو ویران کرکر نیا شہر قدیم شہر کی پاس
یعنی اندرپت کی پاس دریا کی کنارہ آباد کیا اور اب اس جگہہ ایک گانو بنام شاہ آباد
آباد ہے

قصر ہزار ستون

اسی سال مین اسی قلعہ کی اندر بادشاہ نے ایک محل بنایا تہا اور اوسمین ہزار ستون تاریخ فرشتہ
لگائی تہی اس سبب سے اسکو قصر ہزار ستون کہتی تہی جس زمانہ مین بادشاہ
اور کنک وغیرہ مغلون سی لڑائی ہوئی ہی تو بہت سی مغل بندی ہوکر دلی مین
آئی اور بادشاہ نے اسی قصر کی روبرو ہاتہون کی پاؤن تلی اونکو روندوا
اور اونکی سر کاٹ کر قلعہ کی دروازہ کے آگی بہت بڑا ڈہیر لگا یا کہ صد سال تک

اوسکا نشان باقی تہا اور جب راجہ بلال دیو والی کرناٹک پر فتح ہوئی و ملک نایب
اور خواجہ حاجی ۷۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ع کی وہان کی فتوحات لیکر آئی تو
تین سو بارہ ہاتی و بیس ہزار گہوڑی اور چہیانوین من سونا اور روپی اور موتی
اور جواہرات کی صدہا صندوق اسی قصر مین بادشاہ کی پیش کش کئی گئے
تہی اور جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک نی ناصر الدین — تاریخ فرشتہ
خسرو شاہ پر فتح پائی تو اسی قصر مین آیا اور تعزیت سلطان قطب الدین
اور اوسکے بہائیونکی کی

نمبر ۱ تغلق آباد

جبکہ نوبت سلطنت کی سلطان غیاث الدین تغلقشاہ تک پہونچی اوسنے — آئین اکبری و تاریخ فرشتہ
۷۲۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۱ع کی قلعہ اور شہر تغلق آباد بنانا شروع کیا اور طرح
طرحکی عمارتون سی مرتب کیا جس زمانہ مین کہ خبر فتح ہونی ملک تلنگ اور قلعہ
ورنگل المعروف بسلطان پور بادشاہ کو پہونچی ہی یعنی ۷۲۳ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۳ع
مین تو یہہ قلعہ اور شہر بالکل تیار ہو چکا تہا اور اس خبر کی خوشی مین دلی اور — تاریخ فرشتہ
قلعہ اور شہر تغلق آباد مین بہت دہوم سی روشنی ہوئی تہی یہہ قلعہ پہاڑ پر
واقع ہی اور نہایت مستحکم اور بہت نفیس بنا تہا عمارت اسکی بالکل چونہ
اور سنگ خارا سی بنائی تہی لیکن اب بالکل خراب اور ویران ہے اکثر جگہہ سے
فصیل قلعہ کی توٹی ہوئی قایم ہی مگر اندر کی مکانات بالکل توٹ گئی ہین

کہ نام و نشان تک نہین رہا بجز گڑہون اور پتہرونکی ڈہیر کی اور کچہہ نہین معلوم ہوتا
قلعہ کی بیچون بیچ مین ایک بہت بلند مکان خاص بادشاہ کی سیر کا تہا اوسکو
جہان نما کہتی تہی یہہ قلعہ اور شہر اسطرح پر ملا کر بنایا ہی کہ سارا شہر اور قلعہ ایک
قلعہ معلوم ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہی کہ اتنا بڑا قلعہ اور کوئی نہوگا مشہور ہے
کہ اس قلعہ اور شہر کی چہپن کوٹ اور باون دروازہ ہین اور کچہہ عجب نہین
کہ ایسا ہی ہو مگر بسبب شکستہ ہوجانے مکانات اور دیوار کے وہ شمار نہین ہو سکتے
یہہ قلعہ شہر شاہجہان آباد سے جانب جنوب چہہ کوس کے فاصلہ پر راجہ نہار سنگہ
بلبہ گڈہ والی کی عملداری مین واقع ہے

نمبر ۱۱ عادل آباد یا محمد آباد یا عمارت ہزار استون

جبکہ سلطان محمد تغلقشاہ عرف فخر الدین جونا غیاث الدین تغلقشاہ کا بیٹا بادشاہ ہوا
اوسنی سنہ ۷۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۷ عیسوی مین یہہ قلعہ تغلق آباد کی پاس بنایا اور محمد آباد آئین اکبری
یا عادل آباد اوسکا نام رکہا اور ہزار استون سنگ مرمر کے اسمین لگائے
اس سبب سے عمارت ہزار استون بہی کہتی تہی اور جو کہ اس بادشاہ نی اپنا لقب
سلطان محمد عادل تغلقشاہ رکہا تہا اس سبب سے محمد آباد اور عادل آباد بہی
کہتی تہی یہہ قلعہ بہی ایک چہوٹی سی بلند پہاڑی پر واقع ہی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ مکان صرف بطور سیرگاہ کی بنایا تہا کیونکہ قلعہ تغلق آباد کی جانب جنوب
پہاڑونکی بیچمین ایک میدان ہی کہ اوسمین ہمیشہ پانی رہتا تہا اس بادشاہ نی

بہ ملی

پانی کی سیر کو جانب جنوب چھوٹی سی پہاڑی پر کہ عین اوس پانی کی کنارے واقع تھی یہہ قلعہ بنایا اور شہر تغلق آباد کی دروازہ سے اس قلعے کے دروازہ تک ایک پل بنایا اور جانب غرب اوس میدان کی مقبرہ تغلق شاہ بنایا ہی اور اوسکی دروازہ اور قلعہ کی دروازہ مین بہی پل بنا دیا ہی اور آگی قلعہ کی دیوار شمالی پر مشرف بہ آب عمارت ہزار ستون بنائی تھی اور سنگ مرمر کی ستون لگائی تھی اگرچہ اس قلعہ کی سب عمارت بالکل ٹوٹ گئی ہی اور اوس عمارت ہزار ستونکا بہی نام و نشان نہین ہا الا مین جو اس قلعہ کو دیکہا تو بنظر قطع اور وضع تعمیر مکانات کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عمارت ہزار ستون کی مشرف بآب اس قطعکی بنی ہوئی تہی جس قطع پر کہ بارہ دری بنا نیکا دستور ہے مین کچھہ شک نہین معلوم ہوتا کہ وہ عمارت دو منزلی تہی بلکہ اگر سہ منزلی ہو تو بہی کچھہ عجب نہین اوس زمانہ کی مورخون نی اس قلعہ کی تعمیر کی تاریخ فادخلوہا لکہی تہی بعضون کو یہہ شبہہ پڑا ہے کہ یہہ وہی محل ہی جسکی گرنے سے سبب سلطان غیاث الدین تغلقشاہ مرا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی وہ محل تو چھوٹا تین دنکی عرصہ مین اس بادشاہ نی ۷۲۵ ہجری مطابق ۱۳۲۴ عیسوی مین موضع افغانپور کے قرب اپنی زمانہ ولیعہدی مین بنایا تہا کہ وہ کہانا کہانے کی وقت بسبب بودا پن کی یا بجلی کی صدمہ سے سلطان غیاث الدین تغلقشاہ پر گر پڑا تہا اور یہہ قلعہ وہ ہے جو اس بادشاہ نی اپنی تخت پر بیٹہنی کی بعد بنایا تہا

تاریخ فیروزشاہی ضیاء برنی

نمبر ۱۲ جہان پناہ

جبکہ ۷۲۵ ہجری مطابق ۱۳۲۵ع کی سلطان محمد تغلقشاہ عادل آباد کی بنانی سی فارغ ہوا تو اوسنی قلعہ علائی سی قلعہ رای تہورا تک جو سلطان جلال الدین فیروز خلجی کیوقت سی پرانی دلی کی نام سی مشہور تہا دو دیوارین شہر پناہ کی طور پر کہچدین تہین ایک سرا اون دیوارونکا اسی قلعہ علائی یا کوشک سیری سی ملا دیا تہا اور دوسرا سرا قلعہ رای تہورا سی اور اونکا نام جہان پناہ رکہا تہا اور یہہ تینون قلعہ یعنی قلعہ رای تہورا یا دہلی کہنہ اور قلعہ علائی یا کوشک سیری اور جہان پناہ ملکر ایک قلعہ ہوگیا تہا اور تینون قلعون کے تیس دروازہ تہے تیرہ تو جہان پناہ کی سات تو جنوب کیطرف مایل بشرق اور چہہ جانب شمال مایل بغرب اور قلعہ علائی یا کوشک سیری کی سات دروازہ تہی چار تو باہر کیطرف کہلتی تہی اور تین جہان پناہ کی شہر کی اندر کہلتی تہی اور قلعہ رای تہورا یا دہلی کہنہ کی دس دروازہ تہی کچہہ تو باہر کیطرف کہلتی تہی اور کچہہ جہان پناہ کی شہر کی اندر کہلتی تہی اور یہہ بہت بڑا شہر آباد ہوگیا تہا ۹۴۸ ہجری مطابق ۱۵۴۱ع کی شیرشاہ کیوقت مین ویران ہوا

تاریخ فرشتہ

تزک تیموری

فتوحات فیروز شاہی

تزک تیموری

کوشک بجی منڈل یا بدیع منزل

اخبار الاخیار

یہہ عمارت درحقیقت ایک برج ہی قلعہ جہان پناہ کا مگر اس برج کو محمد عادل تغلقشاہ نی بہت نفیس و لطیف بنایا تہا برج کی اوپر چار دروازونکا کمرہ و اسکی

دیوار

دیواروں میں اوپر ہی جا بجا کار ستہ ہی او سکے اوپر انکی زمانہ مین سنگین بہت خوشنما
بارہ دری تہی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہی اس برج پر بیٹہہ کر عرض لشکر لی
جاتی ہی سلطان سکندر لودہی کیوقت مین شیخ حسن طاہر اسی برج مین آ کر رہتے تہی
اس برج کی پاس جو قبرستان ہی وہ اونکا اور اونکی اولاد کا ہی سنہ ۹۰۹ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۰۲ع کی انکا انتقال ہوا تہا اور شیخ ضیاء الدین خلیفہ شیخ شہاب الدین
سہروردی برج کا بہی اسکی پاس مزار ہے

نمبر ۱۳ کوشک فیروز شاہ یا کوٹلہ فیروز شاہ

جبکہ نوبت سلطنت کی فیروز شاہ تک پہونچی اوسنے سنہ ۷۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۴ع تاریخ فرشتہ
کی دریا کی کنارہ سرحد موضع کا دین مین اس کوشک کو بنایا اور اوسکی تاریخ فیروز شاہی مسمی بعجائب
متصل شہر بسایا اور اس کوشک مین تین نقبین بنائی تہین کہ اپنی محل کی عورتون آئین اکبری
سمیت سواریون پر اومین چلی جاتی تہی ایک نقب دریا کی طرف تہی پانچ جریب
لنبی اور ایک جہان نما کی طرف تہی دو کوس لنبی اور ایک پرانی دلی کی طرف تہی
پانچ کوس لنبی اور واضح ہو کہ پرانی دلی سی قلعہ اور شہر رای پتہورا مراد ہے
کیونکہ تیسری نقب اسی جانب کو ہی اور بڑہی بڈہی آدمی بیان کرتی ہین کہ یہ
نقب بیچ منزل اور حوض خاص تک جاتی تہی راجہ اشوکا کی لاٹہ جسکا حال
تیسری باب مین ہی اوسکا موضع نوہرہ پرگنہ سالورہ ضلع خضر آباد سی لا کر
فیروز شاہ نی اسی کوشک مین کہڑی کری ہی

شہر فیروز آباد

اسی بادشاہ نی اسی سن مین پرانی دلی کی پاس تہوڑی فاصلہ پر اس قصر سی ملا ہوا
ایک شہر آباد کرنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ یہہ شہر بہت بڑا اور نہایت آباد ہو گیا
تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف
اس شہر کا پانچ کوس طول لانبی تہا اب جو یہہ شہر شاہجہان آباد ہی اسمین سی بہی
ترکمان دروازہ کا سارا تہانہ اور بلبلی خانہ کا سارا محلہ جہان سلطان رضیہ کی
قبر ہی اور بہوجلا پہاڑیکا تہانہ یہہ سب فیروز آباد کی شہر مین داخل تہی اور یہی کالی مسجد
جو اب شہر شاہجہان آباد کی چار دیواری کی اندر واقع ہی اوسی شہر مین کی
ایک مسجد ہی غرضکہ اس شہر مین قصبہ اندپتہ اور سرای ملک یاران اور
سرای شیخ ابوبکر طوسی اور زمین موضع کادین اور زمین کیتہواڑہ اور زمین
لڑادت اور زمین اندہاولی اور زمین سرای ملکہ اور زمین مقبرہ سلطان رضیہ
یعنی محلہ بلبلی خانہ اور زمین بہاڑی یعنی بہوجلا پہاڑی اور زمین نزولہ اور زمین
سلطانپور وغیرہ اٹہارہ کانونکی شہر کی آبادی مین آگئی تہی اور ہر طرح کی چیز اور
ظفرنامہ تیموری شیخ علی یزدی
ہر محلہ مین جانیکو کرایہ کی سواری یہان ملتی تہی اتنا بڑا یہہ شہر تہا کہ جب تیمور
یہان آیا تو اوسنی شہر کی دروازی کی باہر خیمہ کہڑی کئی تو وہان سی
حوض خاص جہان فیروز شاہ کی قبر ہی قریب تہا راجہ مانسنگہ نی گنولسر کی قلعہ
کی نیچی ایک محل بنایا تہا اور بادل گڑہ اوسکا نام رکہا تہا اوس جگہہ کانسی کا
ایک تپل بنا ہوا تہا کہ مدت سی ہندو اوسکو پوجتی تہی سلطان ابراہیم لودی نی
اوسکو

اوسکو فتح کیا تو اوس پل کو وہان سی لاکر اِس شہر کی بغدادی دروازہ پر لگایا تہا اور اکبر کی وقت تک وہ پل موجود تہا — تاریخ فرشتہ

نمبر ۱۴ کوشک جہان نما یا کوشک شکار

اسی بادشاہ نی اپنی عمارتون کی سات شہر فیروزآباد سی تین کوس کی فاصلہ پر ایک اور محل بنایا تہا اور اوسکا نام جہان نما رکہا تہا اور اوسکی پاس پہاڑ پر پانی روکنی کو ایک بند پختہ بنایا تہا کہ اوسکی دیوارین کہنڈر ابتک اب بہی موجود ہین عمارت درحقیقت شکارگاہ ہی اور کوشک فیروزشاہ سی اس عمارت تک ایک نقب بنائی تہی دو کوس کی لنبی کہ اومین سواری محل کی عورتون سمیت چلاجاتا تہا رفتہ رفتہ اس کوشک کی پاس بہی اکثر امرا نی مکانات بنائی تہی اور یہان بہی ایک بہت بڑی آبادی ہوگئی تہی اور یہ شہر سا بسا ہوا تہا جب تیمور اول اول دلی کی جانب سی آیا تہا یعنی سنہ ۸۰۱ ہجری مطابق ۱۳۹۸ع تو اسی کوشک کی مقابل لشکر اوترا تہا راجہ اشوکا کی دوسری لاٹ جسکا ذکر تیسری باب مین آویگا نواح میرٹہ مین سی لاکر فیروزشاہ نی اسی کوشک مین کہڑی کی تہی اگرچہ یہہ کوشک بالکل ٹوٹ گیا ہی مگر ایک مکان کا نمونہ باقی ہی — آئین اکبری و تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف۔ — توزک تیموری

نمبر ۱۵ خضر آباد

دلی سی امیر تیمور کی جانی کی بعد جب خضر خان رایات اعلی بادشاہ ہوا

اوسنی سنہ ۸۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۸ع دریا کی کنارہ ایک شہر بسایا اور مکانات بنائی
مگر اب اس قلعہ کا پتا نہین معلوم ہوتا کچھہ عجب نہین کہ موضع خضرآباد جو
اس زمانہ مین مشہور ہی وہی شہر خضراباد آباد ہو مگر یہہ بات مشہور ہی کسی
تاریخ کی کتاب سی اسکا پتا نہین ملا

نمبر ۱۶ مبارک آباد

[illegible] سلطان مبارک شاہ خضر خان رایات اعلیٰ کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسنی سنہ ۸۳۷ ہجری (تاریخ فرشتہ)
مطابق سنہ ۱۴۳۳ع کی ایک قلعہ اور شہر بنانا شروع کیا اور مبارک آباد اوسکا نام کیا
اور اس قلعہ کی عمارت دیکھنی کو خود بادشاہ جایا کرتا تھا ہنوز عمارت تمام
ہونی نہین پائی تھی کہ امرائی مخالفت کر کی اسی قلعہ مین بادشاہ کو مار ڈالا
اور محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا عوام الناس اس قلعہ کو وہان جانتی ہین جہان اس
بادشاہ کا مقبرہ صفدر جنگ کی مقبرہ کی سامنی ہی چنانچہ وہ گانو بھی مبارک پور
کوٹلہ کر کر مشہور ہے لیکن ہماری رای مین تاریخ کی کتابون پر غور کرنی سی معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ افواہ غلط ہی کیونکہ اوس بادشاہ نی یہہ شہر اور قلعہ دریا کی کنارہ پر
بسایا تھا اور اوس زمانہ مین دریا مبارک پور کوٹلہ کی نیچی ہرگز نہین بہتا تھا
کیونکہ اوس سی پہلی کی اوسکی پاس عمارتین موجود ہین بلکہ ہماری نزدیک یہہ شہر
اور قلعہ دریا کی کنارہ پر اوس مقام پر ہو جہان کہ اب موضع مبارک پور ریتی
موجود ہی تو کچھہ عجب نہین بلکہ یہی بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے

نمبر ۱۷ دہلی شیرشاہ

جبکہ شیرشاہ دہلی کا بادشاہ ہوا اوسکو بھی نیا شہر آباد کرنی کی ہوس ہوئی اور اوسنی دہلی علائی اور کوشک سیری کو ویران کر کر اندرپت کی پاس دریا کی کنارہ پر ۹۴۸ سنہ ہجری مطابق ۱۵۴۱ سنہ عیسوی مین ایک شہر آباد کیا کہ وہ شیرشاہ کی دلی مشہور تھی یہ شہر متصل کوٹلہ فیروزشاہ آباد ہوا تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمایون بادشاہ نے جو شہر آباد کرنا شروع کیا تھا وہ بسبب تنزلکی جو اوسکی سلطنت مین واقع ہوئی تھی آباد ہونی سی رہ گیا تھا اوسی شہر کو شیرشاہ نی از سر نو آباد کیا ہو کیونکہ اوس مسجد کے دیکھنی سی ثابت ہوتا ہے کہ اوس جگہہ کوئی اور ایسی جگہہ نہین ہی کہ ہمایون کے شہر کی سوا اور کوئی شہر آباد ہوا ہو

تاریخ شیخ عبدالحق و مرات آفتاب نما

کابلی دروازہ دہلی شیرشاہ

اگرچہ اس شہر کا اب کچھہ نشان نہین رہا مگر شہر شاہجہان آباد کی دلی دروازہ کے باہر جیلخانہ سرکاری کی متصل ایک بہت خوبصورت دروازہ قایم ہی یہ دروازہ شیرشاہ کی دلی کا ہی اور اس دروازہ سی کابل کو راہ جاتی تھی اسواسطی کابلی دروازہ کہتی ہین یہہ دروازہ چونہ اور پتھر سی بہت خوبصورت بنا ہوا ہی اور دروازہ پر حجرہ اور نشیمن بہت خوبصورتی سی بنائی ہین اور کنگرہ اس دروازہ کی ساری سنگ سرخ کی ہین اس سبب سے عوام مین لال دروازہ کی نام سی مشہور ہے

نمبر ۱۸ سلیم گڈہ یا نورگڈہ

مرآت آفتاب نما — اس قلعہ کو اسلام شاہ بن شیر شاہ نے سنہ ۹۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۶ع سے پانچ برس کی مدت مین چار لاکھہ روپیہ خرچ کر کر بنایا لیکن صرف چار دیواری بننے پائی تھی کہ اسلام شاہ مرگیا اور قلعہ یون ہی رہ گیا جلال الدین اکبر بادشاہ کے

توزک جہانگیری — عہد مین مرتضی خان اکبری نے اسمین کچھہ مکانات بنائی تھی یہہ قلعہ اب تک قلعہ شاہجہان کی شمال مشرق کو دریا کی کنارہ پر موجود ہے اور جبکہ نورالدین جہانگیر بادشاہ نے اس قلعہ کی دروازہ کی آگی پل بندھوایا تب سے نورگڈہ کی نام سے مشہور ہوا

نمبر ۱۹ قلعہ شاہجہان

شاہجہان نامہ و مرآت آفتاب نما — زہی قلعہ کاندر بہارمین وی   نہ اردی بہشت ست نی کل بہار

شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ نے ایک مدت تک اکبرآباد کو دارالخلافہ رکہا تہا سنہ ۱۲ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۴۸ ہجری موافق سنہ ۱۱ ملکشاہی اور سنہ ۱۶۳۸ عیسوی کی دلی مین قلعہ بنانیکا حکم دیا اور اوسی سال بارہوین ذی الحجہ کو دریا کی کنارہ سلیم گڈہ کی پاس قلعہ بنانا شروع ہوا اوستاد حامد اور اوستاد احمد معمار جو اپنی فن مین یکتا تہی اس قلعہ کو بنوائی تہی مگر اس کامل دلیل سے کہ دیوان عام مین سنگین تخت کی پیچہی ایک مرقع تصاویر کا ہے کا جو تفصیل اوسکی تصویرے آرفیوس کی گانی کا کہیچا تہا پتہر کی پچیکاری بنا ہوا ہے جسکا حال اوسکی مقام پر بیان ہوگا یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی یوروپین بہی ملک کا بہی اس قلعہ کی بنائی مین شریک تہا پہلی پہل عزت خان کو اس قلعہ کا اہتمام ملا اور پانچ مہینہ دو دن اوسکی اہتمام سے قلعہ کی بنیادین کہدین اور

کچھ مصالحہ جمع ہوا اور کہین کہین سے بنیاد اونچی ہی ہوآئی اتنی مین عزت خان ٹہٹہ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اور قلعہ کا اہتمام اللہ وردی خان کو سپرد ہوا دو برس ایک مہینہ گیارہ دنمین اوسکے اہتمام سے قلعہ کی چارون طرف کے دیوار بارہ بارہ گز اونچی ہوگئی پہر اسکا اہتمام مکرمت خان کی سپرد ہوا اور بیسوین سال جلوس مین اوسکے اہتمام سے بنکر کل مدت تعمیر قریب نو برس کی ہوئی چوبیسوین ربیع الاول ۲۱ سنہ جلوس سے مطابق ۱۰۵۸ سنہ ہجری واقع ہوا بادشاہ نی اس قلعہ مین پہلا جلوس کیا سر سے پاؤن تک یہہ قلعہ سنگ سرخ کا بنا ہوا ہی اور ہر ایک مقام پر کنگوری اور مرغولین بہت خوبصورتی سے بنائین ہین اس قلعہ کو ہشت پہل بنایا ہی طول اسکا ہزار گز اور عرض چہہ سو گز کا ہی سب کل زمین چہہ لاکہہ گز ہوئی اس حساب سے یہہ قلعہ اکبرآباد کی قلعہ سے دوگنا ہی فصیل اس قلعہ کی پچیس گز اونچی ہی اور گیارہ گز گہری بنیاد ہی دیوار کا آثار بنیاد سے پندرہ گز اور اوپر سے دس گز کا ہی اس قلعہ کی جانب شرق جمنا بہتی ہی باقی تینون طرف خندق جسکا محیط تین ہزار چہہ سو گز کا ہی پچیس گز چوڑی اور دس گہری کہود کر پختہ بنا دی ہی کہ نہر کی پانی سے نہرات لبریز بہری رہتی ہی اس قلعہ کی بنی مین پچاس لاکہہ روپیہ خرچ ہوئی اور بعضی کتابون مین لکہا ہی کہ سو لاکہہ روپیہ خرچ ہوئی ہین پچاس لاکہہ قلعہ کی بنی مین اور پچاس لاکہہ قلعہ کی اندر کی مکانون مین

مرات آفتاب نما

دلی دروازہ و لاہوری دروازہ قلعہ

دو دروازہ اس قلعہ کی بہت بڑی ہین ایک جنوبی دروازہ جو دلی دروازہ کی
نام سی مشہور ہی اور دوسرا غربی دروازہ جو لاہوری دروازہ کی نام سی مشہور ہی
یہہ دونو دروازہ بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین اور دروازون پر سہ دران
بہت خوشنائی سی بنائی ہین لاہوری دروازہ پر قلعہ دار صاحب رہتی ہین مشہور ہی
کہ ان دروازون کی آگی کچہہ اوٹ نہتی اور قلعہ مین سی نگاہ دور تک چلی جاتی تہی
اورنگ زیب عالمگیر کی عہد مین ان دونو دروازون کی آگی گہوس بنائی گئی ہین
ان دونو دروازون کی آگی خندق پر تختہ تہا سنہ ۱۲۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۱ع مین
تختہ کی جگہہ پختہ پل بنائی ہین اور دونو پلون پر یہہ کتبہ لگایا ہی

هو الغنی

سنہ ۵ جلوس والا سنہ ۱۲۲۶ ہجری سنہ ۱۸۱۱ عیسوی در عہد شاہ جمجاہ
محمد اکبر بادشاہ غازی صاحب قران ثانی باہتمام ذوالدولہ اربت [illegible] بہادر
دلیر جنگ پل فیض منزل تعمیر یافت

چہتہ لاہوری دروازہ

یہہ چہتہ بہی بہت خوب بنا ہوا ہی لداؤ اس چہتہ کا بہت اونچا ہی اور یہہ چہتہ بہت
لنبا ہی اور اسمین منبت کاری بہت خوب کی ہی اور دونو طرف دو منزلہ مکان
بنی ہوئی ہین اور بیچ مین ایک چوک ہی اور اسکی چہت روشنی کی لئی کہلی
ہوئی ہی یہہ چہتہ بازار مسقف کی نام سی بہی مشہور ہی ان دروازون کی سوا مرآۃ آفتاب نما

اس

اس قلعہ کی دو دروازہ اور چھوٹی چھوٹی اور دو کھڑکیان اور اکیس برج ہین
اونمین سی سات برج مدور اور چودہ مثمن ہین

نقار خانہ یا ہتیا پول

دیوان عام مین جانیکا جو دروازہ ہی وہ نقار خانہ کہلاتا ہے یہ دروازہ بہی بڑا سنگ سرخکا بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اور اوسپر مکانات اور ایک سہ درہ دالان دونو طرف سے کہلا بنا ہوا ہی دالان مین بادشاہی نوبت بجتی ہی اور اسی سبب سے نوبت خانہ مشہور ہے اس دروازہ کی آگی پتہر کی دو ہاتی اونچی بڑی جتنا کہ سچ مچکا ہاتی ہوتا ہی بنا ہی تہی اور اسی سبب سے اسکو ہتیا پول ہی کہتی ہی اورنگ زیب بادشاہ کی عہد مین وہ ہاتی توڑی گئی اس دروازہ کی آگی دو سو گز کا لنبا اور اکسو چالیس گز کا چوڑا چوک ہی اوسمین بہت خوبصورت حوض ہی اور شمال و جنوب کو بہت خوشنما بازار ہی اور اوسکی بیچمین نہر بہی جاری ہی اس دروازہ کی اندر بجز سوای شہزادون کی اور کوئی سواری پر نہین جا سکتا اسی مقام پر سی اوتر لیتی ہین

دیوان عام

یہ مکان ہی بہت نامی ہی اور بہت خوشنما بنا ہوا ہی جب کبہی دربار عام ہوتا تہا تو اوسمین بادشاہ جلوس کرتی تہی اوسمین تین درجہ کی مکان ہین یہ اوسکی تفصیل ہم بیان کرتی ہین

نشیمن ظل الٰہی یا سنگین صحنت

اس مکان کی بیچون بیچ مین شرقی دیوار سی ملا ہوا سنگ مرمر کا تخت ہی چار گز کا
مربع اور اوسپر چار ستون لگا کر بنگلہ کی طور پر اوسکی چہت بنائی ہی اور
آدمی کی قد سی آدہ کرسی دی ہی اوسکی پیچہی ایک طاق ہی سنگ مرمر کا بنا ہوا
سات گز لنبا اور ڈہائی گز کا چوڑا اوسپر ہر قسم کی چرند و پرند کی تصویرین
عجب رنگین پتہرون کی بنی ہوئی ہین اور اوسمین ایک آدمی کی تصویر ہی
دوتارہ بجا کر گا رہا ہی ملک اتلی مین جو فرنگستان مین واقع ہی آرفیوس
کلاونت کی کہانی یون مشہور ہی کہ وہ علم موسیقی مین اپنا نظیر نہین رکہتا تہا
اور ایسا خوش آواز تہا کہ جب گانی بیٹہتا تو چرند اور پرند اوسکی آواز سنکر
مست ہو جاتی تہی اور اوسکی گرد آ بیٹہتی تہی اوسی ملک مین رفیل ایک مصور تہا
کہ تصویر کہینچنی مین اپنا مثل نہین رکہتا تہا اوس مصور نی آرفیوس کی گانی کی جو
کہانی مشہور تہی اوسکی مطابق اپنی خیال سی ایک مرقع کہینچا تہا اور چرند اور
پرند اوسکی گرد گانا سننی کو بیٹہی ہوئی بنائی تہی یہہ مصور ۱۵۲۰ع مین مرا
مگر یہہ مرقع اوسکا بنایا ہوا ملک اتلی اور ولایت فرنگستان مین بہت مروج اور
نہایت مشہور ہی اور ابتک اوسکی نقلین موجود ہین وہی مرقع اس طاق مین
پچیکاری مین کہودا ہی پس یہہ تصویر اوسی آرفیوس کی ہی اور جو کہ اس مرقع کا
سوای فرنگستان کی اور کہین رواج نہین تہا اس سبب سی یقین پڑتا ہی کہ
اس قلعہ کی بنائی مین کوئی نہ کوئی انگریز اتلی کی ملک کا شریک تہا اس محراب کی

نعل

بعضین دروازہ ہی اور اندر سی ہی انہی کا رستہ ہی بادشاہ اس تخت پر دربار عام کی دن اجلاس کرتی تہی اس تخت کی اگی ایک تخت سنگ مرمر کا بچہا ہوا ہے امرا مین سی جس کسیکو عرض کرنا ہوتا تہا اوس تخت پر چڑہ کر بادشاہ سے عرض کرتا تہا یہہ تخت اتنا اونچا ہی کہ اس تخت کی چڑہنی پر ہی آدمی گلا تک پہونچتا ہی

دالان دربار

اس تخت کی اگی تہ گہا دالان دالان ہی سترسٹہ گز کا لنبا اور چوبیس گز کا چوڑا یہہ ایک دالان کی نو نو در ہین ہر ہر دالا مین سنگ سرخ کی ستون لگا ئی ہین اور اونپر بہت خوبصورت محرابین بنا ئی ہین اور اوس پر سفیدی کہوٹ کر سنہری نقاشی کی ہی باہر کی دالا مین بیچ کی در چہوڑ کر سنگ مرمر کا کٹہرا لگا یا ہی اور اوس پر سنہری کلسیان بہت خوشنما لگا ئی تہین اب اون کلسیون مین سی ایک ہی باقی نہین یہہ دالان امرا اور وزرا او رکلا کی حسب مرتبہ کہڑی رہنی کا تہا

گلال باڑے

یہہ دربار کا دالان درحقیقت ایک چبوترہ پر بنا ہوا ہی جسکا ایکسو دس گز کا طول اور ساٹہہ گز کا عرض ہی اوس چبوترہ کی بیچ مین یہہ دالان ہی اور باقی چبوترہ ابو سکی تین طرف باقی ہی اوس چبوترہ کی گرد قد آدم سنگ سرخ کا

ٹھہ لگا ہوا ہی اور اوسپر سنہری کلسیان بہت خوشنمائی سی لگی ہوئی تہین
محراب اون کلسیونکا نام نشان نہین ہا ہیہ بیٹھکہ چوبدار اور نقیب اور احدی
وغیرہ لوگونکی کہڑی رہنی کی تہی یہہ سب مکان بہت خراب ہوگئی تہی اور
گلال باڑی اکثر جگہہ سی اوکہڑ گئی تہی ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ نے
حال نے سنہ ۲۰ جلوسی مطابق سنہ ۱۲۶۳ ہجری موافق سنہ ۱۸۴۷ عیسوی کی اس دیوان عام
مرمت کی اور گلال باڑی کو درست کیا بزرگونکی بات ہی کہ تین بادشاہ کا
دیکھنی والا تو ایک شخص موجود تہا اور وہ بیان کرتا تہا کہ عالمگیر ثانی کی وقت سے
تو کسی بادشاہ نے اس دیوان عام مین جلوس نہین کیا اور غالب ہے کہ محمد شاہ کے
بعد کسی نے نکیا ہو بلکہ محمد شاہ کی جلوس کرنی مین بہی شک ہی اف
دو سو چار گز لمبا اور ایکسو ساٹھ گز چوڑا صحن ہی اور اوسکے چارون طرف
قرینہ اور موقع سی مکانات بنی ہوئی تہین اور شمال کی طرف دیوان خاص مین
جانیکا دروازہ ہے

خاص محل یا چہوٹا رنگ محل

یہہ محل بیگمات خاص کی رہنی کا سہ درہ تہ کہا دالان ہی تیس گز کا لمبا اور اوسکے
پیچہی ایک اور درجہ ہی سولہ گز کا لمبا اور آٹھہ گز کا چوڑا یہہ عمارت چارہ بکت
بالکل سنگ مرمر کی ہی اور اوس سی اوپر بہت پختہ سفیدی کر کر بہت اچہی
کی ہی اس محل مین ایک نہر ہی نری سنگ مرمر کی تین گز چوڑی اور سنگ مرمر

ایک

ایک حوض ہی کہ اس حوض سی نہر ہوکر جادر کیطرح صحن مین گرتی ہی اور صحن مین سرستہ گز مربع کا باغچہ تہا اور اوسکے بیچمین پچیس گز کی قطر کا ہشت پہل حوض تہا، اور اوسمین پچیس فوارے کسی زمانہ مین جہوٹتی تہی

امتیاز محل یا بڑا رنگ محل

یہہ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہین صحن اسکا نہایت وسیع تہا کہ اوسمین نہرین جاری تہین فوارے چہوٹتی تہی باغ لگا ہوا، اب سب برباد ہوگیا اور اس صحن دلکشا مین سڑیل سڑیل مکان بن گئی ہین اگلی زمانہ مین اس محل کی صحن مین ایک حوض تہا پچاس گز سی اڑتالیس گز بین اور پانچ فوارے اوسمین چہوٹتی تہی اور ایک نہر تہی کہ اوسمین پچیس فوارے لگی ہوئی تہی اور باغچہ تہا اکسو سات گز کا لنبا اور اکسو تئیس گز کا چوڑا اور اوسکے گرد سنگ سرخ کا محجر لگا ہوا تہا اور اوسپر دو ہزار سنہری کلسیان لگی ہوئی تہین اور تین طرف اس صحن کی ستر ستر گز کی عرض سی مکان دلکشا اور ایوانہای دلربا بنی ہوئی تہی، اور جانب غرب مین مشرف بدریا اور بائین باغ تہا چہرہ اسکا باہر سی یون ہی کہ کرسی دیکر ایک چبوترہ بنایا ہی اور اوسکے بیچ مین دو تہ خانہ ہین بہت خوب اور اس چبوترہ پر گویا یکدرہ تہرا دالان بنایا ہی ستاون گز کا لنبا اور چہبیس گز کا چوڑا بیچ کی در کی آگی صحن کیطرف ایک حوض ہی سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک نہر کا پایہ دار کہ اوسمین ڈیرہ گز کی اونچائی سی تین گز کی چوڑی چادر پڑتی ہی اور اوسمین

اوبل کر نہر کی روش مین آتی ہی اور وہانسی نہر مین بہتی ہی اور صحن کی حوضین مین
جاکر باغچہ کی ہر ہر روش اور پٹری مین بہتی تہی اور کنارا اسکی تمام سنگ مرمر کی تہی
اور وہ تختہ تختہ محجر بین اور مرغولین بنائی ہین اور وہ منبت کاری کی ہی کہ آدمی
کی عقل دیکہہ کر حیران ہوتی ہی اور اسکی چہت کی چارون کونون پر چار
چوکہنڈیان بنائی ہین کہ اوس سی رفعت وشان اس عمارت کی دوگنی ہوگئی ہے
اس محل کی کونون پر جابجا ہکلہ سنگین نی مری تہی تاکہ گرمیون مین جسکی ٹٹیان
لگا کر حسن خانہ بنایا جاوی جسطرح اسکی روکار مین پانچ در محراب دار بنائی ہین
اسیطرح اسکے اندر بہی محراب دار در ہین کہ ان محرابون کی بنائی سی جو بیچمین
ایک چوکہنڈی سی واقع ہوگئی ہی اوسمین ایک حوض ہی کہ اوسکی خوبی بیان نہین
ہوسکتی اوس حوض کو سنگ مرمر سی اسطرح بنایا ہی کہ ایک کہلا ہوا پہول معلوم ہوتا ہے
اور پہر اوسمین رنگ برنگ کی پتہرونسی ایسی پچیکاری کی ہی اور گل بوٹی بیل
پتی بنائی ہین کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہوسکتا اگرچہ یہہ حوض ساڑہی سات گز مربع ہے
ہی لیکن گہراو اسکا بہت کم ہی یعنیہ ہاتہہ کی ہتیلی کیطرح بنایا ہی اسمین یہہ خوبی ہے
کہ جسوقت پانی بہتا ہی اور لہراتا ہی تمام بیل بوٹی اس حوض کی ہلتی ہوئی دکہائی
دیتی ہین اس حوض مین ایک کاسہ سنگ مرمر کا کمرکی بنا ہوا بہت خوبصورت یعنیہ
ایک پہول معلوم ہوتا ہی لیکن اسپر بہی اوسکی ہر ایک مروڑا اور مرغول پر رنگین
پتہرون سی گل بوٹی اور بیل پتی بنائی ہین کہ پہول مین پتی بیل اور بیل مین پہول ہے

پہول

پھول نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہین اوس پیالہ مین ایک سوراخ ہی اور ایک نہر پوشیدہ
تلی تلی آئی ہی اور اوس پیالہ مین سی اوبلی ہی پیالہ کی لبون پرسی پانی کا گرنا اور
حجاب آب سی گل بوٹون کا لہراتا ہوا دکھائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم
ہوتا ہی نہر بہشت جو موتی محل اور دیوان خاص مین سی ہوتی آئی ہی اس محل کے
بیچون بیچ مین سی گذری ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی چلی گئی ہی اور ایک اور نہر
اس محل مین اس حوض پاس سی جانب شرق و غرب بہتی ہی اور جانب شرق اوس
حوض مین جو صحن کیطرف روکار کی سامنی رکھا ہوا ہی چادر ہو کر گرتی ہی ہر ایک
نہر مین منبت کاری اور پچی ین سازی اور پچیکاری کا وہی حال ہی یہہ محل اجارہ تک
اور اوسکے ستون کہ پایہ نما ہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی ہین
اور اسمین پچی کاری کی ہوئی ہی علاوہ اسکے ہر ایک در و دیوار پر سونا لیا ہوا ہے
اور سونے کی کام سی گل بوٹی بنی ہوئی ہین کہتی ہین کہ اس محل کی چھت نقرئی
چاندی کی بنی ہوئی تہی فرخ سیر کیوقت مین کسی ضرورت کی سبب وہ چھت
اوکھاڑی گئی اور اوسکے بدلی تانبی کی چھت چڑہا دی محمد اکبر شاہ ثانی کیوقت مین
اس تانبی کی چھت کو بھی اوکھاڑ لیا اور اوسکے بدلی کاٹ کی چھت لگائی ہے
کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہو گئی ہے

چھوٹی بیٹھک

یہہ عمارت جانب جنوب امتیاز محل کی واقع ہی درحقیقت مین قرینہ ہی خوابگاہ کا

سو بڑی بیٹھک کر کی مشہور ہے اگرچہ عمارت بہی بہت نفیس و لطیف و نہایت خوب بنی ہے
لیکن میرزا جہانگیر بہادر مرحوم نی اسمین تصرفات جدید کی تہی کہ قطع قدیم شاہجہانی نہین رہی

اسد برج

یہہ جنوبی برج قلعہ کا ہی اور قرینہ ہی برج شمالی کا جو شاہ برج کر کی مشہور ہے یہہ برج
ہرنا ہتہ چیلہ کی ہنگامہ مین بسبب صدمہ گولون کی بالکل ٹوٹ گیا تہا محمد اکبر شاہ ثانی نی
کی عہد مین دوبارہ بنایا اور جیسا تہا ویسا ہی ہو گیا ہی

خوابگاہ یا بڑی بیٹھک

یہہ خوابگاہ امتیاز محل کی جانب شمال کو واقع ہی اور یہہ عمارت بہی بہت نفیس و
لطیف سر سی پانون تک سنگ مرمر کی ہی اور اسمین طرح طرح سی منبت کاری کا کام
اور سونی کی بیل بوٹی بنی ہوئی ہین اسکی بیچمین شہ نشین کی طرح ایک مکان ہی اور اسکی
جنوب و شمال کو دو بڑی بڑی دالانین سنگ مرمر اور رنگین سازی سی بنی ہین
کہ اوس نشیمن کا طول سترہ گز اور عرض چہہ گز کا ہی اور اوسکی دو محرابون پر
کتبہ کہ سعد اللہ خان نی انشا کیا ہی لکہا ہوا ہی اور گرداگرد جارہ کی پاس سونی کی پانی سی
اشعار لکہی ہوئی ہین کہ ہم اون سبکو اسمقام پر نقل کرتی ہین

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منزلہا ست رنگین و نشیمن ہا ست دلنشین قطعہ بہشت برین
چون گویم کہ قدسیان ہمت بلند بتماشایش آرزومند اگر ساکنان اطراف و اکناف
لمان

بسان بیت العتیق بطوافش آیند رواست و اگر نظارگیان انفس و آفاق مثل حجر اسود
به تقبیل آستان رفیع الشانش شتابند سزا است آغاز قلعهٔ والا که از کاخ گردون
برتر است و رشک سد سکندر و این عمارت دلکشا و باغ حیات بخش که در منازل
چون روح در بدن است و شمع در انجمن و نهر اطهر که آب صافیش بناز آئینهٔ جهان نما است
و دانا را از عالم غیب پرده کشا و آبشارها که هر یک گوی سپیدهٔ صبحدم است
بالوحهٔ اسرار از لوح و قسم فواره ها که هر کدامش نسخهٔ نور است

کتبهٔ محراب شمالی

بمصافحهٔ آسمانیان مایل بالای متلالی است بانعام زمینیان نائل و حوض که
همه از آب زندگانی پر بصفا رشک نور و چشمهٔ خورشید و از دهم ذی الحجه سال
جلوس دوازدهم اقدس مطابق هزار و چهل و هشت هجری بعالمیان نوید کامرانی داد
و انجامش بصرف پنجاه لک روپیه صورت پذیرفت بست و چهارم ربیع الاول
سال بست و یکم جلوس همایون موافق سنه هزار و پنجاه و هشت بفر قدوم میمنت لزوم
گیتی خدیو گیهان خداوند بانی این مبانی آسمانی شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی
شاهجهان بادشاه غازی در فیض بر روی جهانیان کشاد

ابیات جو دیوار پر سونی کی پانی سی لکهی هوئی هین

شهنشاه آفاق شاه جهان   باقبال ثانی صاحبقران
در ایوان شاهی بصد احتشام   چو خورشید بر چرخ بادا مدام

اساس است تا ناگزیر این بنا / بود قصر اقبال و عرش بنا
زهی دلنشین قصر برآسته / بهشتی بصد خوبی آراسته
شرافت یکی آیه در شان او / سعادت در آغوش ایوان او
چو + + درین سرای سرور / کند + + + + از جبهه دور
بپایش سر صدق هر کس که سود / چو دریای جوش آبروش فزود
زمانه چو دیوار او بر فراشت / به پیش برخ مظهر آئینه داشت
زبس رو و دیوار زش آراسته / ز نقاشی چین رو نما خواسته
چنان بر سرش دست ابا کرد / که گردون بلندی ازو وام کرد
ز فواره و حوض دریا نشان / باب زمین شسته رو آسمان
چو جای شهنشاه عادل بود / ازان پادشاه منازل بود

اس شہ نشین کی آگی ایک سہدرہ دالان ہی سنگ مرمر کا جسمین کاریگری ہے نفیس و لطیف بیس گز کا لنبا اور چھ گز کا چوڑا اور دہرا اور دہرا اوس الا تہی محرابین ہین اور حجرے ہین کہ غربی حجرہ مین سے دیوان خاص کو رستہ جاتا ہے اور اوسکو خاصی ڈیوڑھی کہتے ہین اس دالان کے بیچمین ایک حوض ہے مستطیل بہت تحفہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کے یعنی اوسمین فوارہ نہین ہے مگر اوسکے تہ طرح طرح کی رنگین اور بیش قیمت پتھرون سے ہزارون طرح کی گل بوٹے اوپر پچی بنائی ہین اور ہر پتھول کی پنکھڑی مین ایک ایک چھید کیا ہی اوسمین سے

پانی اوبلتا تھا اس دالان کی آگی صحن ہی وسیع دلکش سنگ مرمر کا فرش
اوسمین کیا ہوا ہے اور نہر بہشت بہتی ہی اور رنگ محل مین چلی جاتی ہی

برج طلا یا مثمن برج

اسی عمارت کی متصل جانب شرق یہہ برج ہی مثمن سیڑہے پاون تک سنگ مرمر کا
اور بدستور اور مکانات عالی کی اوسمین بہی سونیکا کام اور رنگ آمیزی اور منبت کاری
کی ہوئی ہی اور اسکا برج اور کلس سنہری ہی اور اسی سبب سے اوسکو سنہری
برج بہی کہتی ہین اور بسبب مثمن ہونیکے مثمن برج ہی کہلاتا ہی تین ضلع اسکے
عمارت خوابگاہ کی طرف ہین اور پانچ جانب دریا مشرف ہین اون پانچون
ضلعون مین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اور اوسمین ایک نشیمن بطور
برآمدہ کی جانب دریا بنا ہوا ہے

شاہ محل یا دیوان خاص

خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا چوک ہی اوس چوک کی ضلع شرقی مین
ڈیڑہ گز کا اونچا چبوترہ بنایا ہی اٹہتر گز کا لنبا اور چھیاسٹہ گز کا چوڑا اوسکے بیچون
بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہی جو تیس گز کی لنبی اور چھبیس گز کی چوڑی
سیڑہے پاون تک سنگ مرمر کی اور سرتاسر اسکی بیچ مین چار گز کی عرض سے
نہر بہشت بہتی ہی اس عمارت کی بیچون بیچ جو ستون بنا کر آٹہارہ گز کے
طول اور دس گز کی عرض سے مکان بنایا ہی اور اوسکی بیچون بیچ مین ایک

چبوترہ ہی اوس چبوترہ پر تخت طاؤس کہا جاتا ہی جسپر بادشاہ اجلاس فرماتی ہین
اور اس مکان تکیے کرد پایہ نما ستون لگا کر مکان بنایا ہی در و دیوار و ستون تمام
و مرغول اور محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین جا بجا
عقیق و مرجان اور اور جواہر بیش قیمت سی پچی کاری کی ہی اور بیل بوٹی پھول
پتی بنائی ہین اور جا بجا سی اور چھت پاٹ سونیکا کام کیا ہوا ہے اور سونیکے
پانی سی کو پالیب دیا ہی اندر کی رخ محرابون کے اوپر یہہ شعر لکھا ہی شعر

اگر فردوس بر روی زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

یہہ عمارت جانب شرق سی مشرف بدریا ہی اور اوس طرف کی درومین جالیان
لگا کر آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی سنگترنسی سادہ تہ کر کا
اور اوس صحن کی گرد مکانات اور ابوابہا سنگ سرخ سی بنی ہوئی ہین
جانب غرب اس صحن کی دروازہ ہے کہ دیوان عام سی اوسمین رستہ آتا ہے
اور اس دروازہ کی آگی لال پردہ تنا رہتا ہی اور سب امرا ہر وقت دربار کے
اس لال پردہ کی پاس سے آداب تسلمات بجا لاتی ہین اور جانب شمال
حیات بخش کا اور جانب جنوب دیوڑہی محلات شاہی کی اور اس عمارت کے
بیچ کی در کی سامنی صحن کی طرف ایک کٹہرا ہی سنگ مرمر کا اوسکو
دیوان خاص کہا کرتی ہین اسکی چھت پہلی نری چاندی کی تھی مرہٹہ اوس
نجاٹ کردی مین اولہڑ گئی

تسبیح خانہ

دیوان خاص کی جانب جنوب ایک دالان ہی اور وہ تسبیح خانہ کرکی مشہور ہی
اس دالان کی دیوار پر بیچون بیچ مین سنگ مرمر مین ترازو کی صورت بنی ہی
اور میزان عدل وسیر لکھدیا ہی اسی تسبیح خانہ مین سی خوابگاہ کا رستہ ہی کہ وہ
خاصی ڈیوڑھی کہلاتی ہی

عقب حمام

دیوان خاص کی جانب شمال اسیطرح کا دالان ہی کہ وہ عقب حمام کہلاتا ہی
یہہ دالان گویا جنوبی دالان کا جواب ہی اور اوسیطرح کا بنا ہوا ہی

حمام

یہہ حمام بی مثل و بی عدیل ہی یقین ہی کہ ملکون ملکون مین ایسا حمام نہو پہلا درجہ
اس حمام کا کمرہ بنایا ہی چارہ نک سنگ مرمر کا اور اوسپر منبت کاری
کی ہی اور شرق کیطرف جالیان لگاکر آئینہ بندی کی ہی کہ اوسمین سی
دریا اور جنگل اور سبزہ بہت کیفیت سی دکھائی دیتا ہی دوسرے درجہ مین
جانب شمال ایک شہ نشین ہی سرسے پاؤن تک سنگ مرمر کی اور اوسپر
بہت تحفہ منبت کاری اور پچی کاری کی ہی اوسکے آگی ایک درجہ ہی مربع
نرا سنگ مرمر کا اوسکے فرش سے لی چھت تک عجیب عجیب رنگ کی پھولونکی
پچی کاری کی ہی اور طرح بطرح کی بیل بوٹی پھول پتی بنائی ہین یہہ پچیکاری

ایسی خوش قطعہ ہی کہ بی تامل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت تحفہ ایرانی قالین بچھا ہوا ہے
اسطرح کی پچی کاری ہوئی ہی یقین ہوتا ہی کہ اس قطعہ کی تعمیر مین کوئی نہ کوئی اوستاد
اٹالین شریک تہا کیونکہ پچیکاری کا ایجاد اوسی ملک سی ہی اوس درجے کے
بیچون بیچ مین ایک حوض ہی مربع پرچین کار اوسکے چارون کونون پر چار فوارہ
لگی ہوئی ہین اوسکے گرد ایک نہر ہی کہ نہر کی عرض کی اور بہت کم گہری تہا
نہایت نفیس مشہور ہے کہ جب چاہتی تہی اس نہر اور حوض مین گرم پانی ہوتا تہا
اور جب چاہی ٹہنڈا تیسرا درجہ اس حمام کا اجاڑ تک پر سنگ مرمر کا ہی جا بجا
عجب حوض گرم پانی کی بنی ہوئی ہین اوسکے بیچون بیچ مین سنگ مرمر کا چبوترہ
کہ اوسپر بیٹہہ کر نہاتی تہی جانب شمال ایک شہ نشین بنی ہوئی ہی اور اوسمین
مستطیل حوض ہی جب چاہین اوسمین گرم پانی بہرین اور جب چاہین سرد پانی بہرتن
اس درجہ مین بہت تحفہ پچیکاری اور منبت کاری کی ہوئی ہی شاید کہ یہ حمام
شاہجہان اور عالمگیر کی بعد پہر گرم نہوا ہو مشہور ہی کہ سوا سو من لکڑی سی گرم ہوتا ہے

موتی محل

یہہ ایک محل ہی سنگ سرخ کا اور اوسکو سنگ پتہانی سی سفید کر کی رنگ کا سبزی گیرو کا
اور طلاکاری کی گل بوٹی بنائی تہی اسمین ایک درجہ ہی پندرہ گز کا لنبا اور آٹہہ گز
چوڑا متصل دو شہ نشینون پر اور اوسکے بیچ مین ایک حوض ہی چار گز کا لنبا اور اوسمین
گز کا چوڑا اور ہر ایک شاہ نشین کی پیچھی ایک تنگ درجہ ہی آٹہہ گز کا لنبا اور پانچ گز کا چوڑا

اور

اور ایوان رفیع پانچ پانچ در کی کہ جانب شرق سی مشرف بدریا ہی اور جانب غرب
مشرف بہ باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تیس گز کا اور عرض سات گز کا ہے
اندر کی عمارت مین چار ہات سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور باقی سنگ سرخ کا ہے
اور اوسکو سنگ پتہانی سی سفید کیا ہی اور اسمین حوض اور نہر ہی اور مین نہر کی ایک
چادر دو گز کی عرض سی جانب باغ حیات بخش ایک نوض مین پڑتی ہی کہ وہ حوض
بہی عجایب روزگار سی ہی کہ ایسا بڑا تہر اور ایسا بڑا بی جوڑ حوض کہین نہو کا
حقیقت اسکی یہہ ہے کہ یہہ تہر ایسا بڑا بحیرم مکرانہ کی کان مین سے نکلا جو کہ صفائی اور
شفافی مین بی نظیر تہا اسواسطی موجب حکم بادشاہ کی اوسکا حوض بنایا گیا چار
گز کا مربع اور ڈیڑہ گز کا عمیق پایہ دار بنا کہ تمام حوض معہ پایونکی ایک تہر کا ہے
بعد تیار ہونی حوض کی مکرانہ سی کہ دار الخلافہ سی دوسو کوس دور ہی باحتیاط
اور اسمقام پر لاکر رکہدیا اس ہوتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال مکانات ہے بہی
اور اب بہی موجود ہین مگر اونمین کچہہ نقصان ہی اگیا ہی

نہر بہشت

اس محل مین ہوکر جو نہر سنگ مرمر کی دیوان خاص اور بڑی بیٹہک اور رنگ محل مین
جاتی ہی وہ نہر بہشت کہلاتی ہی اور یہہ وہان سی منشعب ہوکر ہر ایک محل اور
مکان مین بہتی ہے

باغ حیات بخش

صد ہزاران گل شگفتہ درو   سبزہ بیدار و آب خفتہ درو

کسی زمانہ میں یہ باغ بہت خوب اور نہایت تیار تہا مگر اب بالکل ویران اور خراب ہے حضور والا کو اسکی آراستگی پر توجہ نہیں چند مکان اس باغ میں بہت خوب بنے ہیں جنکا حال بیان کیا جاتا ہی ایک درخت پاکہل کا اس باغ میں نایاب ہی اور اوسکا مربہ کئی مرضوں کو مفید ہے،

حوض اور نہر

اس باغ کی بیچ میں ایک حوض ہی ساٹھ ساٹھہ گز کا اور اوسکے بیچ میں پہلے زمانہ میں اونچاس فوارہ چاندی کی لگی ہوئی تہی اور دیزات چہوٹتے تھے اور اوسکے کنارون پر چارون طرف اکیسو بارہ فوارہ چاندی کی تہی کہ وہ بہی نہر کے سبب دیزات چہوٹا کرتی تہی اس حوض کی چارون طرف سنگ سرخ کی نہر چہہ گز عرض سی بہتی تہی اور ہر ہر نہر میں تیس تیس فوارہ چاندی کی ہر وقت چہوٹی رہتی تہے اب اون فوارون کا نام ہی نہین رہا البتہ جس جگہہ فوارہ تہے وہان ایک چہید باقی رہ گیا ہے

شعر
دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تہا   اب جس جگہہ کہ داغ ہی یہان پہلے درد تہا

اسی حوض میں بہادر شاہ بادشاہ حال نی ظفر محل بنایا ہے

بہادون

اس باغ میں جانب جنوب ایک مکان ہی سنگ مرمر کا بہت نفیس و لطیف اسکو بہادون کہتی ہین چہرہ اوسکا یہہ ہے کہ ایک چبوترہ کرسی دیکر بنایا ہے اور اوسپر سولہ ستون

ستون لگاکر ایک ایوان کلشا تعمیر پایا ہی شتمل او پر دو ایوان کے جانب شرق و غرب
اور دو بنگلہ ہین آگی اور پیچہی کہ ان ستون کی سبب یعنی چمن پائین جو کہ ہندسے
بن گئی ہی اور اوسمین ایک حوض سنگ مرمر کا ہی چار گز بند رہ طسو کا مربع اور
ڈیڑہ گز کا گہرا اوس مکان مین نہر بہشت سی نہر آتی ہی اور حوض مین چادر ہو کر
پڑتی ہی اور پہر اوسمین سی نکلکر ایک اور چادر چہوٹتی ہی اور نہر مین پڑتی ہی
یہہ عمارت ہی بہت نادر ہی اور اوسمین پانی کا پہرنا اور چادر کا چہوٹنا ایسا
معلوم ہوتا تہا کہ گویا بہادون کا مینہ برستا ہی اور اسی سبب سے اس مکان کا
بہادون نام رکہا ہی اب اس مکان مین پانی انیکا اور چادرین چہوٹنی کا رستہ بالکل
بند ہوگیا ہی اس مکان کی حوض اور چادرون مین محرابی چہوٹی چہوٹی طاق
بنادی ہین کہ دنکو اونمین گلدانہای رنگین رکہی جاتی تہی اور رات کو شمع کافور
روشن ہوا کرتی تہین اور دو بنگلے اوپر سی پانی کی چادر پڑتی تہی اور اندر ریتے
اون ہولونکی خوشنمائی اور چراغون کی روشنی عجب عالم دکہاتی تہی اسکی بیچ جہت
چارون کونون پر چار برجیان جو گہنڈیکی سنہری بنی ہوئی ہین

ساون

اسی باغمین جانب شمال یہہ عمارت ہی بڑی سنگ مرمر کی نہایت نفیس اور
بہت تحفہ کہ اوسکی لطافت اور نفاست حد بیان سے باہر ہی اور چہرہ اسکا
بعینہ مثل چہرہ بہادون کی ہی بال برابر بہی فرق نہین گویا ایک مکانکو

پہیاؤ اور ایک کو انکا لو ایک ذرہ فرق نہین اور سطح آمین ہی پانی دیتی ہوئی ہے
اور حوض سی بنایی اور سطح گلدان اور چراغان کہنی کو محرابی طاق بنائی ہین
اس سبب سے کہ اس مکان مین پانی کی آمد اور چادر کا پڑنا اور زور و شور سے پانی کا بہنا
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسا ساونکا مینہ سو آتی ہی اس عمارت کا نام ساون رکہا ہے

شاہ برج

یہہ برج بھی عجب عمارت ہی قطر اس برج کا سولہ گز کا ہی اور اسکی عمارت تین
طبقہ پر ہی پہلی طبقہ کو زمین سی بارہ گز گہری دیکر بنایا ہی اور اسکی چہت اندر سے
گول اور اوپر سی مسطح ہی یہہ عمارت تمام سنگین ہی اجارہ تک تو سنگ مرمر سے
بنی ہوئی ہی اور اوسمین احجار رنگین سی پچی کاری کی ہوئی ہی اور اجارہ سے
چہت تک سنگ تہانی سی سفید کر کی سنہری گل بوٹی بیل تیں بنائی ہین یہہ درجہ
مثمن ہی اور اسکا قطر آٹھہ گز کا ہی اور اوسمین چار طاق اور دو نشیمن نیم مثمن مسقف
بدریا بنائی ہین اور اوسکی درو کار سنگ مرمر کی ہی طول اور عرض طاق شمالی
اور شرقی کا چار گز کا ہی اور غربی اور جنوبی طاقونکا طول چار گز کا اور عرض تین گز کا ہے
اور مثمن درجہ کی بیچمین ایک حوض ہی تین گز کی قطر کا نہایت دلربا اور بغایت خوشنما
کہ اوسکی منبت کاری دیکہہ کر عقل حیران ہوجاتی ہی اور صنعت الٰہی یاد آتی ہے
اور غربی طاق مین ایک آبشار ہی اور چہوٹی چہوٹی طاق محراب دار بنائی ہین
کہ اونمین دنکو پہول اور راتکو چراغ رکہا کرتی اوس آبشار کی آگی ایک حوض ہے

سلا

سنگ مرمر کا سارا ہی تین گز کی طول اور ڈہائی گز کی عرض سی اور اس حوض سے
شرقی طاق کی کنارہ تک ایک نہر ہی ڈیڑہ گز کی عرض سی نری سنگ مرمر
بہت تحفہ اور پرچین سارا اور منبت کار اور یہہ دو نو حوض بہی نہایت پرچین سارا
اور منبت کار ہین اور عقیق اور مرجان اور اور پتہر بیش قیمت جڑی ہوئی ہین اس نہر مین سے
ایک نہر نکلکر غربی طاق کی حوض مین گرتی ہی اور اوسی برج کی نہر مین آن کر
اور ثمن حوض مین سی ہوکر شرقی طاق کیطرف بہتی ہی کہ اوسکے نیچی دریا کیطرف
ایک بستارا بنی ہوئی ہی ساری قلعہ مین اسی مقام سی نہر گئی ہی اور ہر جگہہ پانی کی جانیکے
قلبہ اسی برج مین بنی ہوئی ہین اور ہر ہر قلبہ پر نام لکہا ہوا ہی کہ یہہ فلانی حوض کا
قلبہ ہی اور یہہ فلانی نہر کا اور دوسرے درجہ کی عمارت بہی ثمن ہی نہایت
صفائی کی ساتہہ آٹہہ گز کی قطر ہی اور اوسکے آٹہوں ضلعوں پر سراسر ایوان ہے
چوبیس ستونکا اور تیسرے درجہ کی عمارت ایک نشیمن ہی گنبدی آٹہہ ستون پر
اور اوسکا برج سنگ مرمر اور کلس سنہری ہی غرضکہ یہہ عمارت بہی بہت نفیس ہے

مہتاب باغ

یہہ باغ کسی زمانہ مین بہت اچہا ہوگا مگر اب تو مجز اسکے کہ ایک بہت چوڑی نہر
اوسمین جاری ہی اور اسکے غرب کی جانب سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ
حال نی قطب صاحب کے جہرنہ کی نقل بنائی ہی اور کچہہ نہین

شہر شاہجہان اباد

یکے را ندکانی شاد باشد که در شاہجہان آباد باشد

بنیاد یہہ قلعہ بن چکا اور بادشاہ اسمین بہی لگی یعنی سنہ ۱۰۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۴۸ع

جب ہی سی یہ شہر بہی آباد ہونا شروع ہوا چنانچہ میر یحیی کاشی نی یہہ تاریخ کہی

شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد

مرآت آفتاب نما

سنہ ۲۲ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۶۰ ہجری موافق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی شاہجہان کی حکم موجب مٹی اور پتہر سی چار مہینہ کی عرصہ مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر شہر کی فصیل تیار ہوئی مگر دوسرے برس برسات مین اکثر جگہہ سی گر پڑی اسواسطے شاہجہان نی چونہ اور پتہر سے ازسرنو بنی کا حکم دیا اور سات برس کے عرصہ مین یعنی سنہ ۱۰۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۸ع مین چار لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر یہہ فصیل تیار ہوئی طول اسکا چہہ ہزار چہہ سو چونسٹہہ گز کا ہی اور چار گز کی چوڑی اور نو گز کی اونچی ہی اور اسمین ستائیس برج دس دس گز کی قطر سی ہین سنہ ۱۸۰۳ع مطابق سنہ ۱۲۱۸ ہجری کی جب سرکار انگریزی کے عملدرآمد ہوئی تو یہہ فصیل اکثر جگہہ سی ٹوٹ رہی تہی سرکار کی حکم سی اسکی مرمت ہوئی اور خندق اور دیوار بہت آراستگی سی درست کی گئی اجمیری دروازہ کی باہر غازی الدین فیروز جنگ پدر نظام الملک آصف جاہ کا مقبرہ تہا جو مدرسہ کرکر مشہور ہی اسکو بہی شہرپناہ کی اندر لیا اور قریب سنہ ۱۸۱۱ع مطابق سنہ ۱۲۲۶ ہجری کی اس مدرسہ کے گرد بہی شہرپناہ سرکار کی حکم سی بنائی گئی اور نئے شہرپناہ کی برج پر سنگ مرمر مین یہہ کتبہ کہودا رکہا ہے

برج اکبر شاہ

اس شہر کی دروازہ بہت خوشنمائی سی بنی ہوئی ہین اکثر دروازونکی ایک سبے قطع ہی ۱۸۵۲ع مطابق سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین سرکار انگریزی کی حکم سی ایک اور نیا دوہرا دروازہ بنا ہی ایک دروازہ مین سی آتی ہین اور ایک مین سی جاتی ہین اور کلکتہ دروازہ اسکا نام رکہا ہی اور اوسپر یہہ کتبہ ہی

کلکتہ دروازہ ۱۸۵۲ع

اب اس شہر کی چودہ دروازہ اور چودہ کہڑکیان ہین اور اونکی نام یہہ ہین

نام دروازونکے

دلی دروازہ راج گہاٹ دروازہ خضری دروازہ کلکتہ دروازہ نگمبود دروازہ کیلہ گہاٹ دروازہ لال دروازہ کشمیری دروازہ بدررو دروازہ کابلی دروازہ پتہرگہٹی دروازہ مسدود لاہوری دروازہ اجمیری دروازہ ترکمان دروازہ

کہڑکیونکے نام

زینت المساجد کی کہڑکی نواب احمد بخش خانکی کہڑکی نواب غازی الدین خانکی کہڑکی نصیر گنج کی کہڑکی نئی کہڑکی شاہ گنج کی کہڑکی اجمیری دروازہ کی کہڑکی مسدود سید بہولی کی کہڑکی مسدود بلند باغکی کہڑکی مسدود فراشخانہ کی کہڑکی امیر خانکی کہڑکی خلیل خانکی کہڑکی بہادر علیخانکی کہڑکی نگمبود کی کہڑکی

اردو بازار اور چاندنی چوک

قلعہ کی لاہوری دروازہ کی آگی جانبیس گز چوڑا اور ایک ہزار پانسو بیس گز لنبا بازار ہے

اگلی تاریخ کی کتابوں میں اس بازار کو لاہوری بازار کر کے لکھا ہے اس بازار کو سنہ ۱۰۵۰ ہجری مرات آفتاب نما[1]
مطابق سنہ ۱۶۴۰ع کے جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ نے بنایا ہے قلعہ کے لاہوری دروازہ
سے چار سو اٹھاسی گز پر ایک چوک ہے اسی گز کا مربع اس چوک میں کوتوالی چبوترہ ہے اس
چوک سے چار سو گز آگے ایک اور چوک ہے ہشت پہل سو گز سے سو گز اس چوک کو چاندنی چوک
کہتے ہیں اسکے گرد بہت خوبصورت دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور شمال کی طرف
باغ ہے جسکو صاحب آباد یا بیگم کا باغ کہتے ہیں اسکے آگے چار سو ساٹھ گز لمبا اور
بازار ہے اور سارے میں نہر بہتی ہے اسی بازار کے سرے پر فتحپوری مسجد ہے

فیض بازار

قلعہ کے دلی دروازہ کے سامنے ایک بازار ہے ایکہزار پچاس گز لمبا اور تیس گز چوڑا
اور اسکے دونو طرف پختہ دوکانیں بنی ہوئی تھیں اور بیچ میں بہت خوبصورت نہر بہتی تھی اس بازار کو
اکبرآبادی محل شاہجہانی بیوی نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ع میں بنایا تھا اور اکبرآبادی مسجد بھی اسی بازار میں
ہے اس بازار کا نام تاریخ کی کتابوں میں اکبرآبادی بازار ہے یہ دونو بازار شاہجہانی شہر کے مرات آفتاب نما[2]
ساتھ کے بنے ہوئے ہیں اور باقی اور بازار رفتہ رفتہ بنتے گئے ہیں

آراستگی بازار اور شہر

شاہجہانی وقت میں اب سب بازاروں میں بڑی بڑی روشیں بنی ہوئی تھیں جنکی سبب بازار صاف رہتے تھے
اور بیچ میں نہر بہتی تھی اب کہ عمارتوں کو بالکل انقلاب ہوگیا وہ روشیں کچھ تو بند ہوگئیں اور کچھ بگڑ گئیں
اس سبب سے بازار خراب ہوگئے تھے سنہ ۱۸۴۹ع مطابق سنہ ۱۲۶۵ ہجری سے تھامسن صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ شاہجہان آباد نے

بازار

بازارونکی صفائی اور شہر کی راستونکی مرمت صرف کی اکثر جگہہ نئی بدررو بنوائین
اور بعضی جگہہ پرانی بدررونکو صاف کیا اور بڑے بازارونمین دونو طرف دوکانونکے
نیچے پختہ بدررو بناکر شہر کی باہر پانی نکلوا دیا دوکانونکی آگی سنگ سرخ کے
خوبصورت چبوترے بنے اور بڑی بازارونمین انکو دو طرفہ لالٹینونکی روشنی ہونے
لگی ان سببونسے اس شہر کو اور بھی زیب و زینت اور رونق ہوگئی

فیض نہر

مرآت آفتاب نما

اول بانی نہر کا سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی ہی اوسنے سنہ ۶۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۱ عیسوی کے
اس نہر کو سواد پرگنہ خضرآباد مین پانی کاٹا اور میرگوہن تا پرگنہ سفیدون مین جہان
اوسکی شکارگاہ تہی لاکر چھوڑ دیا پہر کسی بادشاہ کو اوسکا خیال نہ ہوا کہ وہ نہر بند ہوگئی تہی
سنہ ۹۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۱ ع کی جلال الدین اکبر بادشاہ کی عہد مین شہاب الدین احمد خان صوبہ دار
دہلی نی اس نہر کو پہر صاف کرایا اور اپنی جاگیر مین لایا اور نہر شہاب اسکا نام رکہا مدت
بعد یہہ نہر پہر بند ہوگئی تہی سنہ ۱۰۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۸ ع کی شہاب الدین محمد شاہجہان نی اس
نہر کی سفیدون تک صاف ہونیکا اور سفیدون سے قلعہ شاہجہان تک نئی کہدنیکا حکم دیا
چنانچہ یہہ نہر تیار ہوئی اور جب قلعہ بنکر تیار ہوا تو قلعہ اور شہر مین جاری ہوئی ایک مدت بعد
اس نہر کا بہی یہی حال ہوگیا تہا تخمیناً سنہ ۱۸۲۰ ع مطابق سنہ ۱۲۳۶ ہجری کی سرکار انگریزی نی
پہر نہر کو جاری کیا اور ابتک بدستور جاری ہی اور مرمت اور شکست
و ریخت سے تیار اور مصفا رہتی ہے

فہرست تیسری باب آثار الصنادید کی جسمین بادشاہون اور امیرونکی متصرف ہونی تاریخ اور بنا ہونیکا ذکر ہے

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱	لوہے کی لاٹھ	راجہ بسدیو عرف دہاوا	راجہ دہاوا	۰	تخمیناً سال ۸۹۵ قبل حضرت مسیح	اس لاٹھ پر سنسکرت میں پرتھی راج کا فتحنامہ کندہ ہے کہ رواج خط سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حرف پانچوین صدی بعد حضرت عیسے کی کندہ ہوئی ہین	۲
۲	لاٹھ اشوکا یا منارہ زرین یا لاٹھ فیروز شاہ	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	۰	سال ۲۹۹ ق	پرانی خط مین بودھ کی مذہب کے احکام اور ناگری حرفونمین	۴
۳	لاٹھ اشوکا یا منارہ کوشک شکار	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	۰	۲۹۹ سال ق	بیسلدیو چوہان کا فتحنامہ کندہ ہے مگر فتحنامہ کندہ ہونے سے پہلے راے پتھورا کی وقت مین	۸
۴	اننگ پور	اننگ پال تونور	اننگپال تونور	سنہ ۵۷	سنہ ۶۷۶		۹
۵	اننگتال	اننگپال تونور	اننگپال تونور	سنہ ۵۷	سنہ ۶۷۶		۱۰
۶	سورج کنڈ	سورج پال	اننگپال تونور	سنہ ۶۷	سنہ ۶۸۶		۱۱
۷	تھانہ واقع قطب صاحب	پرتھی راج عرف راے پتھورا	راے پتھورا	سنہ ۵۳۸	سنہ ۱۱۴۳	۵۸۷ ہجری مطابق ۱۱۹۱ عیسوی کے قطب الدین ایبک نے بتخانہ توڑ کر مسجد بنائی اور بتخانہ پر اور لاٹھ پہلی درجہ پر فتحنامہ لگایا اور ۵۹۲ ہجری مطابق ۱۱۹۵ عیسوی کے سلطان معز الدین نے پانچ محرابین بنوائین ۶۲۷ ہجری مطابق ۱۲۲۹ عیسوی سلطان شمس الدین التمش نے	۱۱
	مسجد قوۃ الاسلام	قطب الدین ایبک سپہ سالار	سلطان معز الدین				۱۲
	ایضاً	تعمیر سلطان معز الدین	سلطان معز الدین				۱۳
	ایضاً	تعمیر شمس الدین	سلطان شمس الدین				۱۴

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
	ایضاً	تعمیر سلطان علاؤ الدین	سلطان علاؤالدین			تین تین محرابین اور برجوں میں اور لاٹھ پر پانچ درجہ اور بڑہا ہے سنہ ۷۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۱ عیسوی کی سلطان علاؤالدین نی اس مسجد کو بڑہانا چاہا اور دوسری لاٹھ پہلی لاٹھ سی دوگنی بنانی چاہی کہ ناتمام رہگئی	۲۰
۸	لاٹھ قطب صاحب	پرتہی راج عرف رای پتہورا	رای پتہورا				۱۵
	ایضاً	قطب الدین ایبک بسبب فتحیابی	سلطان معزالدین				۱۷
	ایضاً	تعمیر سلطان شمس الدین	سلطان شمس الدین				۱۸
۹	دروازہ کلان متصل لاٹھ	سلطان علاؤ الدین	سلطان علاؤالدین				۲۰
۱۰	ادہی یعنی ناتمام لاٹھ	سلطان علاؤالدین	سلطان علاؤالدین				۲۲
۱۱	حوض شمسی	سلطان شمس الدین التمش	سلطان شمس الدین التمش	سنہ ۶۲۷	سنہ ۱۲۲۹	سنہ ۷۱۱ مطابق سنہ ۱۳۱۱ کی سلطان علاؤالدین نی اس حوض کی بیچمین برجی بنائی	۲۳
۱۲	مقبرہ سلطان غاری	سلطان شمس الدین التمش	سلطان شمس الدین التمش	سنہ ۶۲۹	سنہ ۱۲۳۱	ناصرالدین محمود سلطان شمس الدین کی بیٹی ہ مقبرہ ہے	۲۳
۱۳	مقبرہ سلطان شمس الدین	رضیہ سلطان بیگم	رضیہ سلطان بیگم	سنہ ۶۳۳	سنہ ۱۲۳۵		۲۴
۱۴	درگاہ شاہ ترکمان		معزالدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۵	مقبرہ رکن الدین فیروز شاہ	معزالدین بہرام شاہ	معزالدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۶	مقبرہ صفیہ سلطان بیگم	معزالدین بہرام شاہ	معزالدین بہرام شاہ	سنہ ۶۳۸	سنہ ۱۲۴۰		۲۵
۱۷	مقبرہ معزالدین بہرام شاہ	علاء الدین مسعود شاہ	مسعود شاہ	سنہ ۶۳۹	سنہ ۱۲۴۱		۲۶
۱۸	مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن	غیاث الدین بلبن	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۸۳	سنہ ۱۲۸۴	خان شہید کی مرنیکی وقت اسکی قبر اور یہہ مقبرہ خود بادشاہ نی بنایا	۲۶

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد مین بنا	سال بنا ہجری	عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱۹	حوض علائی یا حوض خاص	سلطان علاؤالدین	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵	سنہ ۱۲۹۵	فیروزشاہ کے وقت مین حوض خاص اسکا نام ہوا	۲۷
۲۰	مقبرہ سلطان علاؤالدین	قطب الدین مبارک شاہ	قطب الدین مبارک شاہ	سنہ ۷۱۷	سنہ ۱۳۱۷		۲۷
۲۱	باولی درگاہ حضرت نظام الدین	حضرت نظام الدین	غیاث الدین تغلقشاہ	سنہ ۷۲۱	سنہ ۱۳۲۱	سنہ ۷۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۷۹ عیسوی کے محمد معروف نے اس باولی پر مکانات بنائے	۲۸
۲۲	مقبرہ غیاث الدین تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۵	سنہ ۱۳۲۴	محمد عادل تغلقشاہ کی بھی یہین قبر ہے	۲۹
۲۳	درگاہ حضرت نظام الدین	.	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۵	سنہ ۱۳۲۴	خلیل اللہ خان نے سنہ ۱۰۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۲ عیسوی کے مزار پر بارہ دری بنائی	۳۰
۲۴	ست پلہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	سنہ ۷۲۷	سنہ ۱۳۲۶		۳۱
۲۵	درگاہ شیخ صلاح الدین	.	فیروزشاہ	سنہ ۷۵۴	سنہ ۱۳۵۳		۳۲
۲۶	مسجد درگاہ حضرت نظام الدین	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۵۴	سنہ ۱۳۵۳		۳۳
۲۷	مسجد جامع فیروزشاہ	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴	تیمور کا خطبہ اسی مسجد مین پڑھا گیا تھا	۳۴
۲۸	کوشک انور یا مہندیان	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۵۵	سنہ ۱۳۵۴		۳۴
۲۹	بولی بھٹیار کا محل	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۵۶	سنہ ۱۳۵۴		۳۵
۳۰	کالی مسجد نزد بستی نظام الدین	خان جہان	فیروزشاہ	سنہ ۷۷۲	سنہ ۱۳۷۰		۳۶
۳۱	درگاہ روشن چراغ دہلی	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۷۵	سنہ ۱۳۷۳		۳۶
۳۲	قدم شریف یا مقبرہ فتح خان	فیروزشاہ	فیروزشاہ	سنہ ۷۷۶	سنہ ۱۳۷۴		۳۷

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت	صفحہ نمبر
۳۳	مسجد جوار قدم شریف	فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۶	سنہ ۱۳۷۴		۳۸
۳۴	درگاہ حضرت سید محمود بہار	.	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۸	سنہ ۱۳۷۶		۳۸
۳۵	کالی مسجد شہر	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۶	مسجد بیگم پور	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۷	مسجد کالو سرائے	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۳۹
۳۸	مسجد کھڑکی	خان جہان	فیروز شاہ	سنہ ۷۸۹	سنہ ۱۳۸۷		۴۰
۳۹	مقبرہ فیروز شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	محمد شاہ ناصر الدین	سنہ ۷۹۲	سنہ ۱۳۸۹		۴۰
۴۰	خضر کی گمٹی	ابو الفتح مبارک شاہ	مبارک شاہ	سنہ ۸۲۴	سنہ ۱۴۲۱	خضر خان کا یہہ مقبرہ ہے	۴۱
۴۱	مبارکپور کوٹلہ	محمد شاہ	محمد شاہ	سنہ ۸۳۷	سنہ ۱۴۳۳		۴۱
۴۲	مقبرہ محمد شاہ	علاء الدین عالمشاہ	علاء الدین عالمشاہ	سنہ ۸۴۹	سنہ ۱۴۴۵		۴۲
۴۳	مقبرہ سلطان بہلول	سلطان سکندر	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۲
۴۴	پنج برجہ مرد لور	زہرد خان	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۳
۴۵	بستی باولی وزیر	بستی خواجہ سرا	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۳
۴۶	موٹہہ کی مسجد	شہاب الدین	سلطان سکندر	سنہ ۸۹۴	سنہ ۱۴۸۸		۴۴

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جس کے عہد میں بنا	سال بنا ہجریہ	سال بنا عیسویہ	کیفیت	نمبر صفحہ
۴۷	مقبرہ لنگر خان	.	سلطان سکندر	سنہ ۹۰۰	سنہ ۱۴۹۴		۴۵
۴۸	تبرجہ	.	سلطان سکندر	سنہ ۹۰۰	سنہ ۱۴۹۴		۴۵
۴۹	راجونکی باین	دولتخان	سلطان سکندر	سنہ ۹۲۲	سنہ ۱۵۰۶		۴۵
۵۰	مقبرہ سلطان سکندر	سلطان ابراہیم	سلطان ابراہیم	سنہ ۹۲۳	سنہ ۱۵۱۷		۴۶
۵۱	درگاہ یوسف قتال	شیخ علاوالدین	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۳	سنہ ۱۵۲۶		۴۶
۵۲	درگاہ مولانا جمالی	جمالی	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۵	سنہ ۱۵۲۸		۴۷
۵۳	مسجد درگاہ جمالی	جمالی	بابر بادشاہ	سنہ ۹۳۵	سنہ ۱۵۲۹		۴۷
۵۴	نیلی چھتری	ہمایون بادشاہ	ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۳۹	سنہ ۱۵۳۲		۴۸
۵۵	درگاہ امام ضامن	امام ضامن	ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۴۴	سنہ ۱۵۳۷		۴۸
۵۶	درگاہ حضرت قطب صاحب	خلیل اللہ خان	شیرشاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۴۹
۵۷	مسجد قلعہ کہنہ	شیرشاہ	شیرشاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۵۰
۵۸	شیر منڈل	شیرشاہ	شیرشاہ	سنہ ۹۴۸	سنہ ۱۵۴۱		۵۱
۵۹	مسجد و مقبرہ خیرپور	خیر خان	شیرشاہ	سنہ ۹۵۰	سنہ ۱۵۴۳		۵۲
۶۰	کہاری باستی	عماد الملک خواجہ عبد اللہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۲	سنہ ۱۵۴۵		۵۲

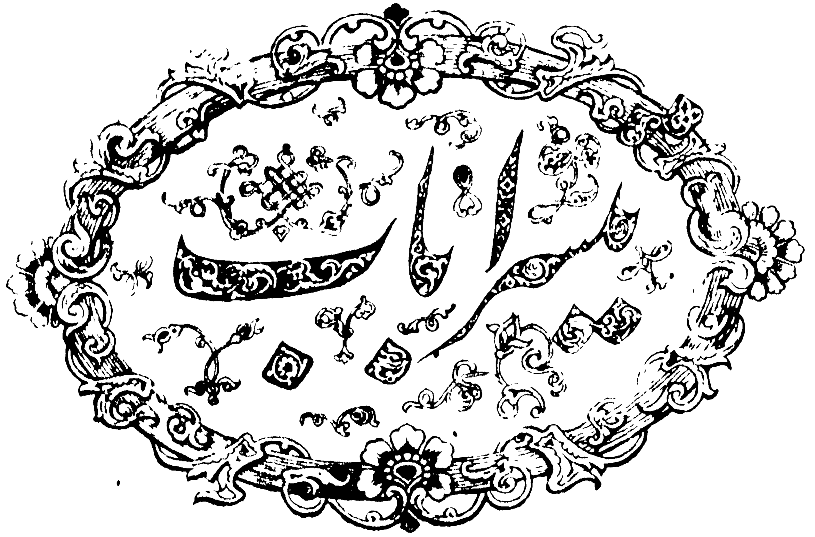
نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
٦١	مقبرہ عیسیٰ خان	عیسیٰ خان	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۴	سنہ ۱۵۴۷		۵۳
٦٢	مسجد عیسیٰ خان	عیسیٰ خان	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۴	سنہ ۱۵۴۷		۵۳
٦٣	مسجد درگاہ قطب صاحب	اسلام شاہ	اسلام شاہ	سنہ ۹۵۸	سنہ ۱۵۵۱	فرخ سیر نے اس مسجد کو بڑا کر کر بنایا	۵۳
٦٤	عرب سرا	حاجی بیگم	اکبر شاہ	سنہ ۹٦٦	سنہ ۱۵٦۰		۵۴
٦۵	خیر المنازل	ماہم بیگم	اکبر شاہ	سنہ ۹٦۹	سنہ ۱۵٦۱		۵۴
٦٦	بھول بھلیاں یا مقبرہ ادہم خان	اکبر بادشاہ	اکبر بادشاہ	سنہ ۹٦۹	سنہ ۱۵٦۱		۵۴
٦۷	مقبرہ ہمایون	حاجی بیگم	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۳	سنہ ۱۵٦۵		۵۵
٦۸	نیلی چھتری مقبرہ نوبتخان	نواب نوبتخان	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۳	سنہ ۱۵٦۵		۵٦
٦۹	مقبرہ اتکہ خان	کوکلتاش خان	اکبر بادشاہ	سنہ ۹۷۴	سنہ ۱۵٦٦		۵۷
۷۰	درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ	-	اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۲	سنہ ۱٦۰۳		۵۷
۷۱	درگاہ حضرت امیر خسرو	عماد الدین حسن	نور الدین جہانگیر	سنہ ۱۰۱۴	سنہ ۱٦۰۵		۵۸
۷۲	جیلخانہ یا سرائے فرید خان	فرید خان	جہانگیر	سنہ ۱۰۱۷	سنہ ۱٦۰۸		۵۸
۷۳	بارہ پلہ	آغا مان	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۱	سنہ ۱٦۱۲		۵۹
۷۴	سندری	آغا مان	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۱	سنہ ۱٦۱۲		۵۹

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجریہ	سال بنا عیسویہ	کیفیت	نمبر صفحہ
۷۵	کوس مینار	جہانگیر	جہانگیر	سنہ ۱۰۲۸	سنہ ۱۶۱۸		۶۰
۷۶	پل سلیم گڑہ	جہانگیر	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۱	سنہ ۱۶۲۱		۶۰
۷۷	مقبرہ شیخ فرید	شیخ فرید	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۲	سنہ ۱۶۲۳		۶۱
۷۸	نیلہ برج یا مقبرہ فہیم	عبد الرحیم خانخانان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۴	سنہ ۱۶۲۴		۶۱
۷۹	چونسٹھ کھمبہ یا مقبرہ کوکلتاش	مرزا عزیز کوکلتاش خان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۴	سنہ ۱۶۲۴		۶۲
۸۰	مقبرہ خانخانان	عبد الرحیم خانخانان	جہانگیر	سنہ ۱۰۳۶	سنہ ۱۶۲۶		۶۲
۸۱	مقبرہ سید عابد	خاندوران خان	شاہجہان	سنہ ۱۰۳۶	سنہ ۱۶۲۶		۶۳
۸۲	خاص محل	خاص محل	شاہجہان	سنہ ۱۰۴۲	سنہ ۱۶۳۲		۶۳
۸۳	مقبرہ شیخ عبد الحق	شیخ الاسلام	شاہجہان	سنہ ۱۰۵۲	سنہ ۱۶۴۲		۶۳
۸۴	جامع مسجد	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۴
۸۵	دار الشفا و دار البقا	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۵
۸۶	باغ بیگم	جہان آرا بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۶۹
۸۷	مسجد فتحپوری	فتحپوری بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۷۰
۸۸	مسجد اکبرآبادی	اکبرآبادی بیگم	شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سنہ ۱۶۵۰		۷۰

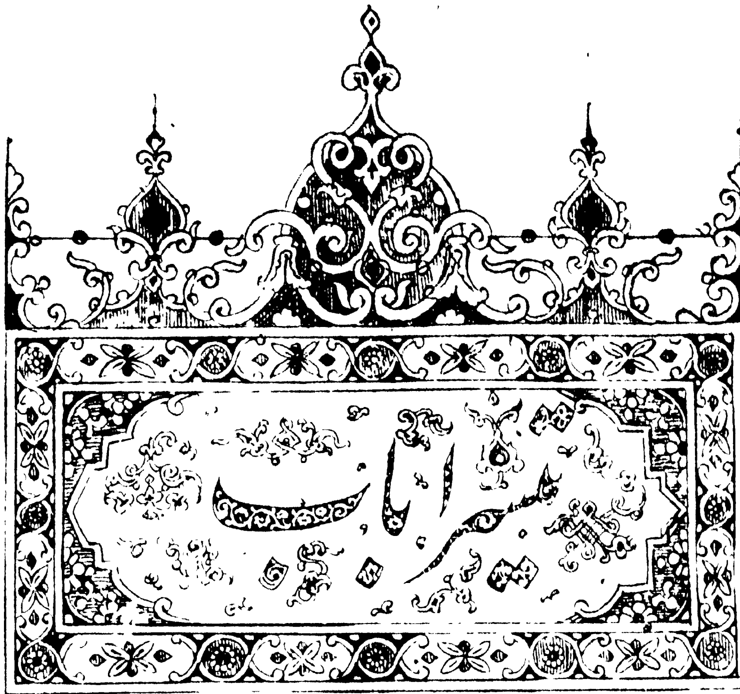
نمبر	نام مکان	نام آن بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
٨٩	مسجد سرہندی	سرہندی بیگم	شاہجہان	سنہ ١٠٦٠	سنہ ١٦٥٠		٧١
٩٠	باغ شالامار	شاہجہان	شاہجہان	سنہ ١٠٦٣	سنہ ١٦٥٣		٧١
٩١	باغ روشن آرا	روشن آرا بیگم	شاہجہان	سنہ ١٠٦٣	سنہ ١٦٥٣		٧٢
٩٢	باغ سرہندی	سرہندی بیگم	شاہجہان	سنہ ١٠٦٣	سنہ ١٦٥٣		٧٢
٩٣	موتی مسجد	عالمگیر	عالمگیر	سنہ ١٠٧٠	سنہ ١٦٥٩		٧٣
٩٤	مسجد جہان آرا	جہان آرا بیگم	عالمگیر	سنہ ١٠٩٢	سنہ ١٦٨١		٧٣
٩٥	مقبرہ شاہ عالم	۔	عالمگیر	سنہ ١١٠٠	سنہ ١٦٨٩		٧٤
٩٦	درگاہ حضرت سید حسن رسول نما	۔	عالمگیر	سنہ ١١٠٣	سنہ ١٦٩١		٧٤
٩٧	مدرسہ	غازی الدین خان	عالمگیر	سنہ ١١١٢	سنہ ١٧٠٠		٧٥
٩٨	مسجد اورنگ آبادی	اورنگ آبادی بیگم	عالمگیر	سنہ ١١١٤	سنہ ١٧٠٣		٧٧
٩٩	مقبرہ زیب النساء بیگم	عالمگیر	عالمگیر	سنہ ١١١٤	سنہ ١٧٠٣		٧٧
١٠٠	موتی مسجد قطب صاحب	بہادر شاہ	بہادر شاہ	سنہ ١١٢١	سنہ ١٧٠٩		٧٧
١٠٢	زینت المساجد	زینت النساء بیگم	بہادر شاہ	سنہ ١١٢٢	سنہ ١٧١٠		٧٨
١٠٢	مقبرہ غازی الدین خان	غازی الدین خان	بہادر شاہ شاہ عالم	سنہ ١١٢٢	سنہ ١٧١٠		٧٨

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا ہجری	سال بنا عیسوی	کیفیت	نمبر صفحہ
۱۰۳	مجھر شاہ عالم بہادر شاہ	جہاندار شاہ	جہاندار شاہ	سنہ ۱۱۲۴	سنہ ۱۷۱۲	شاہ عالم اور اکبر شاہ کی بھی بنائی ہوئی مہرین ہیں	۷۹
۱۰۴	برج مقبرہ یونان	.	رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	.	۸۰
۱۰۵	سنہری مسجد کوتوالی	روشن الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۴	سنہ ۱۷۲۱		۸۰
۱۰۶	مسجد دریبہ	شرف الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۵	سنہ ۱۷۲۲		۸۱
۱۰۷	جنتر منتر	راجہ سوائی جیسنگہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۷	سنہ ۱۷۲۴	اس رصد خانہ مین انگریزی شرکت ہے	۸۱
۱۰۸	شاہ مردان	نواب قدسیہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۷	سنہ ۱۷۲۴		۸۷
۱۰۹	فخر المساجد	فخر النسا خانم	محمد شاہ	سنہ ۱۱۴۱	سنہ ۱۷۲۸		۸۸
۱۱۰	باغ محلدار خان	ناظر محلدار خان	محمد شاہ	سنہ ۱۱۴۱	سنہ ۱۷۲۹		۸۹
۱۱۱	کہاتہای محمود	.	محمد شاہ	سنہ [illegible]	سنہ ۱۷۲۷		۸۹
۱۱۲	مسجد روشن الدولہ	روشن الدولہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۵۸	سنہ ۱۷۴۵		۹۰
۱۱۳	باغ ناظر	ناظر روز افزون	محمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱	سنہ ۱۷۴۸	.	۹۱
۱۱۴	مجھر محمد شاہ	محمد شاہ	محمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱	سنہ ۱۷۴۸	.	۹۱
۱۱۵	قدسیہ باغ	نواب قدسیہ	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۲	سنہ ۱۷۴۸		۹۲
۱۱۶	چوبی مسجد	احمد شاہ	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۴	سنہ ۱۷۵۰		۹۲
۱۱۷	سنہری مسجد	جاوید خواجہ سرا	احمد شاہ	سنہ ۱۱۶۵	سنہ ۱۷۵۱		۹۲
۱۱۸	مقبرہ منصور	شجاع الدولہ	عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷	سنہ ۱۷۵۳		۹۳

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام بادشاہ جسکے عہد میں بنا	سال بنا		کیفیت	نمبر صفحہ
				ہجری	عیسوی		
۱۱۹	کاکا	•	شاہ عالم	سنہ ۱۱۷۸	سنہ ۱۷۶۴		۹۴
۱۲۰	لال بنگلہ	شاہ عالم	شاہ عالم	سنہ ۱۱۹۳	سنہ ۱۷۷۹		۹۶
۱۲۱	مقبرہ نجف خان	•	شاہ عالم	سنہ ۱۱۹۵	سنہ ۱۷۸۰		۹۷
۱۲۲	جینیوں کا مندر نیا	ہرسکھ رائے موہن لال	شاہ عالم	سنہ ۱۲۱۵	سنہ ۱۸۰۰		۹۷
۱۲۳	گرجا گھر	کرنیل اسکنر	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۲	سنہ ۱۸۲۶		۹۸
۱۲۴	جوگ مایا	راجہ سیدا مل	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۳	سنہ ۱۸۲۷		۹۸
۱۲۵	جینیوں کا چھوٹا مندر	ہنجا بتی	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۳	سنہ ۱۸۲۸		۹۹
۱۲۶	کوٹھی جہان نما	مسٹکف صاحب بہادر	شاہ جارج چہارم	سنہ ۱۲۴۴	سنہ ۱۸۲۸		۱۰۰
۱۲۷	مقبرہ مرزا جہانگیر	ممتاز محل	ولیم چہارم	سنہ ۱۲۴۸	سنہ ۱۸۳۲		۱۰۰
۱۲۸	ظفر محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۵۸	سنہ ۱۸۴۲		۱۰۱
۱۲۹	ہیرا محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۵۸	سنہ ۱۸۴۲		۱۰۱
۱۳۰	کوٹھی دلکشا	مسٹکف صاحب بہادر	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۰	سنہ ۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۱	باولی قطب صاحب	حافظ داؤد	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۰	سنہ ۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۲	آہنی پل ہندن	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۳	سنہ ۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۳	لال ڈگی	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۳	سنہ ۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۴	پل جدید بنگسود	گورنمنٹ انگریزی	ملکہ وکٹوریہ	سنہ ۱۲۶۸	سنہ ۱۸۵۲		۱۰۳



مطبوعه مطبع احمدی واقع دهلی باهتمام شیخ ظفر علی
سنه ۱۲۷۰ هجری و سنه ۱۸۵۳ عیسوی



بادشاہون اور امیرون کی متفرق بنائی ہوئی عمارتون کے بیان مین

لوہی کی لاٹھہ

ململ

یہہ لاٹھہ راجہ دہاوا یا میدہاوی کی قطب صاحب کی مینار کی پاس ہی اور سر سے پاون تک لوہی کی ڈہلی ہوئی ہی اسکے سری پر لوہی کی ٹکڑون مین ڈہالی وقت منبت کاری اور مرغولین بہت خوبصورت بنائی ہین بلندی اس لاٹھہ کی زمین پرسی بائیس فٹ چہہ انچہ اور محیط ستائی ڈرکا پانچ فٹ تین انچہ ہی ایک کہانی مشہور ہے کہ رای پتہورا کی وقت مین پنڈتون نی اس لاٹھہ کو راجہ باسک کے سر پر گاڑا تہا اس غرض سی کہ رای پتہورا کی خاندان کی عملداری کبہی نہ ٹلی مگر یہہ بالکل غلط ہی اس لاٹھہ پر سنسکرت زبان اور ناگری حرفون مین تین اشلوک کندہ ہین

جنکا

۴

۱ جنکا خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ والی سندہ نی فوج بھیج کی تہی راجہ دھاوا سے
لڑنیکو بعد لڑائی کی راجہ دھاوا نی فتح پائی اور یہہ لاٹہہ بطور یادداشت اُس
فتح کی بنائی مگر قبل ازین لاٹہہ کی مرکیا جمس پرنسپ صاحب لکہتی ہین کہ اس راجہ کا
اور کچہہ حال نہین معلوم ہوا بجز اسکی کہ ہستناپور کی راجاؤن مین راجہ سے اور
اس قسم کی ناگری حرف تیسری یا چوتہی صدی بعد حضرت عیسی مین جاری رہی
تہی اس سبب سے خیال کیا ہی کہ یہہ لاٹہہ پانچوین صدی سی بہت ورے نکلی
آتہوین صدی مین بعد حضرت عیسی کی بنی ہم اسباب کی بانی سی انکار کرتی
ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ راجاؤن کی تاریخ ۷۰۲ سنہ عیسوی مسلمانون کی عملداری
ہونی تک بصحت تمام ملتی ہی جسمین کچہہ شک نہین اون تاریخون مین اس راجہ کا ذکر
نہین علاوہ اسکی اس لاٹہہ پر سنہ کندہ نہونی سی یقین پڑتا ہی کہ بکرماجیت
سی پہلی کی ہی کیونکہ بکرماجیت کی تہی سمت لکہنی کا اور کوئی نہ کوئی سنہ مقرر
کرنیکا بالکل رواج ہوگیا تہا اسکی سوا اوس زمانہ مین ہستناپور کی راجاؤنکا
راج بالکل جاتا رہا تہا ان دلیلون سے ہماری نزدیک یہہ لاٹہہ راجہ سے دہاونی
۶ف راجہ دھاوا کی بنائی ہوئی ہی جو جدبشتر کی اولاد مین سے انیسوان
راجہ ہی اگرچہ یہہ راجہ اندرپت مین بسی تہی لا القدیم تہکا اونکا ہستناپور
اسی سبب سے ہستناپور کے راجہ کہلاتی تہی مذہب اس راجہ کا بشنوی تہا
لاٹہہ کے کتبہ سی بہی یہہ ہی مذہب معلوم ہوتا ہی مروج تاریخی کتابون سی ظاہر ہے

۱ دیکہو چچنامہ

۲ دیکہو جرنل سوسیٹی بنگال بابت
نمبر ۳ صفحہ ۲۹۴ و کتاب نمبر
صفحہ ۶۳۹

۳ دیکہو رائل ایشیاٹک سوسیٹی کتاب
نمبر ۶ صفحہ ۴۶

۴ دیکہو آئین اکبری

۵ بہاگوت و خلاصۃ التواریخ
و راجاولی و خلاصۃ الملوک

کہ راجہ سیدھا وی ایکہزار نوسو پانچ برس قبل حضرت مسیح مسند نشین ہوا
انگریزی مورخون نی جو صحیح حساب راجہ جدہشٹر کی مسند نشینی کا نکالا ہے
اوس حساب سی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ راجہ آٹھہ سو چھانوین سال قبل حضرت مسیح
مسند نشین ہوا تھا اور اسی سبب سے ہماری رای مین یہہ لاٹھہ نوین صدی مین قبل
حضرت مسیح کا بنی الا نا تمام پڑی ہی ایک مدت بعد کسی راجہ نی راجہ دھاوا
فتحنامہ جس میں سمد سی اوس راجہ نی اسکو بنایا تہا کہود واکر لاٹھہ کو نصب کردیا کچھہ
عجب نہین کہ یہہ بات تیسری یا چوتھی صدی بعد حضرت عیسی کی ہوئی ہو چونکہ
رای پتہورا نی اس لاٹھہ کی قریب قلعہ اور تبخانہ بنایا تب یہہ لاٹھہ تبخانہ کی
صحن مین آگئی اور جب وہ تبخانہ توڑ کر قطب الدین ایبک نی مسجد بنائی تب یہہ
لاٹھہ مسجد کی صحن مین آگئی چنانچہ ایک مسجد کی صحن مین موجود ہی بہرحال یہہ لاٹھہ
ایک عجب چیز ہی اب تک اسمین کچھہ نقص نہین آیا شاید کولہ کی صد ہے
ایک مقام پر تہوڑا سا بال آگیا ہی نوجوان آدمی اس لاٹھہ کو کولہین پکڑتی ہین
اور یہہ کہیل کہیلتی ہین کہ جسکی کولہین یہہ لاٹھہ آجاوی وہ حلال کا اور جسکی کولہین
نہ آوے وہ حرام کا ہے

نمبر ۲ لاٹھہ اشوکا یا منارہ زرین یا لاٹھہ فیروز شاہ

یہہ لاٹھہ پتہر کی ہی اور لوگ کو رنڈ کا پتہر بتاتی ہین اور بہت صاف بنائی ہی اسکے
ساتھہ کی پانچ لاٹھین تھین ایک الہ آباد مین دوسری پٹنا مین تیسری الہ آباد مین

چوتہی میرتہ کی نواح مین پانچوین موضع ٹوپرہ مین ان پانچون لاٹہون کو راجہ اشوک عرف
پیاسی نی بنایا تہا چنانچہ اس لاٹہہ پر دو کتبہ کہودی ہوئی ہین پہلا کتبہ اسی راجہ کے — دیکھو کتبہ نمبر ۲
نام کا ہی اس کتبہ کی زبان پالی اور شہہ سنسکرت ہے اور حروف بہی بہت پرانے
لاٹہہ خط کے ہین جو دیوناگری حرفون سی ملتی تہا اور اسمین بدہ کی مذہب کے
تعلیم اور جاندار کو دکہہ نہ دینی اور مجرم پر سزائے قصاص اور سیاست
نہ جاری کرنی کی احکام لکہی ہین لیکن یہہ کتبہ کسی پہلی زمانہ مین پڑہا نہین گیا — ہفت اقلیم
اور فیروز شاہ نی بہی بہت پنڈت جمع کیے الا ان سی بہی پڑہا نہین گیا — تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف
مگر جمس پرنسپ صاحب نے اس کتبہ کو پڑہا وہ کہتی ہین کہ راجہ اشوک کا پوتا تہا چندر گپتہ کا — آرکیولجیکل سوسیٹی بنگال کتاب
اور صوبہ دار اوجین کا تین سو پچیس سال قبل حضرت مسیح کے مسند نشین ہوا اور سترہ — نمبر ۳ صفحہ ۲۶۶ لغایت ۲۶۸
جلوس مطابق دو سو اٹہانوین سال قبل حضرت مسیح یہہ لاٹہہ بنائی فارسی تاریخون سے — و صفحہ ۱۹۱، و رویل ایشیاٹک سوسیٹی کتاب ۶ صفحہ ۲۶۹
معلوم ہوتا ہی کہ یہہ راجہ دراصل کشمیر کا راجہ تہا اور تمام ہندوستان مین — آئین اکبری و تاریخ کشمیر
معہ فتوح اوسکا عمل تہا اوسکے وقت مین مذہب کی بابت گفتگو ہوئی بلکہ اسی
سبب سے تمام رعایا ناراض ہو گئی اور اوسکو لاچار ریاست چہوڑنی
پڑی ان لاٹہون پر مذہب کی گفتگو کندہ ہونی سی یقین پڑتا ہی کہ یہی راجہ اشوک ہے
جسکی دارالسلطنت کشمیر تہی انہی فارسی تاریخون سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہے
کہ راجہ اشوک کا تخمینا ایکہزار تین سو تہتر سال قبل حضرت مسیح مسند نشین ہوا تہا
مگر ہم پہلی مدت کو صحیح جانتے ہین دوسرا کتبہ اس لاٹہہ پر بیسل دیو چوہان نے — دیکھو کتبہ نمبر ۲

نام کا ہی ہیں بیسیلدیو سانبہر کا راجہ تہا جہان سی چوہانونکا نکاس ہے۔ اوسنے
فوج کشی کرکر تنورون پر جو دلی کی راجہ تہی فتح پائی اور تہورانے اپنی زمانہ ریاست
یعنی سمت ۱۲۲۰ مطابق ۱۱۶۳ سنہ عیسوی کی اس لاٹہہ پر اپنی پرکہا کا فتح نامہ لکہوا دیا۔ اس
کتبہ کی ناگری حرف اور سنسکرت زبان ہے۔ ایسکی اشلوک بخوبی پڑہی جاتی
ہین اس کتبہ مین بیسیلدیو کی تعریف اور اوسکی خوبیونکا بیان اور یہہ بات کہ
اوسنے فتح کرکر ہندوستان مین دہرم قایم کردیا لکہا ہوا ہے۔ جس زمانہ مین کہ
فیروز شاہ بعد بنانی کوٹلہ کی ٹہٹہ کیطرف گیا اور پہر وہان سے پہر کر دلی مین آیا
یعنی قریب ۷۶۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۶۸ سنہ عیسوی کے۔ تو اوس زمانہ مین یہہ لاٹہہ موضع توبرہ
پرگنہ سالورہ ضلع خضرآباد مین نصب تہی جو دلی سی پہار کیطرف نوے کوس کے
فاصلہ پر ہے اور اوس زمانہ مین مشہور تہا کہ بہیم کی گوپن چرانے کی یہہ لاٹہی ہے۔
فیروز شاہ نی ارادہ کیا کہ اسکو یہان سی اوکہاڑ کر دلی مین لیجایا جاے تو کئی
کہ مدت تک یادگار رہی کی اس خیال سی گرد نواح کی قصبات اور دیہات سے
بہت سی آدمی جمع کئی اور روئی کی بوری بہروا کر اس لاٹہہ کی گرد چن دی
اور اوسکی جڑ کو کہودنا شروع کیا جب کہ جڑ تک کہد چکی تو تہڑی ہوکر اون
روئی کی بورون پر تہم گئی پہر ایک ایک بورہ روئی کا سہج سہج نکالتی گئی اور
لاٹہہ کو نیچی لیتی گئی۔ اسکی جڑ مین ایک بہت بڑا مربع پتہر تہا جسمین یہہ لاٹہہ گڑی ہوئی
تہی اوس پتہر کو بہی نکالا اور جب یہہ لاٹہہ زمین پر لیٹ گئی تو اسکی گرد

تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف

نرم

بانس باندہی اور کچی جہرہ سی ساری لاٹہہ کو منڈہ دیا کہ کسیطرحکا صدمہ نہ پونچی اور
اوسکے لادنیکو ایک چہکرہ بیالیس پہیہ کا بنایا اور بہت سے آدمیون نے
ملکر رسیان باندہ کر اس لاٹہہ کو اوتہایا اور چہکرہ پر رکہا اور اوسکے ہر ایک پہیہ مین
بہت مضبوط رسیان باندہین اون رسیون کو دو دو سو آدمی ملکر کہینچتی تہی جب
چہکڑا چلتا تہا اسطرح بہزار مشقت لاٹہہ کو دریا کی کنارہ پر لائی جو موضع توپرہ کے
نیچی بہتا تہا اور بہت بڑی بڑی کشتیان باندہ کر اس لاٹہہ کو کشتیون پر چڑہایا
اور دریا دریا شہر فیروزآباد مین لائی اور کوٹلہ فیروزشاہ مین مسجد کے پاس
اس لاٹہہ کی کہڑا کرنیکو تہ منزلا مکان بنانا شروع کیا جب ایک درجہ تیار
ہوجاتا تب لاٹہہ کو اوتہا کر اوسپر رکہتی اور پہر دوسرا درجہ بنانا شروع کرتے
جب وہ بہی تیار ہوجاتا تو اس لاٹہہ کو اوتہا کر اوس درجہ پر رکہتی اسیطرح تین
درجہ بنگئی جب لاٹہہ کو کہڑا کرنا چاہا تو بہت موٹی موٹی رسی بنا کر ایک سرا
اونکا لاٹہہ مین باندہا اور زمین مین بہت مضبوط مضبوط چرخ لگا کر دوسرا
سرا اونکا انمین باندہا اور بہت آدمی ملکر اون چرخیونکو پہیرتی تہی اور بہت زور
کرتی تہی جب آدہ گز لاٹہہ اونچی اوٹہتی تہی اوسوقت اوسکے نیچی بڑی بڑی
لکڑ اور روئی کی بورے رکہہ دیتی تہی تاکہ کسیطرحکا صدمہ مکان کو یا لاٹہہ کو نپہونچے
اسیطرح بہت دنونمین یہ لاٹہہ سیدہی کہڑی ہوئی اور اوسکے نیچی
دو ہی مربع پتہر بدستور پر رکہدیا اور پہر چونہ اور پتہر سی بہروا کر مضبوط کردیا اور

اوسکے سر پر سنگ مرمر اور سنگ موسی کی بہت خوبصورت برجی بنائی
تانبے کا کلس سنہری ملمع دار بہت خوبصورت اوسپر لگایا اور اسی سبب
منارہ زرین اسکا نام رکہا مگر افسوس کہ نہ اب وہ برجی رہی اور نہ وہ کلس رہا
بلکہ لاٹہہ کی سر کا کونہ بہی جہڑ گیا بعضی کہتی ہین کہ بجلی کی صدمہ سے گرا
اور بعضے کہتی ہین کہ گولہ کی صدمہ سے تو تا طول اس لاٹہہ کا ۳۲ گز کا
آٹہہ گز اوسمین سی عمارت مین گڑی ہوئی ہے اور چوبیس ۲۴ گز بلند عمارت کے
اوپر نکلی ہوئی ہے

لمبر ۲ لاٹہہ دوم اشوکا یا منارہ کوشک شکار

یہہ دوسری لاٹہہ بہی راجہ اشوکا کی جو میان دو آب مین سیرٹہہ کے پاس تہی اوسی زمانہ مین تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف
جبکہ فیروز شاہ نی منارہ زرین اپنی کوشک مین لگایا یہہ دوسری لاٹہہ کوشک
جہان نما یا کوشک شکار مین لاکر لگائی اگرچہ یہہ لاٹہہ پہلی لاٹہہ سی چہوٹی ہی تو بہی
اس لاٹہہ کی لانی مین بہی وہی دقتین اور مشکلین اوٹہائین جو پہلی لاٹہہ مین اوٹہائی تہین
جبکہ یہہ لاٹہہ اس کوشک پر کہری ہو چکی تو بادشاہ نی جشن کیا اور سارے شہر کے
خلقت کو تماشا دیکہنی کا حکم دیا اور ہر جگہہ شربت کی سبیل مخلوقات کے پینی کو
رکہوا دی تہی بہت مدت ہوئی کہ ایک میکہ زین اورنی کی سبب جو اسکی قریب تہا
یہہ لاٹہہ ٹوٹ گئی اوسکے پانچ ٹکڑی ٹوٹی ہوئی اب بہی ولیم فریزر صاحب کے
کوٹہی کی قریب پڑے ہین اگر ان پانچون ٹکڑونکو ملاوین تو پونی تین تیس فٹ لنبے ہ

موتی سی نظر سے موتی ٹکریکا مین فٹ ۱۵ دو انچہ اور سب سے پتلی ٹکریکا دہائی فٹ ہے اور روزن تمام ٹکڑونکا مین سوبہتر من اور کتبہ کی حرف بالکل ناقص ہو گئی ہین اور اکثر بگڑ گئی اور کہر جانیکی سبب دیکہنی کی قابل ہی نہین ہی

لمبر ۲ انتکپور

قلعہ تعلق ابادسی تین میل پر راجہ اننگ پال کی عملداری مین ہی کا نو جہکہ سمت ۱۰۳۳ بکرماجیت مطابق ۹۷۶ع اور سنہ ۳۶۷ ہجری راجہ اننگپال تونور دلی کا راجہ ہوا اوسنے سیر و شکار کی واسطی پہارونکے بیچمین ایک بہت تحفہ بند بنا کر پانی کو روکا اس بند کی دو طرف تو پہار ہین اور بیچمین چہوٹی سی گہاٹی تہی اوس گہاٹی کو بند سے بند کر دیا ہی ایسا خوبصورت بند اور کہین نہین ہی اور اب تک باوجود گذرنی اسقدر زمانہ کی قایم ہی پیچ اس بند کا دوسو پندرہ فٹ اور دو نو بازو بیس بیس تیس فٹ لنبی ہین جسکا کل طول ایکسو نوا سی فٹ ہوا اور شمالی اور جنوبی ضلع پچاس فٹ کی ہین اونچائی اس بند کا زمین کی برابر سے ڈیڑہ سو فٹ کا ہے اس بند کی دیوار مین سیرہیان بنائی ہین چنانچہ اب بہی ستر و سیرہیان زمین کے اوپر موجود ہین اور پرانی زمیندار بیان کرتی ہین کہ ہماری ہوشمین قد آدم سے سوا اور نیچا تہا اور کئی سیرہیان اور نکلی ہوئی تہین اب مٹی سی دب گئی ہین ہو نہو اس بند کی اتنی ٹری ہے کہ کہرا آدمی اوسمین سی چلا جاتا ہے اگرچہ اس بند مین اب پانی نہین تہرتا مگر اوسکے جڑ مین سی بارہ مہینہ پانی رستا ہی اوسی زمانہ مین راجہ

انیکپال نے اس کے پاس پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ بنانا شروع کیا مشہور ہے کہ اس قلعہ کی چار دیواری کی سوا اور کچھہ نہین بنایا اب وہ چار دیواری بھی قایم نہین رہی ہے کہین کہین سے دیوار کا ٹوٹا ہوا نشان معلوم ہوتا ہے کنور پال جو انیکپال کا بارہوان بیٹا تھا یہان آباد ہوا چنانچہ ابتک اس گانو مین اوسکی اولاد بستے ہین اور یہی لوگ وہانکی زمیندار ہین لیکن ہوپال کی بعد چوتھی پشت مین مسمی ساکرانی کوجر کی کہر مین ڈال لی تھی اور اوس سے اولاد ہوئی اسواسطے یہہ لوگ تنور ونمین سے خارج ہوکر کوجرونمین مل گئی اب یہان کی زمیندار کوجر کہلاتے ہین متصل اس قلعہ کی ایک پہاڑ ہے اوسمین بلور کی کان ہے اور بہت تحفہ بلور نکلتا ہے کسی سبب سے راجہ نے اس کان کو بند کر دیا ہے؛ چوتھی بہانت

لمبرہ انیک تال

اسی راجہ نے اپنی زمانہ حکومت مین یعنی بحسا سمت ۱۰۳۳ بکرماجیت مطابق ۹۷۶ عیسوی موافق ۳۶۵ ہجری کی قریب موضع مہرولی کی ایک تالاب بنایا تھا اگرچہ وہ تالاب اب بالکل منہدم ہوگیا ہے الا قطب صاحب کی لاٹہہ کی قریب جانب شمال ابتک ایک عمیق گرہا موجود ہے اور انیک تال کی نام سے مشہور ہے اسسے معلوم ہوتا ہے کہ ۷۱۱ ہجری مطابق ۱۳۱۱ع تک یہہ تالاب قایم تہا کیونکہ جب سلطان علاوالدین نے مینار کی پاس دوسرا مینار اور مسجد بنانی شروع کی تہی تب اس تالاب مین سے اپنی مسجد مین پانی لایا تہا چنانچہ ابتک پانی آنے

کی برہ کا نشان موجود ہے ۱

لمبر ۶ سورج کنڈہ

یہہ ایک تالاب ہے پختہ مدور اور نہایت خوبصورت اور بہت عمیق سے متصل موضع ایکپور سرحد موضع لکڑپور علاقہ سرکار انگریزی مین غالب ہی کہ ایسا خوبصورت تالاب اور کہین نہو چارون طرف اس تالاب کی مدور سیڑہیان بنی ہین اور ایک طرف جانورون کی پانی پینی کا گوگہاٹ بنا یا ہی اور ایک طرف ادمیونکی آمدورفت کی سیڑہیان کہین ہین اور ایک طرف پہاڑونکا پانی انیکا رستہ رکہا ہی اور جانب شمال اس تالاب کے کنارہ پر بطور محل کے ایک عمارت بنائی تہی اور تالاب مین سی اوس محل مین جانیکی نہایت خوبصورت سیڑہیان بنائی ہین اگرچہ وہ محل بالکل منہدم ہوگیا ہی مگر وہ سیڑہیان اب تک باقی ہین اس تالاب کو کنورسورج پال راجہ اینکپال کی پانچوین پشت نی تخمینا بوتی ہات سنہ ۶۸۶ ہجری مطابق سنہ ہجری مین بنایا ہی بہادون سدی چہتہ کو ہر سال اس تالاب پر نہان ہوتا ہے اور اس تالاب کے کنارہ پر سینر ہوتی اور ایک پیپل کا درخت ہے اوسپر پوجا کی بعد ناریل چڑہتی ہین اور وہ ناریل چڑہاوا ایکپور اور لکڑپور کے برہمن لیتی ہین مگر بہت بڑا میلہ نہین ہوتا

لمبر ۷ بتخانہ رای پتہورا

قلعہ رای پتہورا کی پاس یہہ ایک بتخانہ تہا نہایت نامی چارون طرف اس بتخانہ کے

دو گہی اور تہ گہی اور چوگہی دالان بنی ہوئی تہی اور بیچ مین صحن تہا اور جنوبی و شمالی اور شرقی
ضلعون مین دروازی تہی اور غربی ضلع مین بت تہی اور سطح اس تبخانہ کی باہر دالان
بنائی تہی اور اونکو ڈہکا کی دالان بنتی تہی یہہ مندر مذہبی قاعدہ کی ساتہ یعنی سمت ۱۲۰۰
بکرماجیت مطابق سنہ ۱۱۴۳ عیسوی و ۵۳۸ ہجری مین بنا عمارت اس مندر کے نہایت عجائبات — خلاصۃ التواریخ
اور اونچی اور استادی سنگتراشون کا کام بنا ہوا تہا کہ اوس سی بہتر بنانا خیال مین
نہین آتا ہر ایک پتہر سنگتراشی کاری مین ایسی انوکہی صورت کی کاریگری سی اور
ایسی نادر پہول بوٹی کہودی ہین کہ بیان سی باہر ہی ہر ایک جگہہ در و دیوار
ستونون پر گہنٹیان ہو تین منقش ہوئی ہین اور زنجیرون مین گہنٹی لٹکتی ہوئی کہدی
ہین چنانچہ اب تک اس تبخانہ کا ضلع شرقی اور شمالی بدستور موجود ہی اور اسکی ستون
مین لوہی کی لاٹ کہ جو بشنو مذہب کی ہی بدستور قایم ہی کہین کہین در و دیوار
اوتار اور مہادیو اور گنیش اور ہنومان کی مورتین کہودی ہوئی ہین جن سی یقین ہوتا ہی
کہ یہہ مندر بشنو مذہب کا تہا اگرچہ مسلمانون کی وقت مین سب مورتین توڑ
ڈالی گئی ہین الا اونکی ٹوٹی ہوئی مورتین بہی غور کرنی سی معلوم ہوسکتا ہی کہ یہہ فلانی کی
مورت تہی ہماری رای مین اس تبخانہ مین بجز ان دالانوں کی سوا ایک سنگ سرخ کی بڑی
عمارت تہی کہ وہ بہی توڑی گئی کیونکہ اس قسم کی پرانی پتہر صورت دار
بہی پائی جاتی ہین

مسجد ادینہ دہلی یا مسجد جامع دہلی یا مسجد قوۃ الاسلام

تاج المآثر

جبکہ ۵۸۷ھ ہجری مطابق ۱۱۹۱ع موافق سمت ۱۲۴۸ بکرماجیت قطب الدین ایبک معز الدین محمد بن سام عرف سلطان شہاب الدین غوری کے سپہ سالار نے دلی کو فتح کیا تب اس بتخانہ کو مسجد بنا دیا اور مورتیں جو اندر تہیں نکال ڈالی اور جس جگہہ بت دیواروں میں اور دروازوں میں اور ستونوں میں تہون کی مورتیں بنی ہوئی تہیں ان میں سے کسیکو بالکل توڑ دیا اور کسیکا چہرہ مٹا دیا مگر بتخانہ کی عمارت بدستور قائم رکھی اور ستائیس بتخانوں کا اسباب جو پانچ کروڑ اور چالیس لاکھہ دلیوال کا تہا اس مسجد میں چڑہا دیا اور شرقی دروازہ پر فتح کی تاریخ اور بانی کا نام کا کتبہ لگا دیا

دلیوال ایک سکہ ہے جس زمانہ میں بنا چنانچہ پتہورا اور سلطان معز الدین اور سلطان شمس الدین کے وقت تک کے دلی وال موجود ہیں اور انکا ذکر آرکیولاجیکل سروے کی کتاب نمبر ۴ نقشہ نمبر ۳ و ۳۳ و ۳۶ و ۳۷ وغیرہ میں مندرج ہے

تعمیر سلطان معز الدین

بعد اسکے جبکہ قطب الدین ایبک دو بار اجمیر اور قلعہ رنتہنبور اور نہروالہ گجرات کو فتح کر کر غزنین گیا تب سلطان معز الدین نے حکم دیا کہ اس بتخانہ میں مسجد کی عمارت بہی بنائی جاوے غزنین سے مراجعت کر کر ۵۹۴ھ ہجری مطابق ۱۱۹۷ع میں بادشاہ کے حکم بموجب اس بتخانہ کی غربی ضلع کے سامنے پانچ در لطیف مسجد کے سنگ سرخ سے بنانے شروع کیے اور شمالی دروازہ پر تعمیر شروع ہونے کی تاریخ کندہ کر کر لگا دی ۵۹۲ھ ہجری مطابق ۱۱۹۶ع عیسوی کی یہہ عمارت بنکر تیار ہو گئی چنانچہ بیچ کے در کی بائیں بازو پر یہہ تاریخ کندہ ہے ان پانچوں دروں میں کے دونوں در تو تخمیناً اٹہائیس اٹہائیس فٹ اونچے ہیں اور بیچ کا بڑا در اونچا

دیکہو کتبہ نمبر ۳ و ۴
تاریخ فرشتہ و تاج المآثر

دیکہو کتبہ نمبر ۵

دیکہو کتبہ نمبر ۶

فٹ کی قریب اونچا اور اکیس فٹ چوڑا ہی ان دروں پر نہایت تکلف کی
منبت کاری اور طرح بطرح کی بیل بوٹی پھول پتی بنی ہوئی تھی کہ بیان سے
باہر ہی پانچوں دروں پر کلام اللہ کی آیتیں اور حدیثیں کھدی ہوئی ہیں جبکہ
مسجد تیار ہوئی تو اسکی در و دیوار پر نہایت تیاری سے سنہری کلس چڑہائے تاج المآثر
گئی تھی ان دروں میں ہی بتخانہ کی پتھر لگی ہوئی ہیں چنانچہ بیچکے در کا ایک پتھر
کر پڑنی سی اندر کا ایک پتھر دکھائی دیتا ہی جسمیں بتوں کی مورتیں کھدی ہوئی تھیں
دور ہی سے وہ مورت بخوبی دکھائی دیتی ہی غرض اسقدر مسجد جو کہ سلطان
معز الدین اور قطب الدین ایک ہی وقت میں تھی پچاس گز اور طول بہتر گز تھی
کز سی ہی اس مسجد کا متولی فضل ابن ابو المعالی مقرر ہوا چنانچہ عربی دالان کے
ایک ستون پر اوسکا نام کندہ ہی دیکھو کتبہ نمبر ۲

تعمیر سلطان شمس الدین التمش

بعد اوسکے سلطان شمس الدین التمش نی اس مسجد کو بڑہانا چاہا اور سنہ ۶۲۷ ہجری
مطابق ۱۲۲۹ع کی اس مسجد کے دونو طرف جنوبا اور شمالا تین تین در اور بنائے
اور ان سے پرے آگے بتخانہ کی باہر کی دالان تک مسجد بڑہا دی یہہ در بھی سنگ
سرخ کی بہت تحفہ بنی ہوئی ہیں اور ان پر نسخ اور کوفی خط میں آیات قرآنی کندہ
ہیں اور بہت تحفہ بیل بوٹی پھول پتی منبت کاری کے بنی ہوئی ہیں جنوبی
دروں کے بیچکے در کی بائیں بازو پر تاریخ تعمیر کی کندہ ہی ان دروں کی آگے دیکھو کتبہ نمبر ۳

محرابین ٹوٹ گئی ہین بلکہ شمالی درونمین کا ایک در سارا کا سارا شکست ہو گیا ہے

جبکہ ۶۳۱ سنہ ہجری مطابق ۱۲۳۳ سنہ عیسوی مین سلطان شمس الدین نی مالوہ اور اوجین کو فتح کیا تاریخ فرشتہ

اسوقت بتخانہ مہاکال کو توڑکر وہانکی مورتین راجہ بکرماجیت کی تصویر سمیت

دلی مین لاکر اس مسجد کی دروازہ کی آگی ڈالدین تہین یہہ ستون تین ضلع عرض کی

کی جانب شمال اور جنوب کو جو شمس الدین التمش نی بنائی ہین ستائیس ستائیس ستون

اور ایک ایک فٹ لنبی ہین اور بیچکا در آٹہہ گز کا چوڑا ہے اور جنوبی ضلع اسکا

بتخانہ کے قدیم دالان ہین جو پرکہا کے لیے بنائی تہی اونکا طول ایکسو تیس گز

تہ فٹی کرسی ہے

نمبر ۸ قطب صاحب کی لاٹہہ یا مینار زمانہ

اس عمارت کی رفعت اور شان اور بلندی اور خوشنمائی کا بیان نہین ہو سکتا

حقیقت مین یہہ عمارت ایسی ہی کہ روی زمین پر اپنا مثل نہین رکہتی نقل مشہور ہے

کہ اگر اوسکے نیچی کہڑی ہوکر اوپر دیکہو تو ٹوپی والی کو ٹوپی اور پگڑی والی کو

پگڑی تہام کر دیکہنا پڑتا ہے اس لاٹہہ پر سی نیچی کی آدمی ذرا ذرا سی معلوم ہوتی ہین

اور چہوٹی چہوٹی آدمی ننہی ننہی ہاتی گہوڑی دکہائی دیتی ہی عجب کیفیت

معلوم ہوتی ہی اسیطرح نیچی والون کو اوپر کی آدمی بہت چہوٹی چہوٹی

معلوم ہوتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا فرشتہ آسمان سے اوتری ہین

غرضکہ یہہ لاٹہہ عجایب روزگار رہنی ہی باوجود اسقدر بلندی اور عظمت کے

ایسی خوبصورت اور خوش قطع بنی ہوائی ہی کہ بی اختیار دیکھنی کو جی چاہتا ہے
اس لاٹھہ کی نیچی کی درجہ کی ایک نیچ مدور اور ایک کمر کی بنائی ہی اور دوسری
درجہ کی سب نیچین مدور ہین اور تیسری درجہ کی سب نیچین کمر کی ہین اور اوپر کی
دونو درجہ گول ہین اور تمام پتھر سنگ سرخ کا لگا ہوا ہے مگر چوتھی درجہ مین سنگ مرمر
بھی ہی اور ہر جگہہ منبت کاری اور گلکاری ایسی خوبصورتی سی کی ہی کہ اوسکی
ہر ایک بیل سلسل پر ہزارون معشوقون کی زلف دوتا قربان ہے اور اسکی
ادنی سی ادنی پھول پنکھڑی پر سیکڑون گلرخون کی لب لعل بخشش نثار ہین مگر
اس لاٹھہ کی بنا مین بہت گفتگو ہی مسلمانون مین بہت مشہور ہے کہ یہ لاٹھہ
سلطان شمس الدین التمش کی بنائی ہوئی ہی اور اکثر تاریخ کی کتابون مین اور
کتبہ عہد سکندر بہلول مین اس لاٹھہ کو سلطان شمس الدین التمش کی لاٹھہ کرکر
لکھا ہی اور بعضی تاریخون مین اس لاٹھہ کو مسجد کا ماذنہ لکھا ہی اور بعضی کتابون
اس لاٹھہ کو سلطان معزالدین کی لاٹھہ لکھا ہی مگر اس سبب سے کہ اس لاٹھہ کا
پہلا دروازہ شمال رویہ ہی اور ہندوؤن کی مندر کی عمارت کا دروازہ ہمیشہ
شمال رویہ ہوتا ہے برخلاف ماذنون کی کہ اونکی دروازہ ہمیشہ شرق رویہ ہوتی
ہین چنانچہ سلطان علاؤالدین نی جو لاٹھہ بنانی شروع کی اوسکا شرق رویہ
دروازہ رکھا اور نیز اس سبب سے کہ اکثر مسلمانون کی عادت ہے کہ ایسی
عمارت کو کرسی دیکر بنانی ہین جیسی سلطان علاؤالدین نی اپنی لاٹھہ کو

تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف

تقویم البلدان

فتوحات فیروزشاہی

کرسی دیگر بنانا شروع کیا تہا برخلاف ہندؤوں کی کہ وہ بدون کرسی بناتی ہیں
جیسی کہ یہہ لاٹھہ بنی ہوئی ہی اور نیز اس سبب سے کہ اس لاٹھہ کی پہلی درجے پہ کنگورے بنے
مقام ہی ایسی معلوم ہوتے ہیں جیسی پیچہی کر لگائی ہیں اور نیز اس وجہ سے کہ جسطرح
اصل بتخانہ مین زنجیروں مین گہنٹی لٹکتی ہوئی تہی اون پر کہود دیتے ہین اوسیطرح اس پہلے
کہنڈ پر زنجیروں مین گہنٹی لٹکتی ہوئی کہدی ہوئی ہین اور نیز اس دلیل سے کہ جسطرح
کتبہ فتح نامہ کا بنام قطب الدین ایبک سپہ سالار اور دوسرے معز الدین کے
نام کا اصل بتخانہ پر ہی اوسیطرح اس لاٹھہ پر ہی غالب ہے کہ پہلا کہنڈ اس لاٹھہ کا
ہندؤوں کی وقت کا ہی کچہہ عجب نہیں کہ اس پہلی کہنڈ مین جہاں جہاں کتبہ کہدا ہوا ہے
وہاں پہلی بتوں کی مورتیں ہوں اس سبب سے وہ پتہر نکال کر یہہ کتبہ اون مین
نام اور فتح ان کی ایتین مین لکہائی ہوں جسمین بادشاہوں کی تعریف ہے اور یہہ بات
کہ مدت سے مشہور چلی آتی ہی کہ یہہ لاٹھہ رای پتہورا نے اپنی قلعہ اور بتخانہ کے
ساتھہ یعنی سنہ ۱۲۰۰ بکرماجیت مطابق سنہ ۱۱۴۳ء موافق سنہ ۵۳۸ ہجری کے بنائی
صحیح معلوم ہوتی ہی کیونکہ اوسکے متی سورج مکہی مذہب کی تہی اور ہندو
جمنا کو سورج کی بیٹی اعتقاد کرتی ہین اسواسطے اس مذہب والے جمنا کا
درشن کرنا بڑا دہرم جانتے ہین اس سبب سے جمنا کی درشن کو اس
لاٹھہ کا پہلا کہنڈ بنا سنہ ۵۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۱۹۱ عیسوی مین جب یہہ بتخانہ مسلمانوں نے
فتح کیا تو اپنی نام کے کتبے لگائی اور فضل ابن ابو المعالی متولی کیا

دیکہو کتبہ نمبر ۵

دیکھو کتبہ نمبر ۱۰ اور اوسکا نام پتہر پر کہود کر دروازہ کی پاس لگا دیا جسن زمانہ مین سلطان شمس الدین
التمش نے اس مسجد کے ادہر ادہر تین در بڑہائی یعنی ۶۲۷ سنہ ہجری
مطابق ۱۲۲۹ سنہ عیسوی کی اوسی زمانہ مین اس لاٹہہ کو بہی بڑہایا اور دوسرے حصہ پر
دیکھو کتبہ نمبر ۱۱ کہنڈ کی دروازہ پر اسکا حال کہدوایا اور جسبب سے اسکا نام مادنہ رکہا اور ہر در
دیکھو کتبہ نمبر ۱۲ اسی نام کا کتبہ اور جمعہ کی نماز کی آیت کو کہودا اور معمار کا نام لکہا اگرچہ اب
اس لاٹہہ کی پانچ کہنڈ ہین لیکن اسمین بہی کچہہ شک نہین کہ جسطرح مشہور ہے پہلے
اس لاٹہہ کی سات کہنڈ تہی اور منارہ ہفت منظری کی نام سے بہی یہ لاٹہہ مشہور تہے
اور جہان اب کٹہرا لگا ہوا ہے وہان بہی کنگورہ بنی ہوئی تہی جیسی فصیلون کے
ہوتی ہین اور پانچوین درجہ پر ایک درجہ تہا کہ اوسکے چارون طرف دروازہ تہے
اور اوسکے اوپر بطور یعنی برجی کی شکل راس مخروط لدا ہوا تہا کہ ساتوان
درجہ شمار مین آتا تہا یہہ ساتوان درجہ ۷۷۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۶۸ سنہ عیسوی مین فیروز شاہ نے
فتوحات فیروز شاہی ۲ بنایا تہا کیونکہ وہ لکہتا ہی کہ مرمت کی وقت مینی اس لاٹہہ کو جتنی پہلی تہی
اوس سے اونچا کر دیا اور اس لاٹہہ کی مرمت کا حال پانچوین کہنڈ کی دروازہ پر
دیکھو کتبہ نمبر ۱۳ کہدوا دیا بعد اوسکے پہر لاٹہہ مرمت طلب ہوگئی تہی ۹۰۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۰۳ سنہ عیسوی
مین فتحخان نی سلطان سکندر بہلول کیوقت مین مرمت کی اور اسکا حال
دیکھو کتبہ نمبر ۱۴ کہدوا کر پہلے دروازہ کی پیشانی پر لکہوا دیا مشہور ہے کہ تخمینا ۱۱۹۶ سنہ ہجری
مطابق ۱۷۸۲ سنہ عیسوی کی کالی اندہی اور بہونچال کی صدمہ سے اوپر کے کہنڈ

گر پڑا

گر پڑی تھی اور تیز سبب پرانے ہونے کے پہلی کھنڈ کی تھوڑی بہت گر پڑی تھی اور
اکثر جگہہ سی شکستہ ہو گئی تھی سنہ ۱۸۲۹ع مطابق سنہ ۱۲۴۵ ہجری کی سرکار دولتمدار
انگریزی کے حکم سی سنرسمتھ صاحب کپتان نی اس لاٹھہ کی اول سے
آخر تک مرمت کی اور جس جگہہ کہ کنگورہ تھی وہاں سنگین کٹھرہ بہت مستحکم
لگا دیا اور پانچوین درجہ پر برجی کٹھرہ بہت خوبصورت بنا دیا اور چھٹی کھنڈ کے
جگہہ سنگین آٹھہ دری برجی نہایت خوبصورت اور ساتوین کھنڈ کی جگہہ
کاٹھ کی برجی لگائی تھی اور اوس پر پھریرا لگا دیا تھا مگر افسوس ہے کہ دونو
برجیان سنگین اس سبب سے سنگین برجی کو لاٹھہ پر سی اوتار کر نیچی کھڑا کر دیا ہے
اور کاٹھ کی برجی ضایع ہو گئی مگر نہایت افسوس ہے کہ مرمت کے وقت اس
لاٹھہ کی کتبون کی حرف جو گر پڑی تھی بالکل غلط بنائی ہین اکثر جگہہ صورت لفظون کی
بنا دی ہی جب غور کر کر دیکھو تو وہ لفظ نہین ہی صرف نقش ہین اور بعضی
غلط لفظ بنا دی ہین اور بعضی جگہہ اپنی طرف سے ایسی عبارت کہو دی ہے
کہ اصلی کتبہ کے مضمون سے بالکل علاقہ نہین رکہتی آج تک اس لاٹھہ کی کتبہ نہین پڑھے
گئی تھی ہمنی ساری کتبہ دوربین کی استعانت سے پڑھے پہلا کھنڈ اس لاٹھہ کا
۳۲ بتیس گز کی انچہ اور دوسرا کھنڈ سترہ گز کی انچہ اور تیسرا کھنڈ ۱۳ تیرہ گز اور چوتھا
کھنڈ سوا آٹھہ گز اور پانچوان کھنڈ بھی معہ اوس تھوڑی سی اونچائی کے جو
کٹھرہ کے اندر ہی سوا آٹھہ گز اونچا ہی اس حساب سے کل اونچائی اس لاٹھہ کی

پانچون کھنڈ و تلی اوپر موجود ہین قریب اسّی گز کی اونچی ہی اور سنگین برجی سے
اونچائی جو سرکار انگریزی نی چڑہائی تہی وہ اب اوتار کر نیچے رکہدی ہی چہہ گز
ہی کہ جو برجی تہی اور پہر پرے کی اونچائی ملکر یہہ لاٹہہ سو گز اونچی ہی اور مشہور یہی ہی
کہ جب اس لاٹہہ کی ساتون کہنڈ قایم تہی تو یہہ لاٹہہ سو گز اونچی تہی اس لاٹہہ کی
جڑ کا پچاس گز کا محیط ہے اور سرے پر کا دس گز کا ہی یہہ لاٹہہ اندر سے بالکل خالی
ہی اور اوسمین چکردار سیڑہیان بنی ہوئی ہین پہلی درجہ مین ایکسو چہپن[۱۵۶] اور دوسرے
درجہ مین اٹہتر[۷۸] اور تیسرے درجہ مین باسٹہہ[۶۲] اور چوتہی مین اکتالیس[۴۱] اور پانچوین مین
اکتالیس[۴۱] ہین کہ کل سیڑہیان اس لاٹہہ کی تین سو اٹہتر[۳۷۸] ہوئین اور یہ معلوم ہوتا ہے
کہ پہلی بہی اسیقدر سیڑہیان ہونگی کیونکہ اوپر کی دونو درجون مین چڑہنی کا رستہ تہا

نمبر ۹ تعمیر سلطان علاؤالدین

لاٹہہ کی پاس کا بڑا دروازہ

جبکہ سلطان علاؤالدین محمد شاہ خلجی بادشاہ ہوا اور اوسکے دلمین عمارت کا شوق آیا تو
اوسنے ۷۱۰ ہجری مطابق ۱۳۱۰ عیسوی اسی مسجد کی لیے بہت بڑا دروازہ لاٹہہ کے
پاس بنوایا یہہ دروازہ[۱] بالکل سنگ سرخ کا ہی اور کہین کہین سنگ مرمر بہی
لگا ہوا ہے اوسکے چارون طرف چار دروازہ بنائی ہین اور چہت کا بطور گنبج
بہت اونچا لداؤ لادا ہے ہر ایک جگہہ بہت تحفہ صنعت کاری اور گلکاری کی ہے
اور حدیثین اور قرآن کی آیتین کہدوا دی ہین اور غربی اور جنوبی اور شرقی

[۱] خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

دیکہو نقشہ نمبر ۱۵ دیکہو نقشہ نمبر ۱۶ دیکہو نقشہ نمبر ۱۷

دروازہ

دروازہ پر اپنی نام کا کتبہ لگایا ہی مگر اس کتبہ کی ہبت تہپر گر پڑی ہین اور بعضی
حرفون کو شوقین کہنا ہم کیا ہی اس دروازے کی بن چکنی کی بعد بادشاہی حکم دیا کہ
اس مسجد مین جو تہا درجہ اور بنایا جاوے بیچکا درجہ تو سلطان معزالدین کا بنایا ہوا تہا
اورادہر اودہر کی دو دو درجہ سلطان شمس الدین التمش کے بنائی ہوئی تہی
شمال کیطرف چوتہا درجہ سلطان علاؤالدین کی حکم سی بنانا شروع ہوا یہہ درجہ
ایکسو چالیس گز گیارہ فٹ کا گزسی بنایا تہا اور نو درونکی بنیاد رکہی تہی اور بیچکا در سولہ
گز کا چوڑا کہا تہا ۷۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ سنع مین یہہ عمارت بن رہی تہی افسوس کہ
بادشاہ کی عمر نی وفا نکی کہ ۷۱۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۵ عیسوی کی مرگیا اور یہہ مسجد
ناتمام رہ گئی اگر یہہ عمارت پوری ہو جاتی تو ساری مسجد ملکر ضلع شرقی و غربی
اسکا دو سو اکتالیس گز کا لنبا اور ضلع جنوبی شمالی ایکسو تیس گز کا لنبا ہوتا
اس جانب کو بادشاہ نی ایک دروازہ بنانا شروع کیا تہا مگر وہ بہی ناتمام
رہ گیا ان ناتمام عمارتون مین بہی نہایت سنگتراشی کی تہپر لگائی تہی اور کتبہ
اور حد نشین کہدوائین تہین معلوم نہین کہ یہہ تہپر کون اوکہیڑ لیگیا کیونکہ صاف
اوکہڑی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور اب بجز چونہ اور تہپر کی چنائی کے اور کچہہ
نہین رہا اس مسجد کی تعریف قران السعدین مین امیر خسرو نی لکہی ہی اور
یہہ ایک شعر اوسمین کا ہے شعر مسجد او جامع فیض اله
زمزمہ خطبہ او تا بماہ

خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

لمنار اده بنی لاٹھ

اس بادشاہ کو اپنے نام اور کا بہت شوق تہا اس سبب سے جب اوسنے مسجد بڑہانیکا حکم دیا یعنی ۱۱ سنه ہجری مطابق ۱۲۱۱ سنع مین تو اوسکے ساتہہ یہ حکم دیا کہ اس مسجد کی صحن مین ایک مینار ایسی بناوین کہ پہلے مینار سی دگنا ہو چنانچہ سو گز کی محیط سے مینار بنانا شروع ہوا اور اس مینار کی بنیاد مسلمانو نے طریق پر رکہی یعنی کرسی بہی دی اور پہلا دروازہ غرب کی جانب بہی رکہا اور یہہ ارادہ کیا کہ دو سو گز اونچا بنایا جاوے ہر چند اس مینار کی ہیبت بداریہ مگر عمر کی کچہہ مضبوطی نہو سکی کہ ہنوز ایک درجہ بہی پورا ہونی پایا تہا کہ بادشاہ کی عمر پوری ہو گئی اور یہہ عجیب عمارت ادہوری رہ گئی اس لاٹہہ کا پتہر سب اوکہڑ گیا ہی نرا چونی اور پتہر کا ڈہیم کہڑا ہی امیر خسرو قران السعدین مین اس منارہ کی بہی تعریف لکہتی ہین اور رسیاد ہمین کی دو شعر ہین شعر

شکل منارہ خوستونی زسنگ — از پی سقف فلک شیشہ رنگ
سقف سما گر کہنہ شد نگون — در تہ او داشتہ سنگین ستون

تاریخ کی کتابون مین اس مسجد کو مسجد آدینہ دہلی اور مسجد جامع دہلی کرکر لکہا ہے مگر مسجد قوة الاسلام اسکا نام کہین نہین ملا معلوم نہین کہ یہہ نام کب رکہا گیا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب یہہ بتخانہ فتح ہوا اور مسجد بنائی گئی اسوقت اسکا نام قوة الاسلام رکہا ہو الا ایسی مسجدین اصلی نام سی مشہور نہین ہوتین بلکہ

خزاین الفتوح یعنی تاریخ علائی

جامع

جامع مسجد کرکر مشہور ہوجاتی ہین جیسی شاہجہان آباد کی مسجد کہ اصلی نام اسکا
مسجد جہان نما ہی مگر جامع مسجد کرکر مشہور ہے

نمبر ۱۱ حوض شمسی یا قطب صاحب کا تالاب

قطب صاحب کی نواح مین سلطان شمس الدین التمش نی قریب ۶۲۶ سنہ ہجری — تاریخ فرشتہ
مطابق ۱۲۲۹ سنہ عیسوی کی یہہ حوض بنایا تہا مشہور ہے کہ یہہ حوض سنگ سرخ کا بنا ہوا تہا
مگر اب سب ٹوٹ گیا ہی اور نرا تالاب رہ گیا ہی یہہ تالاب ۲۷۶ گز طول و سوا سو گز عرض پختہ
کا ہی جب یہہ حوض بنا ہوا تیار ہوگا تو خیال کرنا چاہیی کہ کتنا بڑا ہوگا سلطان — خزائن الفتوح مشہور بہ تاریخ علائی
علاوالدین نی قریب ۷۱۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۱۱ سنہ عیسوی کے اس حوض کو کہ مٹی سے
اٹ گیا تہا صاف کرایا اور اوسکے بیچون بیچ مین ایک لداؤ کا چبوترہ پتہر کے
سی بنا کر اوسپر برجی نہایت خوبصورت بنائی چنانچہ ایک ٹوٹا ہوا برج
موجود ہے فیروز شاہ نی بہی اپنی زمانہ بادشاہت مین اس حوض کی مرمت کی — فتوحات فیروز شاہی
اور پانی کی رستہ صاف کرائی مگر اب یہہ تالاب بہت اٹ گیا ہے
اور تین چار مہینی سی سوا اسمین پانی نہین ٹہرتا

نمبر ۱۲ مقبرہ سلطان غازی

قطب صاحب سے دو کوس پرے جانب غرب یہہ مقبرہ ہی سلطان ناصر الدین محمود
پسر کلان سلطان شمس الدین التمش کا جو لکہنوتی کا حکم تہا اور ۶۲۶ سنہ ہجری مطابق — تاریخ فرشتہ
۱۲۲۸ سنہ عیسوی کے اپنی باپ کے جیتی جی مر گیا اوسکی لاش کو دلی مین لا کر یہان

دفن کیا اور ۶۲۴ سنہ ہجری مطابق ۱۲۲۶ سنہ عیسوی کے سلطان شمس الدین التمش نی یہہ مقبرہ
بنایا یہہ مقبرہ بہت نفیس ہی اسکی اندر چارون طرف مکان ہین اور چار عجائبات
نری سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی مسجد ہی اور بیچون بیچ مین ایک غار رہے ہے
کہ سیڑہیان اوترکر اوسمین جاتی ہین اور اوسمین یہہ قبر ہی اور اوس غار مین
ستون کہڑی کرکر چہت پات دی ہی اور چہت پر ہشت پہلو چبوترہ چار فٹ اور
سات انچہ کا اونچا بنایا ہی دروازہ بہی اس مقبرہ کا سنگ مرمر کا ہی اور
اوسپر آیات قرانی بخط نسخ وکوفی اورکتبہ کہدا ہوا ہے اور چار دیواری (دیکہو کتبہ نمبر ۱۸)
سنگ خارا سی بہت مستحکم بنائی ہی چارون کونون پر چار برج ہین دروازہ
اتنا کرسی دیکر بنایا ہے کہ بائیس سیڑہیان چڑہ کر اوسمین جاتی ہین

نمبر ۱۳ مقبرہ سلطان شمس الدین التمش

قطب صاحب کی لاٹہہ کی پاس یہہ مقبرہ مشہور ہے جسکہ سلطان شمس الدین التمش (مرآت آفتاب نما)
۶۳۳ سنہ ہجری مطابق ۱۲۳۵ سنہ ع مرا تو یہان دفن کیا غالب ہے کہ یہہ مقبرہ رضیہ
سلطان بیگم اوسکی بیٹی نی بنایا اس مقبرہ کی عمارت باہر سے نری سنگ خارا کی
ہی اور اندر سی سنگ سرخ کی ہی اور کہین کہین سنگ مرمر بہی لگا ہی تمام
دیوارون پر آیات قرانی کندہ ہین اور بہت اچہی صنعت کاری کی ہوئی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اس مقبرہ پر ستون دار گنبد بہی تہا مگر اب گر پڑا ہے
فیروز شاہ لکہتا ہی کہ مینی اس مقبرہ کی بہی مرمت کی اور صندل کا چہپر کہٹ چڑہایا (فتوحات فیروز شاہی)

اور

اور اوسکے گنبد مین پتھر کی بہتر ہی تراش کر لگائی گئی مگر اب ان چیزون کا پتہ نہین رہا

نمبر ۱۴ درگاہ شاہ ترکمان

یہہ درگاہ شہر شاہجہان آباد کی اندر ترکمان دروازہ کے پاس واقع ہے شاہ ترکمان صاحب بڑی بزرگون مین سی ہین شمس العارفین انکا لقب ہے چوبیسوین رجب ۶۳۸ھ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۰ سنہ عیسوی کے معز الدین بہرام شاہ کی وقت مین آپ کا انتقال ہوا اور تب ہی سے یہہ مزار ہے مگر کچہہ عمدہ مکان یہان بنا ہوا نہین ہے قبر کی گرد سنگ مرمر کا کٹہرا ہی اور تہوڑی دور تک سنگ مرمر کا فرش ہے سو وہ بہی حال کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ہر برس چوبیسوین رجب کو یہان عرس ہوتا ہے اور بہار کے موسم مین ہر برس بڑی دہوم دہام سی بسنت ہوتی ہی شہر کا ترکمان دروازہ آپہی کی اِسی مزار کی سبب اس نام سی مشہور ہے

مراۃ آفتاب نما
واخبار الاخیار

نمبر ۱۵ مقبرہ رکن الدین فیروز شاہ

زیر دیوار مقبرہ سلطان غاری سوادہ موضع ملکپور یہہ مقبرہ ہی صرف آٹہہ ستون کہڑی کر کر اوسپر برج بنا دیا ہی جبکہ ۶۳۵ سنہ ہجری مطابق ۱۲۳۷ سنہ عیسوی کے یہہ بادشاہ رضیہ سلطان بیگم سی لڑکر پکڑا گیا اور قید مین مرا تب اس مقام پر دفن ہوا فیروز شاہ نے اپنی سلطنت مین اِس برج کی از سر نو مرمت کی

فتوحات فیروز شاہی

نمبر ۱۶ مقبرہ رضیہ سلطان بیگم

شہر شاہجہان آباد مین بلبلی خانہ کی محلہ مین ترکمان دروازہ کی پاس ایک *

ٹوٹی سی چار دیواری اور ہوٹی سی قبر رضیہ سلطان بیگم بنت سلطان شمس الدین
التمش کی ہی جو خود ہی چند مدت تخت پر بیٹھی ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ عیسوی
معز الدین بہرام شاہ کے وقت مین قتل ہوئی جب یہہ مقبرہ بنا مگر اب بجز اسکے
اور کچھہ نہین

تاریخ فیروزشاہی شمس سراج عفیف

نمبر ۱۷ مقبرہ معز الدین بہرام شاہ

مقبرہ سلطان غاری کی زیر دیوار سواد موضع ملکپور مین ہے یہہ مقبرہ ہی صرف آٹھہ
ستون کھڑی کرکر اوسپر برج بنایا ہی جبکہ ۶۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۴۱ سنہ عیسوی کے
امرا نی اس بادشاہ کو مار ڈالا اور علاء الدین کو تخت پر بیٹھایا تب اس مظلوم
بادشاہ کی قبر پر یہہ گنبد بنا فیروز شاہ کی وقت مین اس مقبرہ کی مرمت
ہوئی تھی

فتوحات فیروزشاہی

نمبر ۱۸ مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن

جہان قطب صاحب کی قدیم آبادی کی ٹوٹی کھنڈر ہین وہان یہہ مقبرہ ہی جبکہ
۶۸۶ سنہ ہجری مطابق ۱۲۸۶ سنہ عیسوی کے یہہ بادشاہ مرا تو یہان دفن کیا یہہ مقبرہ بالکل
ٹوٹ گیا ہی اور پتھر سب اوکھڑ گئی ہین چونہ کا ڈھیر رہ گیا ہی اسی مقبرہ کی تعمیر
ایک اور قبر ہی مشہور ہے کہ وہ قبر خان شہید بیٹے کی ہی جو ۶۸۳ سنہ ہجری مطابق
۱۲۸۴ سنہ عیسوی کے لاہور کی طرف لڑائی مین مارا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مقبرہ
اس بادشاہ نی اپنی سامنی بنایا تھا جب کہ خود مرا تو وہ بھی یہان دفن ہوا

نمبر ۱۹ حوض علائی یا حوض خاص

یہہ حوض درحقیقت سلطان علاءالدین کا بنایا ہوا ہے جسنے قریب اپنی زمانہ تخت نشینی کے یعنی قریب سنہ ۶۹۵ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۵ عیسوی کے بنایا تہا یہہ حوض بہی ایکسو گز کی سنگ بستہ مین ہی چارون طرف اسکی پختہ دیوارین بنی ہوئی ہین فیروزشاہ کے وقت مین یہہ حوض مٹی سی بہر گیا تہا اور پانی نہین رہتا تہا اوسنے تخمیناً سنہ ۷۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۴ عیسوی کے اس حوض کو نئی سرے سے خالی کیا اور جہان جہان ٹوٹ گیا تہا اوسکی مرمت کی اور اوسکے اوپر ایک مدرسہ بنایا اور طالب علم مقرر کئی اور مدرس نوکر رکہی سبب ہے اسکا نام حوض خاص مشہور ہو گیا بڑی مدرس اس مدرسے کی سید یوسف بن جمال حسینی تہی جنکا انتقال سنہ ۷۹۰ ہجری مطابق سنہ ۱۳۸۸ عیسوی مین ہوا اور اسی مدرسے کی صحن مین دفن ہوئی اور مقبرہ فیروز شاہ کا بہی اسی مقام پر ہے

۱ فتوحات فیروزشاہی و اخبار الاخیار

۲ فتوحات فیروزشاہی

۱ اخبار الاخیار

نمبر ۲۰ مقبرہ سلطان علاءالدین خلجی

قطب صاحب کی لاٹہ کی پاس مسجد قوۃ الاسلام کی پیچہی نہایت ٹوٹا پہوٹا ایک کہنڈر کہڑا ہی یہہ مقبرہ ہی سلطان علاءالدین خلجی کا اگرچہ یہہ بادشاہ سنہ ۷۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۶ عیسوی کے مرا لیکن غالب ہے کہ یہہ مقبرہ سنہ ۷۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۷ عیسوی کے قطب الدین مبارک شاہ کی عہد مین بنا ہے اسکے پاس ایک مسجد اور ایک مدرسہ وہ بہی بالکل شکستہ ہو گیا ہی کچہہ کچہہ نشان پائی جاتی ہین

۲ مرآت آفتاب نما ۲

فیروز شاہ نے اپنے عہد میں اس مقبرہ اور مدرسہ اور مسجد کی بھی مرمت کی تھی اور
صندل کا چھپر کھٹ چڑھایا تھا مگر اب یہہ مقبرہ بالکل چونے کا ڈھیر ہی سب پتھر اوکھڑ گئی ہین اور
قبر تک بھی ٹوٹ گئی ہی

نمبر ۲۱ باولی حضرت نظام الدین

مشہور ہی کہ یہہ باولی حضرت نظام الدین نے اپنی جیتی جی قریب ۷۲۱ سنہ ہجری کے
مطابق ۱۳۲۱ سنہ عیسوی کے بنائی ہی اس باولی کا پانی بھی متبرک گنا جاتا ہے اور جن لوگون نے
اور بہوت نہا گئے اور پڑے رہنے کی منت سی اسمین نہایا جاتا ہے یہہ باولی بہت خوب
اور نہایت روشن ہی پانی کی اندر تہ تلک اسمین گول سیڑہیان بہت خوبصورت شاہانے
سی بنی ہوئی ہین ۸۱۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۷۹ سنہ عیسوی کے محمد معروف ابن حمید الدین نے
اس باولی کی جنوبی ضلع پر فیروز شاہ کی عہد مین کچھہ مکانات بنائی اور جانب جنوب
ایک پتھر پر چند اشعار لگائی وہ پتھر اور اشعار ناموزون و خط زشت اب تک قائم ہے
اس باولی کی اوپر اور بھی مکانات اور قبرستان بن گئی ہین اور سلسلہ کے میلے کے دن
آدمی اس باولی پر جمع ہوتی ہین اور بہت اونچی اونچی جگہہ سی تیرنی والی کھڑ
کودتی ہین بڑا تماشا یہہ ہوتا ہے کہ تماشائی اوپر سی پیسہ پہینکتی ہین اور کودنی والی
اوسکے ساتہہ کودتی ہین اور رستہ مین پیسہ لپک لیتی ہین اس کے درکا دیکے
چار دیواری نواب احمد بخش خان بہادر والی فیروزپور نے بنوا دی ہی اور
دروازہ پر یہہ مصرع لکھوا دیا ہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

مقبرہ

نمبر ۲۲ مقبرہ تغلق شاہ

قلعہ تغلق آباد کی پاس یہہ مقبرہ ہی غیاث الدین تغلق شاہ کا جبکہ وہ بادشاہ سنہ ۷۲۵
ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۴ عیسوی کے مرا تو اوسکے بیٹی محمد شاہ تغلق نی جسکو محمد عادل تغلقشاہ بھی
کہتی ہین یہہ مقبرہ بنایا قطع اس مقبرہ کی بہت خوبصورت ہی برج کی چار دیوار
بالکل سنگ سرخ کی ہی اور گنبد سنگ مرمر کا سنگ سرخ مین جا بجا سنگ مرمر کی
دہاریان لگی ہوئی ہین اور بہت خوبصورت منبت کاری کی ہوئی ہی اسکی
برج کا لدا و بہت بلند ہی پتہر ایسی خوب وصل کئی ہین کہ ایک ذرا نقصان نہین آیا
گرد اس مقبرہ کی چونہ اور پتہر کی نکو یہہ فصیل (دیوار) اوسکی دیوار مین اندر کے رخ حجرہ بنے
ہوئی ہین جسمین میدار ستی ہین فصیل کا دروازہ سنگ سرخ کا بنا ہوا ہی اوسمین
تئیس سیڑہیان ہین اس دروازہ سی قلعہ تغلق آباد تک ایک پل بنایا ہی
تاکہ قلعہ مین سی مقبرہ مین آنیکا رستہ ہو کیونکہ اسکے چارون طرف جنگل کا پانی
بہرا رہتا تہا اس مقبرہ مین ایک تو اسی بادشاہ کی قبر ہی دوسرے مخدومہ جہان
اسکی بیوی کی تیسری سلطان محمد عادل تغلقشاہ اسکے بیٹی کی جو سنہ ۷۵۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۳۵۱ عیسوی کے رود سندہ کی کنارہ پر مرا تہا دروازہ کے پاس جو فصیل کا
برج ہی اوسپر ہی ایک چہوٹا سا گنبد ہی معلوم نہین کہ اوسمین کسکی قبر ہی
فیروز شاہ کے وقت مین یہہ مقبرہ دار الامان کہلاتا تہا اور فیروز شاہ نے
ان قبرون پر صندل کا چہپر کہٹ اور خانہ کعبہ کی پردہ چڑہائی تہی اور جن

فتوحات فیروز شاہی

لوگون کو کہ سلطان محمد عادل تغلقشاہ نی مار ڈالا تہا یا اونکی ہاتہہ پاون ناک
کان کاٹ ڈالی تہی یا اندہا کر دیا تہا اونکو اور اونکی وارثونکو روپیہ دیکر راضی کیا
اور عفو جرایم کی سندین لیکر اور ایک صندوق مین بند کرکر قبر کی سرہانی
رکہوا دیا تہا

نمبر ۲۳ درگاہ حضرت نظام الدین اولیا

یہہ درگاہ پرانی قلعہ سی ایک میل اکی ہبت نامی ہی جبکہ حضرت نظام الدین کا
سنہ ۷۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۴ عیسوی کے انتقال ہوا تو آپکی مزار پر ایک چہوٹا سا گنبد اور
جالیان تہین فیروزشاہ نی اپنی وقت مین اوسپر صندل کا چہپرکہٹ چڑہایا فتوحات فیروزشاہی
اور برج کی چارون کونون مین سونی کی کٹوری سونی کی زنجیرون مین لٹکا دیئے
سنہ ۹۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۲ عیسوی کے سید فرید خان نی بڑی اکبر کی عہد مین گنبد کے
گرد سنگ مرمر کی جالیان لگائین اور گنبد کے اندر ایک لوح پر چند اشعار
تاریخ کی لگائی کہ مادہ تاریخ اوسکا قبلہ کہ خاص و عام ہی ۹۷۰ بعد اسکے نورالدین
جہانگیر بادشاہ کی عہد مین فرید خان المخاطب بمرتضی خان نی سنہ ۱۰۱۷ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۰۸ عیسوی کے آپکی مزار شریف کی سیپکار کا بہت تحفہ چہپرکہٹ چڑہایا
حقیقت مین اسکی پچی کاری بہت تحفہ ہی اور اوس سیپکار مین چند اشعار تاریخ
کندہ ہین کہ مادہ تاریخ اوسکا قبہ شیخ ہی ۱۰۱۷ بعد اسکے سنہ ۱۰۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۲
عیسوی کے شاہجہان کی عہد مین خلیل اللہ خان نی اس گنبد کے گرد سنگین بارہ دری

سمد

سنگ سرخ کی ستونونکی بنائی اور اوسکے دوسرے اور چوتہی در پر کتبہ کہدوا دیکہو کتبہ نمبر ١٩
سنہ ١١٦٩ ہجری مطابق سنہ ١٧٥٥ عیسوی عزیز الدین عالمگیر ثانی نی چند اشعار اردو ایک پتہر پر
کہدوا کر گنبد کے اندر لگا دئی بعد اسکے سنہ ١٢٢٣ ہجری مطابق سنہ ١٨٠٨ عیسوی نواب
احمد بخش خان بہادر رئیس فیروز پور نی غلام گردش کی سنگ سرخ کے
ستون نکلوا ڈالی اور سنگ مرمر کی ستون بہت تحفہ اور خوبصورت لگا دئے
سنہ ١٢٣٦ ہجری مطابق سنہ ١٨٢٠ عیسوی فیض اللہ خان بنگش نی غلام گردش مین تانبی
کی بہت چہڑیا دئے اور سونی اور لاجورد سی بہت تحفہ مینا کاری کرواے اسکے بعد
سنہ ١٢٣٩ ہجری مطابق سنہ ١٨٢٣ عیسوی اکبر شاہ ثانی نی اوس برج کو سنگ مرمر کا بنوا دیا
اور اوسپر بہت خوشنما سنہری کلس لگوا دیا اب یہہ درگاہ بہت عمدہ عمارت مین
ہی ہی ستروین ربیع الثانی کو ہر برس بڑی دہوم سی یہان عرس ہوتا ہے
اور موسم بہار مین بسنت بہی بہت دہوم سی ہوتی ہی مسجد اس درگاہ کی فیروز شاہ
کی بنائی ہوئی ہی

نمبر ٢٢ ست پلہ

موضع کہڑکی کی سرحد مین متصل درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی یہہ پل سنہ ٧٢٦
ہجری مطابق سنہ ١٣٢٦ عیسوی سلطان محمد عادل تغلقشاہ نی یہہ پل بنایا ہی درحقیقت اخبار الاخیار [٢]
یہہ بند ہی اور دور دور کا پانی اسمین کہرا ہی نالہ کی نکلنی کو بیچ مین سات در
بطور پل کی بنائی ہین اور اسی سبب سی ست پلہ مشہور ہے اسکی اوپر بہی مکان

بنی ہوئی ہین اور دروازہ بہت خوشنمائی سی بنائی ہین ایک جگہہ سے
بیہ پل ٹوٹ گیا تہا وہان کچا بند بنادیا ہی اس پل کی درون کی تہ
ایک کنوان تہا اگرچہ وہ کنوان اب نہین ہا مگر نالی مین آنکہ لیکر پانی جمع
کرتی ہین اور اوسکو تبرک سمجہتی ہین بیمار ونکو نہلاتی ہین اوربچون کی لیئی تہلیون مین
پانی بہرکر اور سر سے کی تپی رکہہ کر دور دور لیجاتی ہین کاتک کی مہینہ مین
دیوالی کی قریب ہفتہ اور اتوار اور منگل کی دن بڑا ہجوم ہوتا ہی صدہا زن و مرد
اوریہی نہائی کو آتی ہین ناکہ آسیب جن اور بہوت اور جادو سی محفوظ رہین
کہتی ہین کہ یہان حضرت روشن چراغ دہلی نی وضو کیا تہا اوسکے
سبب یہان کی پانی کو برکت جانتی ہین دیوالی کی دنونمین یہان کے تہ کنکی پاس
ہوتی سی تہلیا چہہ تکی کو بکتی ہی

نمبر ۲۵ درگاہ شیخ صلاح الدین

حضرت شیخ صلاح الدین سلطان محمد عادل تغلقشاہ کیوقت مین تہی اور اب آپ اخبار الاخیار
مرید ہین شیخ صدر الدین کے محمد تغلقشاہ کو ہمیشہ سخت جواب دیتی تہی ۶
جب انکا انتقال ہوا تو موضع کہرکی کی متصل دفن کیا یقین ہے کہ سنہ
ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۳ عیسوی کے فیروزشاہ کی وقت مین یہ درگاہ بنی ایکی مزار پر ایک
گنبد ہے اور اوسکے چارون طرف جالیان ہین اوسکے پاس بہت
بڑی مسجد تہی اب اکثر جگہہ سی گر پڑی ہی اوسکے پاس مجلس خانہ کا

دالان ہی اور ایک چھوٹی سی گنبد میں اور قبریں ہیں اٹھائیسویں صفر کو ہر برس یہاں
عرس ہوتا تھا اب چند سے موقوف ہو گیا ہے

نمبر ۲۶ مسجد درگاہ حضرت نظام الدین

فتوحات فیروز شاہی

یہہ مسجد کتابوں میں جماعت خانہ کرکے لکھا ہے حضرت نظام الدین کی درگاہ میں ہے
اس مسجد کو فیروز شاہ بادشاہ نے قریب ۷۵۲ ہجری مطابق ۱۳۵۱ عیسوی کے بنایا ہے
خود فیروز شاہ لکھتا ہے کہ یہہ جماعت خانہ نئے سرے سے میں نے بنایا پہلے یہاں نہ تھا اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ خادم مؤمنین جو اس مسجد کا پہلے سے ہونا مشہور ہے غلط ہے یہہ
مسجد بہت نادر ہے اس مسجد کا بیچکا درجہ بڑا ہے سنگ سرخ کا ہے اور جو دو لمبے
قطر کا گنبد ہے اسکے بیچ میں سونے کا کٹورہ لٹکتا ہے باتوں نے ہمیں کو لیا مگر
تین ٹکڑے ٹوٹا نہیں دو درجہ اس بڑے درجہ کے ادہر ادہر ہیں اور ان کی چھت پر
دو دو برج ہیں کہ ساری مسجد کے پانچ برج ہوئے مسجد کے دروں کی پیشانی پر
بعضے جگہ نسخ خط اور بعضے جگہہ کوفی خط میں آیات قرآنی کندہ ہیں مگر تاریخ نہیں
باہر کی دیوار پر صحن کی طرف تھوڑی سی ٹوٹی ہوئی ہے کہ کسی شخص نے حضرت
نظام الدین کی انتقال کی تاریخ کہود دی ہے مگر پہلے کی کہودی ہوئی نہیں ہے

تاریخ

نظام دو گیتی شہ ما و طین ۔ سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب ۔ ندا داد ہاتف شہنشاہ دین ۷۲۵

نمبر ۲۷ مسجد جامع فیروزی

فیروز شاہ نے اپنی کوٹلہ مین قریب ۷۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۵۴ عیسوی [illegible] یہہ مسجد بنائی
تہی چنانچہ اب تک یہہ مسجد ٹوٹی ہوئی لاٹہہ کی پاس موجود ہے اِس مسجد کا گنبد ہشت پہلو تاریخ فرشتہ [1]
تہا اور اوسکے اٹہون طرف بادشاہ نے تاریخ فتوحات فیروز شاہی کا
خلاصہ جو اُس بادشاہ نے خود اپنی حالات مین تصنیف کی ہی پتہر مین کہود کر
لگا دیا تہا اور اِسمین خلاصہ اون احکامات کا تہا جو اُس بادشاہ نے درباب اوقاف
اور درباب نکرنی سیاست بدنی اور لینی خراج اور آسایش رعایا مین
جاری کئی تہی لیکن اُس گنبد کا اب نشان بہی نہین رہا ٹوٹی ہوئی پتہر بہی
کہین نہین ملتی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ گنبد جہانگیر بادشاہ کی زمانہ تک تہا
پہر معلوم نہین کہ کس زمانہ مین ٹوٹا ۸۰۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۹۸ عیسوی مین جب تیمور نے تزک تیموری [2]
دلی کو فتح کیا تو اِسی مسجد مین تیمور کی نام کا خطبہ پڑہا گیا

نمبر ۲۸ کوشک انور یا مہندیان

یہہ ایک کہنہ عمارت ہی کوٹلہ فیروز شاہ کی سامنی جیلخانہ کی پاس اگرچہ اسکا حال
کچہہ معلوم نہین مگر کتابون مین اسکا نام کوشک انور لکہا ہی اُسکے نام سی یقین اخبار الاخیار [3]
پڑتا ہی کہ کسی بادشاہ کی بنائی ہوئی ہی کیونکہ اسطرح کی نام اوس زمانہ مین
بادشاہی عمارتونکی ہوتی تہی اور جس موقع پر یہہ عمارت محاذی کوٹلہ کی
واقع ہی اُس قرینہ سی متصور ہوتا ہے کہ فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہی پر کچہہ
عجب

عجب نہین کہ قریب ۸۰۰ سنہ ہجری مطابق ۱۴۰۰ سنہ عیسوی کی ہو ہندوستان مین رواج ہو گیا ہی کہ برسوین دن بڑی بڑی نیازین کا غذ کی برجی جیسے مہندی کہتی ہین بنا کر اوسکے چارونطرف روشنی کرتی ہین یا تو اس سبب سے کہ اس عمارت کی صورت اوسی طرح کی ہی اور یا اس سبب سے کہ خاص اوسی دن کی روشنی کو بہی مہندیان اسکا نام مشہور ہو گیا ہے بہرحال اسکے دونو نامون سی ثابت ہی کہ یہہ عمارت روشنی کرنی کے لیے بنی ہی یہہ مکان نئی قطعہ کا ہی اسکے نیچی درہ لاد کر کرسی دی ہی اور اوسکے اوپر پانچ برج بنائی ہین چار چارون کونون پر اور ایک بیچ مین برجون کا قطعہ بہی بہت خوبصورت ہی مگر اب یہہ مکان بہت شکستہ ہو گیا ہے اور چونکہ نری چونہ اور پتہر سی بنا ہوا تہا اوسکی بالکل گر پڑا ہی دو ایک برج چار پانچ دری رہ گئی ہین

نمبر ۲۹ بولی بہٹیاری کا محل

یہہ ایک بند ہی شہر شاہجہان اباد کی باہر تہوڑی فاصلہ پر درگاہ سید حسین رسول نما کی پاس غالب ہی کہ یہہ بند فیروز شاہ کا اوس زمانہ کا بنا ہوا ہو جس زمانہ مین کہ اوسنی کوشک شکار بنایا یعنی قریب ۷۷۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۶۸ سنہ عیسوی کا اور اس بند پر ایک مکان چہوٹا سا بہت بدقطع بنا ہوا ہے اوسمکان کا نام یہہ مشہور ہے کہ کسی زمانہ مین نوعلیخان بہٹیاری اسمکان مین رہتی تہی جسکو بولی بہٹیاری

محل مشہور ہو گیا ہی یہہ بند بہت خوب بنا ہوا ہی اور اسکے بجز تہوڑی سے
نقصان کی اور کچہہ نہین مگر اسی بند پر ہر سال اساڑہ کی مہینے مین پور نماشے کو
پون پرچہیا کا میلہ ہوتا ہے اور برہمن جا کر اس بند اپنی ایک جہنڈے کہڑی کر کر ہوا کو
دیکہتی ہین اور اوس سی موسم کی بہلائی برائی کا حال بتاتی ہین اور اوس روز
یہان بڑا میلہ اکہٹا ہوتا ہے

نمبر ۳۰ کالی مسجد کوٹلہ نظام الدین

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہہ مسجد خانجہان فیروز شاہی کی بنائے
ہوئی ہی اوسنے ۷۸۹ ہجری مطابق ۱۳۸۷ عیسوی کے بنائی قطع اس مسجد کی ایسی ہی جیسے
کالی مسجد اور بیگم پور وغیرہ مسجدون کی ہی جو نہ اور تہہری یہہ مسجد بنی ہی اور
دروازہ پر کتبہ سال بنا کندہ ہی دیکہو کتبہ نمبر ۱

نمبر ۳۱ درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی

یہہ درگاہ حضرت نصیر الدین روشن چراغ دہلی کی بہت نامی ہی انتقال آنکا اتہارہوین
رمضان ۷۵۷ ہجری مطابق ۱۳۵۶ عیسوی جمعہ کی دن ہوا ہے مگر یہہ عمارت فیروز شاہ
بادشاہ نی ۷۷۵ ہجری مطابق ۱۳۷۳ عیسوی مین بنائی ہی درگاہ کی گنبد کے بارہ در ہین
اور سنگ خارا کی ستون لگی ہوئی ہین سب دروازون مین سنگ سرخ کے
جالیان ہین جنوب کے ایک در مین دروازہ ہے گنبد جو نہ تہہری بنا ہی اور اوسپر
سنہرے کلس ہے اور گنبد کے اندر سنہرے کٹورہ لٹکتا ہی سنگین خنجہ گنبد مین

خواجہ

خواجہ محمد خان نے سال میں بنوا دیا ہے اور میرزا غلام حیدر نے گنبد کے گرد بارہ دری
بنوائی تھی کہ وہ گر پڑی درگاہ کے صحن میں دو گنبد ہیں ایک میں حضرت شیخ
فرید شکر گنج کے پوتے کی قبر ہے اور دوسرے میں مخدوم زین الدین کی قبر ہے
جو آپکے بھانجے اور خلیفہ تھے اونکے پاس مخدوم کمال الدین کی قبر ہے جو مولوی
فخر الدین صاحب کے پیرون میں ہیں اور اسی مقام پر نواب فیض طلب خان بنگش
کی قبر ہے درگاہ کے پاس ایک مسجد ہے فرخ سیر کے عہد کی اس درگاہ کا دروازہ
دیکھو کتبہ نمبر ۲۱ — ہے گنبد نما ہے اور اوسپر فیروز شاہ کے نام کا کتبہ لگا ہوا ہے سنہ ۷۷۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۳۶۹ عیسوی کے محمد شاہ بادشاہ نے اس درگاہ کے گرد پونے چار لاکھ روپیہ
خرچ کر کر شہر پناہ بنوادی ہے اور اوس میں چار دروازہ اور ایک کھڑکی ہے

نمبر ۴۲ قدم شریف یا مقبرہ فتح خان

یہ درگاہ بہت نامی اور درحقیقت یہ مقبرہ ہے شاہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ کا
تاریخ فرشتہ — جبکہ سنہ ۷۷۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۷۴ عیسوی کے شاہزادہ فتح خان نے انتقال کیا تو اوسکے
لاش یہان دفن ہوئی اور فیروز شاہ نے اوسکے گرد مکانات اور مدرسہ اور مسجد
بنائی اور چار دیواری کے پاس ایک بہت بڑا حوض بنوایا کہ اب تک موجود ہے
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ ہوا تھا کہ اونکے سبب
قصیدہ ہمزیہ ۳ — پتھر پر نقش قدم پڑ گیا تھا چنانچہ اکثر کتابوں میں یہ مذکور ہے مشہور ہے کہ اونہیں
نقش قدم کے پتھروں میں کا ایک پتھر فیروز شاہ کے عہد میں آیا اور اوسنے وہ پتھر

بطور تبرک اپنی بیٹی کی قبر پر لگا دیا اور اسی سبب سے یہہ مقبرہ قدم شریف کے
نام سے مشہور ہوا اس قبر پر حوض بنا دیا ہے اور اوسکے گرد سنگ مرمر کا
کٹہرا لگا یا ہے اوسمین پانی بہرتے ہین اور نقش قدم کو دہوکر پانیکا تبرک
لے جاتے ہین اور زبان حال سے یہہ شعر پڑہتے ہین شعر ای خضر دل اسی سے
پے سے نجات ہے پانی قدم شریف کا آب حیات ہے بارہوین ربیع
الاول کو ہر سال یہان بہت بڑا میلہ ہوتا ہے تمام خلقت جمع ہوتی ہے نذر نیاز اونکو
ملتا ہے اور درواڑہ اکی دیکہہ بہال کرتے ہین

نمبر ۳۳ مسجد چوراہیہ قدم شریف

یہہ مسجد بہی فیروز شاہ کی وقت کی بنی ہوئی ہے اور قطع اسکی ایسی ہی ہے
جیسے خانجہان کی بنائی ہوئی مسجدین ہین مگر خیال مین یہہ آتا ہے کہ جب
فیروز شاہ نے یہہ مقبرہ بنایا یعنی قریب ۷۷۳ ہجری مطابق ۱۳۷۱ عیسوی کے تب اوسنے
آپ یہہ مسجد بہی بنائی یہہ مسجد چونہ اور پتہر سے برجیون دار نہایت مستحکم بنی ہوئی
ہے اور چوراہیہ قدم شریف کی مسجد کے نام سے مشہور ہے

نمبر ۳۴ درگاہ حضرت سید محمود بحار

یہہ درگاہ سرحد موضع کیلوکہری مین واقع ہے اور اگرچہ یہان کوئی عمدہ عمارت
نہین مگر یہہ درگاہ بہت متبرک مانی جاتی ہے حضرت سید محمود بحار بڑے
عالم اور بہت بڑے ولی تہے حضرت سید ناصر الدین محمود کی تپی کی اولاد مین
تہے

٧٢٥ ہجری مطابق ١٣٢٥ عیسوی کو انکا انتقال ہوا مشہور ہے کہ آپکی دعا سی ایک مردہ جی اوٹھا تہا اس سبب سے محی العظام اور راجہ ہاڑ کوڑا انکا لقب ہو گیا تہے ستائیسوین صفر کو ہر برس یہان عرس ہوتا ہے

نمبر ٣٥ کالی مسجد یا کلان مسجد

فیروز شاہ کی وقت مین جب شہر فیروز آباد آباد ہوا تہا اوسکے ایک محلہ مین خانجہان نی ٧٨٩ ہجری مطابق ١٣٨٧ عیسوی کے یہہ مسجد بنائی تہی جب وہ شہر ویران ہوا اور شاہجہان نی یہہ شہر بسایا تو یہہ مسجد شہر مین آگئی اس مسجد کو بہت کرسی دیکر بنایا ہی کہ تیس سیڑہیان چڑہ کر مسجد مین جاتی ہین اندر سے مسجد کو نہ کہا بنایا ہی اور ہر کہہ مین پانچ پانچ در ہین اور اوسکی چہت پر لداو کے چہوٹی چہوٹی گنبد بنائی ہین اور اوسکے دروازہ پر کتبہ ہے

دیکہو کتبہ نمبر ٢٢

نمبر ٣٦ مسجد بیگم پور

یہہ مسجد بہی منجملہ اونہی مسجدونکی ہی جنکو خانجہان فیروز شاہی نی ٧٨٩ ہجری مطابق ١٣٨٧ عیسوی کے بنایا تہا یہہ مسجد نری چونہ اور پتہر کی ہی قطع اسکی مرشدی بالکل پٹہانون کی وقت کی ہی مگر البتہ مستحکم خوب ہے اسکی قطع اور کہڑکی کی مسجد کی قطع بہت قریب قریب معلوم ہوتی ہے

نمبر ٣٧ مسجد کالو سرائے

متصل مسجد بیگم پور کے ایک اور مسجد بہی خانجہان فیروز شاہی کی بنائی ہوئی

یہہ مسجد ہی جو نہ اور تیہری برجیون دار بنی ہوئی ہی اور جسکہ یہہ سب مسجدین
خانجہان نی قریب قریب زمانہ مین بنائی ہین اسواسطی اسکی سال بنا بہی قریب
۷۸۹ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۷ع تصور کی جاتی ہی اس مسجد کی ضلع شمالی و جنوبی
منہدم ہوگئی ہین اور اب زمیندار اسمین بستی ہین

نمبر ۳۸ مسجد کہڑکی

موضع کہڑکی مین ست پلہ کی پاس یہہ مسجد ہے قریب ۷۸۹ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۷ سنہ ع
فیروزشاہ کی وقت مین خانجہان نی یہہ مسجد بنائی ہی اب اس مسجد مین
زمیندار بستے ہین یہہ مسجد جو کہونٹی ہی اور چارون طرف مربع کی ضلعو نسے
بچمین ایک ایک مربع بطور تاج کی نکالا ہی تین طرف تو دروازہ ہین اور
قبلہ کے طرف سے بند ہی تمام مسجد مین بہت سے ستون لگائی ہین ایک ایک برج
چارون تاج کی مربعون پر ہے اور مسجد کی چہت پر نو جگہہ ملی ہوئی نو نو برج
ہین ہر برج کی تلی چار چار ستون ہین مسجد کی صحن مین چار چوک چہوٹے
ہین بس قطع کی مسجد اس نواح مین کہین نہین ہی بلاد روم کی مسجدو نکے
قطع معلوم ہوتی ہے

نمبر ۳۹ مقبرہ فیروزشاہ

یہہ مقبرہ حوض خاص کی کنارہ واقع ہی جسکہ ۷۹۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۸ سنہ ع مین
فیروزشاہ کا انتقال ہوا تو اسمقام پر دفن کیا میری رائے مین یہہ مقبرہ
ناصر

ناصرالدین محمد شاہ کی وقت مین ۷۹۱ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۹ سنہ عیسوی کے بنا ہی یہہ مقبرہ

بالکل چونہ اور پتہر سی بنا ہوا ہی اسکی پیشانی پر چونہ کی حرفون سی کتبہ بہی ہے دیکہو کتبہ نمبر ۲۳

مگر اکثر حرف جہڑ گئی ہین اسی جگہہ اور بہی چہوٹی چہوٹی برج بنی ہوئی ہین

اور ناصرالدین محمد شاہ اور علاوالدین سکندر شاہ کی ہین قبرین اور ایک

چہوٹا سا برج شہاب الدین تاج خان اور سلطان ابوسعید کا ہی اور اوسپر

کتبہ لگا ہوا ہے دیکہو کتبہ نمبر ۲۴

نمبر ۴۰ خضر کی گنٹی

دریا کی کنارہ موضع اوکہلہ کی سرحد مین خضر خان کا یہہ مقبرہ ہی ۸۲۴ سنہ ہجری

مطابق ۱۴۲۱ سنہ عیسوی مین ابوالفتح مبارک شاہ اوسکے بیٹی نی یہہ مقبرہ بنایا

یہہ مقبرہ کچہہ اچہا نہین ہی صرف ایک گنبد تہا کہ وہ گر پڑا ہی فصیل مین

کا ایک برج باقی رہ گیا ہی البتہ دریا کی بہنی اور کشتیون کی چلنی

ہی ایک کیفیت ہے

نمبر ۴۱ مبارکپور کوٹلہ

یہہ مقبرہ موضع مبارکپور مین شاہجہان آباد سی تین چار کوس جنوب کیطرف

واقع ہی جبکہ معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ ۸۳۷ سنہ ہجری مطابق ۱۴۳۳ سنہ

عیسوی مین مرا تب یہہ مقبرہ بنا یہہ مقبرہ ہی بہت خوش قطعہ ہی سنگ

خارا سی بنا ہوا ہے اور سنگ خارا ایسی خوبصورتی سی لگایا ہے

کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہے بعضے لوگ یون خیال کرتے ہین کہ اس بادشاہ نے
شہر مبارک آباد دہی اسمقام پر آباد کرنا چاہا تھا مگر یہ بات صحیح نہین
بلکہ اس بادشاہ نے موضع مبارکپور ریتی مین شہر مبارک آباد آباد کرنا چاہا تھا

نمبر ۴۲ مقبرہ محمد شاہ

منصور کے مقبرہ کے سامنے سواد موضع خیرپور مین یہہ مقبرہ ہے سلطان
محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان کا جو سلطان معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ
بن خضر خان کے بعد تخت پر بیٹھا جبکہ ۸۴۹ سنہ ہجری مطابق ۱۴۴۵ سنہ عیسوی مین
اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو یہان دفن کیا اور یہہ مقبرہ اوسکے بیٹے
علاؤ الدین عالم شاہ نے بنایا ہے یہہ مقبرہ نرا چونہ اور پتہر کا بنا ہوا ہے لیکن قطعہ
اسکے بہت نفیس ہے اندر کا مکان ۸ در باہر کے غلام گردش اور اوسکے اوپر
برجیان بہت خوبصورتی سے بنائی ہین

نمبر ۴۳ مقبرہ سلطان بہلول لودہی

جبکہ سلطان بہلول لودہی موضع بہداولی نواح سکیٹ مین ۸۹۴ سنہ ہجری
مطابق ۱۴۸۸ سنہ عیسوی مین مرا اوسکے نعش کو اسمقام پر حضرت روشن چراغ دہلی علیہ
کی درگاہ کے پاس لاکر دفن کیا اور سلطان سکندر اوسکے بیٹے نے
یہہ مقبرہ بنایا ہے یہہ مقبرہ عجب قطعکا بنا ہوا ہے نیچے تو بارہ در ہین اور اوپر
پانچ برج ہیئت مجموعی مقبرہ کی بہت خوبصورت ہے اسمقام پر اور بہے

پر

قبرستان بن گیا ہی اور سنگ سرخ کے مجحر مین قبرین بنی ہوئی ہین یہان سے
روشن چراغ دہلی کی درگاہ کی فصیل جو محمد شاہ نی بنائی ہی اور ایک دروازہ
فصیل کا بہت خوشنمائی سی دکھائی دیتا ہے

نمبر ۴ پنج برجہ زمرد پور

زمرد پور ایک گانو ہی شاہجہان آباد دہلی سے جانب جنوب پہلی اس گانو کا
نام کیچن سرائے تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان سکندر بہلول کی وقت مین
زمرد خان کی جاگیر مین ملا جب سے زمرد پور نام پڑا اس گانو مین مرد خان کا
قبرستان ہی اور قبرون پر چھوٹی اور بڑی بڑی برج ستون دار
بنی ہوئی ہین عمارت دیکھنی سی کچھ شک نہین رہتا کہ یہ عمارت سلطان سکندر
کی وقت کی ہی اسی سبب سے اس قبرستان کی بنا ہی تخمینا پندرہوین صدی
عیسوی یا قریب ۹۰۴ سنہ ہجری مطابق ۱۴۹۸ سنہ عیسوی کے خیال کی گئی ہے

نمبر ۵ بستی باولی

یہ مقبرہ ہی قریب درگاہ حضرت نظام الدین کی سلطان سکندر بہلول کے
وقت مین بستی خواجہ سرا تھا اوس نے اپنا مقبرہ قریب ۹۰۴ سنہ ہجری مطابق
۱۴۹۸ سنہ عیسوی کے بنایا اہتمام پر ایک باولی بہت نفیس ہے اوس مین نیچے اوپر دالان
بنی ہوئی ہی جانب جنوب باولی کی ایک مسجد ہے اور اوس پر جو نیلے
سنگ کاری مین آیات قرآنی کندہ ہین مسجد کی نعلین بائین طرف دروازہ ہے

اور اوسپر برج بنا ہوا ہے اوس دروازہ کی سامنی قبر کا گنبد ہے بہت
اونچا سوترہ بنا کر اوسمین کمری کی طور پر کہر بنالی ہین اور اوسپر قبر
بنائی ہی اور قبر پر برج ہی برج معہ لداو اور ستون کی سنگ سرخ کا
نقشہ بنا ہوا ہی بہت خوبصورت ہی اوسکے چارون کونون پر
خوشنمائی کی چار برجیان بنائی تہین اونمین کی تین برجیان قایم ہین اور
ایک ٹوٹ گئی ہی

نمبر ۴۶ موٹھہ کی مسجد

مبارکپور کوٹلہ سی تہوڑی دور آگی یہہ مسجد ہی اور اوسکی ساتہہ کا ایک کنوان
مگر یہہ مسجد بہت نامی اور نہایت خوشنما چونا اور پتہر کی ہی دروازا
مسجد سی ہی اچہا بنا ہوا تہا سنگ مرمر مین آیات قرانی کندہ تہین مگر اب
بالکل شکستہ اور خراب ہوگیا ہی مشہور ہے کہ کسی شخص نی راہ دلی مین
پڑی موٹہہ کا دانہ اوٹہا لیا تہا اوس دانہ کو بوایا جو اوسمین خوشہ آیا وہ دوسرے
برس پہر سبکو بوایا یہان تک کہ چند سال مین بہت روپئی موٹہہ کو
اوسکی یہہ مسجد بنی اور اسی سبب سی موٹہہ کی مسجد مشہور ہے کنوین کی اندر
ایک کتبہ سنگ سرخ کی پتہر پر ہی اوسکی اکثر حرف شور لگنی سی جہڑ گئی کتبہ نمبر ۲۵
ہین جسقدر کہ باقی ہین اونسی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسجد اور کنوان سلطان سکندر
بن سلطان بہلول کی وقت مین یعنی تخمینا ۹۴۰ ہجری مطابق ۱۵۳۳ عیسوی بنی

مفرد

نمبر ۴۷ مقبرہ لنگر خان

موضع زمرد پور کی پاس رای پور ایک گانوں ہی اوسکے سرحد مین یہ مقبرہ ہے لنگر خان سلطان بہلول لودہی کی وقت کے امیرون مین سی تہی اونکا یہہ مقبرہ ہی اور اسی واسطے اسکے بناتخمناً سنہ ۹۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۴ عیسوی خیال کی گئی ہی یہہ مقبرہ نہایت بہدا جو نہ پتہر کا بنا ہوا ہے مگر اسکے اندر کی قبر اتنی اونچی بنائی ہی کہ اگر آدمی اسکے پاس کہڑا ہو کر ہاتہہ اونچا کری تو بہی اونکلیان قبر کی سطح تک نہین پہنچتین ہین مقبرہ کی پاس ایک خوشنما گنبد کی برجی اور ہی اور اوسمین ہی کئی کچے قبر ہی شاید کہ انہی کی خاندان سی کسیکی ہوگی

نمبر ۴۸ تہ برجہ

موتہہ کی مسجد کی پاس تین برج برابر برابر ہین معلوم ہوتی کہ یہہ کسی کے مقبرہ ہین مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ سلطان سکندر کی عہد کی یعنی تخمناً سنہ ۹۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۴ عیسوی کے بنی ہوئی ہین یہہ تینون مقبرہ جونہ اور پتہر سے بنی ہوئی ہین پہلا مقبرہ اور مقبرون سی اچہا بنا ہوا ہے اور کہین کہین گنبد اوسمین سنگ سرخ بہی لگا ہوا ہے

نمبر ۴۹ راجون کی باین

نواح قطب صاحب مین کوٹہی دلکشا سی تہوڑی دور پر یہہ باولی ہے

۹۱۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۰۶ سنہ عیسوی کے سکندر شاہ کی وقت مین دولت خان نی اسکو
بنا یا ساخت اس باولی کی بہت اچھی ہی سیڑہی باون تک جو نہ پتہر کی ہی
اور اینٹ سب جگہہ سی ثابوت ہی اسکے پاس ایک مسجد ہی اور اوسکے
صحن مین گنبد ہی پتہر کی ستون کہڑی کرکر اوسپر برجی بنائی ہی اسی
زمانہ مین اس باولی کی مکانات مین راج آلسی تہی جب سی راجون کی
باین مشہور ہی اس باولی کی برج کی پیشانی پر یہہ کتبہ لگا ہوا ہی دیکہو کتبہ نمبر ۲

نمبر ۱۵ مقبرہ سلطان سکندر بہلول

موضع خیرپور کی پاس یہہ مقبرہ سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی کا ہی یہہ مقبرہ
۹۲۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۷ سنہ عیسوی کی سلطان ابراہیم اوسکے بیٹی نی بنایا
اگرچہ یہہ مقبرہ نری چونہ اور پتہر کا ہی الا اندر کا درجہ اور باہر کی غلام گردش
اور اوپر کی برجیان بہت خوشنمائی سی کہائی دیتی ہین

نمبر ۱۶ درگاہ شیخ یوسف قتال

کہڑکی کی مسجد کی پاس یہہ درگاہ ہی شیخ یوسف قتال کی جو مرید ہین قاضی جلال الدین لاہوری کی اور ۹۳۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۲۶ سنہ عیسوی کے انکا انتقال ہوا
شیخ علاؤالدین حضرت شیخ فرید شکر گنج کی نواسے نی یہہ مکانات بنائی دیکہو کتبہ نمبر ۲
یہہ درگاہ سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہی چارون طرف کی جالیان بہی
سنگین ہین برج چونہ کا ہی اور اوسکے حاشیہ پر مینی کا کام بنا ہوا
اور اخبار الاخیار

اوسکے پاس ایک مسجد ہے جو نہ پتہر سی بنی ہوئی ہی لیکن اب بہت ٹوٹ گئی ہے

نمبر ۲۵ درگاہ مولانا جمالی

نواح قطب صاحب مین یہہ بہت مشہور درگاہ ہی شیخ فضل اللہ معروف
جلال خان نی ۹۴۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۳ سنہ عیسوی کے اپنی جیتی جی یہہ کوٹہری بنائی
تہی اور آزادون کی طرح اسمین رہتی تہی جب ۹۴۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۵ سنہ ع
کی انکا انتقال ہوا تو اسی حجرہ مین مدفون ہوئی بابر اور ہمایون اور سلطان
سکندر کے عہد کی بڑی نامی شاعرونمین سی ہین اور جمالی اپنا تخلص کرتے
تہی اسی سبب سی یہہ درگاہ مولانا جمالی مشہور ہے یہہ حجرہ بہت اچہا چونہ کا بنا
ہوا ہی اور تہوڑی جینی کاری بہی کی ہوئی ہی حجرہ کی اندر چونہ کے
منبت کاری مین وہ غزلین انہی کی کہی ہوئی لکہی ہوئی ہین

اخبار الاخیار

نمبر ۲۶ مسجد درگاہ مولانا جمالی

مولانا جمالی کی درگاہ کی پاس یہہ مسجد ہی بہت بڑی اور نہایت شاندار
چونہ اور پتہر سی بنی ہوئی اس مسجد کو بہی مولانا جمالی نی اپنی جیتی جی قریب
۹۴۰ سنہ ہجری مطابق ۱۵۳۳ سنہ عیسوی کے بنایا تہا جس جگہہ یہہ مسجد واقع ہے
پہلی آبادی قطب صاحب کی اسیمقام پر تہی چنانچہ اب بہی اس جگہہ پرانے
بستے کی کہنڈر پڑی ہوئی ہین بلکہ جس زمانہ مین پتہورا نی یہان قلعہ
بنایا اوس زمانہ مین بہی آبادی اسی مقام پر تہی

اخبار الاخیار

نمبر ۲۵ نیلی چھتری

سلیم گدہ کی نیچی دریا کی کنارہ نگمبود کی گھاٹ پر ایک چھوٹی سی بارہ دری ہے
بنگلہ نما اور اوسپر چینی کاری کا نیلہ رنگ مین کام کیا ہوا ہے اس سبب سے
اسکو نیلی چھتری کہتی ہین سنہ ۹۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۲ عیسوی کے ہمایون بادشاہ نے (نورتن بنایا ہے)
دریا کی سیر دیکھنی کو یہہ چھتری بنائی اگرچہ ہندو اس چھتری کو پانڈونکی وقت کی بنی
بتاتی ہین اور کو یہہ بات صحیح نہو مگر اتنی بات مسلم ہی کہ اس چھتری پر جو چینی کاری
کی اینٹین لگی ہوئی ہین وہ اور کسی ہندو نکی جگہہ سی اوکھاڑ کر اسمین لگائی ہین کیونکہ
اون اینٹونمین بہوتین شکستہ اور درہم خوردہ موجود ہین اور بہوت تونکی نقش
ہو جاتی ہی کہ کسیکا سر رہ گیا ہی کسیکا دھڑ باقی ہی اور بیل بوٹون کے
انتظام کی اولٹ پلٹ ہوئی سی صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہہ اینٹین اور جگہہ سے
اوکھاڑ کر یہان لگائی ہین ہندو ونکی تاریخ موجب راجہ جیدسترانی اس گھاٹ پر (اندرپرست مہاتم)
جگ کیا تھا کچہہ عجب نہین کہ ہندو نکی عہد مین اس گھاٹ پر کسی مقام کو اوس
جگ کی جگہہ تصور کر کر چھتری بنادی ہو اور ہمایون کی عہد مین ہی چھتری
ٹوٹ گئی ہو کر یہہ چھتری بنی ہو سنہ ۱۰۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۸ عیسوی کے جب جہانگیر بادشاہ
بارادہ جانی کشمیر کے دلی مین پونچا تو اوسنے ایک کتبہ اسمین لگا دیا (دیکھو کتبہ نمبر ۲۸)
اور جب سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی کے وہان سی پھرا تو دوسرا کتبہ لگا دیا (دیکھو نمبر ۲۹)

نمبر ۲۶ درگاہ امام ضامن یعنی مقبرہ سید حسین پاس منار

اس احاطہ کی بیچ بڑی دروازہ کی پاس ہے ایک مقبرہ سی امام محمد شہید کا
جنکو حسین ناپت بنار بہی کہتی ہین یہ بزرگ مشہد مقدس طوس سی سلطان مرآت آفتاب
سکندر کی وقت مین دلی مین آئی اور اسی مقام پر سکونت اختیار کی
اور یہہ مقبرہ اپنی سامنی آپ بنایا جب ۹۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۶ عیسوی مین
انکا انتقال ہوا تو بموجب وصیت کی اسی مقبرہ مین دفن ہوئی قطع اس
مقبرہ کی بہت اچھی ہی برج بہی خوشنما ہی اندر سنگ مرمر کا فرش ہے
اور دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

نمبر ۵۶ درگاہ حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہہ درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ
۲ علیہ کی ہی انکا انتقال شب دوشنبہ چودھوین ربیع الاول ۶۳۳ سنہ ہجری مطابق
۱۲۳۶ سنہ عیسوی کو ہوا اور اسی مقام پر مدفون ہوئی مگر یہان کچھہ عمارت نہی ۹۴۸ سنہ
ہجری مطابق ۱۵۴۱ سنہ عیسوی شیرشاہ کی وقت مین خلیل اللہ خان نی
ایک چہار دیواری بنوائی تہی کہ وہ چہار دیواری اب تک ہی ۹۵۸
سنہ ہجری مطابق ۱۵۵۱ سنہ عیسوی اسلام شاہ کی وقت مین یوسف خان نی
بہی ایک دروازہ اس درگاہ مین بنایا کہ اوسکی تاریخ بنا درگاہ ہی
بعد اسکے ۱۱۱۹ سنہ ہجری مطابق ۱۷۰۷ سنہ عیسوی کی شاکر خان نی شاہ عالم بہادر شاہ کی
وقت مین ایک دروازہ جانب غرب بنایا کہ اب تک موجود ہے

اور ۱۱۳۰ھ ہجری مطابق ۱۷۱۸ عیسوی کے فرخ سیر نے اُنکی مزار کی گرد سنگ مرمر کے بہت نفیس جالیان بنوا دین اور سنگ مرمر کی دروازہ بہت لطیف بنوائے

دیکھو نمبر ۲۱ و ۲۲ اور اون دروازون پر کتبے لگائی

نمبر ۵ مسجد قلعہ کہنہ

تاریخ مرزا ہدایت اللہ خان[۲] جبکہ شیر شاہ بادشاہ ہوا تو اوسنے ۹۴۸ھ ہجری مطابق ۱۵۴۱ عیسوی کے اس مسجد کو پرانی قلعہ کی اندر شمالی دیوار کی متصل بنایا اوس زمانہ کی عمارتون مین یہہ مسجد بہت خوبصورت عمارت ہے اندر سے اور باہر سے ساری وکار سنگ سرخ کے بنی ہوئی اور کہین کہین نہایت خوشنمائی سی سنگ مرمر بہی لگایا ہی ہر جگہہ قرآن کی آتین نسخ اور کوفی خط مین کندہ ہین ہر ہر محراب اور ہر گوشہ اور کونہ پر بہت تحفہ منبت کاری اور بہت خوب پچیکاری کی ہوئی ہی اسکی ساخت قابل دیکہنی کی ہی لہذا واس مسجد کا نہایت عمدہ ہے سنگ سرخ کے پتہرون کو چہوٹا چہوٹا تراش کر بہت خوبصورتی اور دانائی اور استادی سی ایسا خوبصورت اور مضبوط لداولا داہی کہ دیکہنی سی تعلق رکہتا ہی اوس لداوں مین ہر جگہہ بہت تحفہ منبت کاری بنائی ہی اسکے صحن مین ایک بہت خوبصورت سولہ پہلو کا حوض ہی مگر اب بی مرمتی کی سبب بالکل خراب ہوگیا اس مسجد کی دیوار و نکے آثار بہت چوڑی ہین اور آثار و نمین چہت پر چڑہنی کا زینہ اور طرح طرح کی نشیمن نکالی ہین اس مسجد کی چہت پر ایک

گنبذ

کسی نہ اب تک موجود ہے اور ادہر اودہر مسجد کے دو چہتریان تہین کہ اب توٹ
گئی ہین اس مسجد کو اکبرنامہ مین جامع مسجد کر کر لکہا ہی شاید ہمایون کیوقت مین یہی
جامع مسجد ٹہر گئی ہو اس مسجد پر کہین تاریخ کا کتبہ نہین ہی الا مسجد کی بیچ طاق
کی داہنی بائین طاقو مین چند شعر کندہ ہین

دیکہو کتبہ نمبر ۳۲

نمبر ۵۸

شیر منڈل

اسی پرانی قلعہ مین شیر شاہ نی ۹۴۸ھ ہجری مطابق ۱۵۴۱ عیسوی کے مسجد کے
پاس بہت بلند تہ منزلی ایک عمارت بنائی اور شیر منڈل اوسکا نام رکہا
کہ اب تک اسی نام سی مشہور ہے یہہ عمارت تمام سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہے
پہلے اور دوسرے درجہ کی بیچون بیچ مین ایک کمرہ بنا ہا ہی اور چارون طرف بہت
تپلی غلام گردش ہے اور دیوار مین سی اوپر کو زینہ چڑہا یا ہی اور تیسرے
درجہ پر ایک برجی بنائی ہی بجز سیر کی اور کچہہ اس عمارت سے فایدہ معلوم
نہین ہوتا جبکہ ہمایون بادشاہ دوبارہ دلی مین بادشاہ ہوئے تو اسمکان مین
کتب خانہ رکہا تہا ۹۶۳ھ ہجری مطابق ۱۵۵۵ عیسوی شام کیوقت ہمایون
بادشاہ اس کتب خانہ مین آئے اور اوسی رات احتمال تہا کہ زہرہ طلوع
کری اوسکو دیکہنا چاہا جب وہان سے اوترنی لگی تو زینہ پر سے کہ
نہایت پیچدار ہے پاؤن پہسل گیا اور بادشاہ نیچی گر پڑے کنپٹی مین
بہت چوٹ آئی اور چند روز بعد مر گئے مرزا ہدایت اللہ خان نے

اکبرنامہ

اپنی تاریخ مین اس عمارت کو ہمایون بادشاہ کی بنائی ہوئی خیال کیا ہے
یہہ صحیح نہین ہے

نمبر ۵۹ مسجد و مقبرہ خیرپور

اسمین تو کچھہ شک نہین کہ یہہ مقبرہ اور مسجد پٹھانون کی وقت کی ہی اور تخمینا سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ عیسوی یعنی قرب قرب زمانہ شیر شاہ کی بنی ہوئی ہی اگرچہ اسکے بنانی والی کا نام تحقیق نہین ہوا لیکن اسمین کچھہ شک نہین رہا کہ پٹھانون کی وقت کی کسی امیر کا جسکے نام پر یہہ کانو آبادی یہہ مقبرہ ہے اور اوسکے یہہ مسجد بنائی ہوئی ہی اگرچہ یہہ مسجد چونہ اور پتھر کی بنی ہوئی ہے مگر اسکے خوش قطع ہونی مین کلام نہین اس مسجد مین چونہ کاری کی بہت تحفہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور پیشانی مین چونہ کاری سے آیات قرانی کہدی ہوئی ہین ایسی خوش قطعہ مسجد پٹھانون کی وقت کی بہت کم دیکھنی مین آئی ہے

نمبر ۶۰ کہاری باولی

پہلے اسمقام پر عماد الملک عرف خواجہ عبد اللہ نے ہسلام شاہ کیوقت مین سنہ ۹۵۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۵ عیسوی ایک کنوان بنایا تہا چہہ برس بعد یعنی سنہ ۹۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۱ عیسوی اوس کنوی کی آگی باولی بنا دی جب شاہجہان نے شہر بسایا تو یہہ باولی بہی شہر مین آگئی اب یہان بہت لوگون نے

مکا

مکان بنالیے ہین اور یہہ بہی ایک محلہ ہوگیا ہی اور یہہ کتبہ اس باؤلی کی ہین دیکہو کتبہ نمبر ۳۴

نمبر ۶۱ مقبرہ عیسی خان

عرب سرای کی پاس ایک چار دیواری ہی اوسکو عیسی خان کا کوٹلہ کہتی ہین وہ کوٹلہ مین یہہ مقبرہ ہی اس مقبرہ کو عیسی خان نی جو اسلام شاہ کی عہد کے نامی امرا مین سی ہین ۹۵۴ھ ہجری مطابق ۱۵۴۷ عیسوی کی اپنی جیتی جی بنایا مقبرہ کے اندر کتبہ لکا ہوا ہی ہمایون کی وقت کی عمارتون مین یہہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہی ہشت پہل برج ہی اور چارون طرف غلام گردش سنگ خارا اور چونہ سی بہت خوبصورت بنائی ہی اس مقبرہ مین کنوار بستی ہین اوس نفیس عمارت کو خراب کرتی جاتی ہین دیکہو کتبہ نمبر ۳۵

نمبر ۶۲ مسجد عیسی خان

یہہ مسجد عیسی خان کی مقبرہ کی پاس ہی اور اس مسجد کو بہی عیسی خان نی ۹۵۴ھ ہجری مطابق ۱۵۴۷ عیسوی اسلام شاہ کی وقت مین مقبرہ کے ساتھہ بنایا ہی یہہ مسجد نری چونہ اور پتہر کی بنی ہوئی ہی اور محرابون مین کہین کہین سنگ سرخ بہی لکا ہوا ہی

نمبر ۶۳ مسجد درگاہ حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے مزار کے پاس جالیون کے قریب یہہ مسجد ہی اس مسجد کے تین درجہ ہین پہلا درجہ دو محراب کا کچہ ہی صرف مٹی کا اس درجہ کو

حضرت قطب صاحب نے آپ بنایا تہا سنہ ۹۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۱ عیسوی کے سلیم شاہ کیوقت مین اوس کچہ درجہ بنگئے اکی ایک اور درجہ بنا بعد اوسکے سنہ ۱۱۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۷ عیسوی کے فرخ سیر نے اوسکے اکی ایک اور تیسرا درجہ بنایا اور اوسکے پیشانی پر تاریخ لگائی جسکا مادہ تاریخ بیت ربی مستجاب ہے

نمبر ۶۴ عرب سرا

ہمایون کی مقبرہ کی پاس ہیہ سرا ہے اور اس سراکو نواب حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بیوی نی سنہ ۱۴ جلوس اکبری مطابق سنہ ۹۶۸ ہجری موافق سنہ ۱۵۶۰ عیسوی کے بنایا ہی اس سرا مین تین سو عرب آباد ہوئی تہی اس سبب سے عرب سرا کے نام سی مشہور ہے اگرچہ عمارت اس سرا کی بہت بدل گئی ہے الا قدیم دروازہ جو بہت خوبصورت اور نہایت تحفہ بنا ہوا ہے اب ہی موجود ہے

نمبر ۶۵ خیر المنازل

ہیہ مدرسہ ہے ماہم بیگم کا جنہون نی بڑی اکبر کو دودہ پلایا تہا سنہ ۹۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۱ عیسوی کے ہیہ مسجد اور مدرسہ پرانے قلعہ کی پاس بنایا ہیہ عمارت بالکل چونہ اور پتہر کی ہی اور اب بالکل شکستہ ہوگئی ہی مسجد کی پیشانی پر (دیکہو کتبہ نمبر ۳۶) ہیہ کتبہ لگا ہوا ہے

نمبر ۶۶ بہول بہلیان

قطب صاحب کے نواح مین لاٹہ کے قریب ادہم خان ماہم انگہ کی بیٹے اور اکبر بادشاہ کے

کوکہ

کوکہ کا یہہ مقبرہ ہی ۶ سنہ جلوس اکبری موافق ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی ادہم خان نی شمس الدین محمد خان اتکہ کو مار ڈالا اوسکی عوض بادشاہ نی ادہم خان کو قلعہ پر سی گراکر مار ڈالا ماہم انکہ بہی اوسی زمانہ مین مر گئی اور دونو لاشین اکبرآباد سی یہان لاکر دفن کین اور اکبر بادشاہ کی حکم بموجب یہہ مقبرہ بنا مآثر الامرا یہہ مقبرہ نرا چونہ اور پتہر کا ہی اسکی ایک دیوار مین زینہ بنایا ہی اور پہر جسکی دیوار اسطرح پر بنائی ہی کہ اوسکی گرد پہر سکتی ہین اور اوسمین ایک مقام پر ایسا دہوکا رکہا ہی کہ آدمی یہہ خیال کرتا ہی کہ جس رستہ کو مین جاتا ہون اسی رستہ سی نیچی اترونگا حالانکہ برخلاف اپنی قیاس کی اوپر چڑہ جاتا ہی اور پہر جب اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو سبب ایسیکی کہ نیچی اوترنیکا رستہ ایک کونہ مین نظر سی پوشیدہ ہی اوسی رستہ پر آن پڑتا ہی اور پہر اوپر چڑہ جاتا ہی اور اسی سبب سی بہول بہلیان یعنی مقام گم گشتگی اسکا نام مشہور ہو گیا ہی

نمبر ۶

مقبرہ ہمایون

ہر کہ میخواہد کہ بیند شکل فردوس برین . گو بیا این قصر و این باغ ہمایون را ببین

یہہ مقبرہ شہر شاہجہان آباد سی قریب ہائی کوس جنوب کی طرف معز الدین کیقباد کی کیلوکہری مین واقع ہی اور اسمین ہمایون بادشاہ کی قبر ہی اس مقبرہ کی عمارت ایسی خوب ہی کہ اپنا نظیر نہین رکہتی سنگ مرمر اور سنگ سرخ سی ملاکر اسکو بنایا ہی سنگ مرمر تو وہ لطیف کہ موتی شرماوی اور اوسکی

دریای خجالت مین ڈوب جاتا ہے اور سنگ سرخ وہ نادر کہ گلاب کی پنکہڑیون کو
شرف لیجاتا ہی برج اسکا زرا سنگ مرمر کا گویا خدا کی قدرت کے دریا کا ایک
موتی ہی قطع اسکے ایسی خوبصورت ہے کہ آسمان بہی اسکے آگی پانی کا ایک بلبلہ
ہی حوران جلان اونچائی مقبرہ کی نہایت مناسب ہے باوصف اسقدر بڑائی
کی بہت نازک دکہائی دیتا ہی صحن اوسکا بہت دلکشا اور مکانات اسکے
نہایت دلربا وضع اسکے نہایت خوب قطع اسکے بغایت مرغوب کسی
زمانہ مین یعہ باغ بہی بہت آراستہ تہا چارون طرف نہرین جاری تہین جابجا
حوض بنی ہوئی تہی پانی لہراتا تہا فوارہ چہوٹتی تہی پہول کہلتی تہی بلبلین چہچہاتی
تہین مگر اب سب ویران ہوگیا وہ سرو جو قد یار پر طعنہ مارتی تہی اور وہ
پہول جو لب دلبرون پر ہنستی تہی نام کو بہی نرہی نہرین ٹوٹ گئین حوض بند
ہوگئی فوارہ چپ ہو رہے کوئین اندہی ہوگئی آب شارونکا نام نرہا یہہ
کہین ٹوٹا پہوٹا ان باتونکا نشان پایا جاتا ہے سنہ ۹۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۵ عیسوی کے
نواب حاجی بیگم ہمایون بادشاہ کی بیوی نی سنہ ۱۴ جلوس اکبری مین اس مقبرہ کو مرآت آفتاب نما
بنوانا شروع کیا سولہ برس کے عرصہ مین پندرہ لاکہہ روپیہ خرچ ہوکر تیار
ہوا خاندان تیموریہ کا یہہ مقبرہ قبرستان ہے

نمبر ۶۸ نیلی چہتری یا مقبرہ نوبتخان

پرانی قلعہ کے پاس یہہ مقبرہ ہی نواب نوبت خان اکبری کا اونہون نے

سنہ ۹۷۳

۹۷۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۵ سنہ عیسوی کے یہہ مقبرہ اونہی دنونمین بنایا اس مقبرہ کا برج چینی کا رنگ نیلہ تہا اس سبب سے نیلی چہتری کرکے مشہور ہے اب یہہ مقبرہ بالکل ٹوٹ گیا ہے برج بہی گر پڑا ہی مقبرہ کی نمایش بہی خراب ہو گئی ہے

نمبر ۶۹ مقبرہ اتکہ خان

یہہ مقبرہ ہی شمس الدین محمد خان غزنوی کا جنکا اعظم خان خطاب تہا ٹری اکبر بادشاہ کے انا کی خاوند تہی ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی کے ادہم خان نے انکو مار ڈالا بہا بادشاہ اوسکے بدلے ادہم خان کو دو دفعہ قلعہ پر سے گروا کر مار ڈالا دو خون شد بزبا دلی ایک انکے تاریخ ہی اور یہہ مصرع ہی تاریخ کا ہی رفت اعظم ستر اعظم خان اور یہہ قطعہ بہی تاریخ کا ہی قطعہ خان اعظم سپاہ اعظم خان (ماثر الامرا)

کہ چو او کس درین زمانہ ندید بشہادت رسید ماہ صیام شربت نوت روزہ دار چشید کاش سال دگر شہید شدی کہ شدے سال فوت خان شہید

غرض کہ انکی ماری جانی کی بعد انکی لاش دلی مین لائی اور حضرت نظام الدین کی درگاہ کی پاس دفن کیا ۹۷۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۶ سنہ عیسوی کے کوکلتاش خان انکی بیٹی نی یہہ مقبرہ بنایا یہہ مقبرہ ہی بہت خوب ہے سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی آیات قرانی اور گل بوٹی بہت خوبصورتی سی کندہ ہین دروازے کے پیشانی پر تاریخ بنا کا کتبہ لگا ہوا ہے (دیکہو کتبہ نمبر ۳۰)

نمبر ۷۰ درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہہ درگاہ شہر شاہجہان اباد سی تہوڑی دور فراشخانہ کی کہڑکی باہر واقع ہے حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب نقشبندی کی یہہ درگاہ ہی ۱۰۱۲ سنہ ہجری مطابق ۱۶۰۳ سنہ عیسوی آپکا انتقال ہوا اور جب ہی اِنکا مزار بنا پہر رفتہ رفتہ ایک مسجد بہی بن گئی اور بہت قبرین ہو گئی آپکے مزار کی سرہانی ایک دیوار ہے کہ اوسمین طاق طاق بنی ہوئی ہین اوسمین چراغان روشن ہوتی ہین

نمبر ۱۷ درگاہ حضرت امیر خسرو

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی پاس یہہ درگاہ ابو الحسن عرف امیر خسرو کی ہے اونتیسوین ذیقعدہ ۷۲۵ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۴ سنہ عیسوی آپکا انتقال ہوا اور جسمقام پر کہ (اخبار الاخیار) یارانی چبوترہ کہلاتا تہا دفن ہوئی اپکی مزار کی سرہانی لوح پر تاریخ انتقال کندہ ہی جسکا پہلا مادہ عدیم المثل اور دوسرا طوطی شکر مقال ہی ۹۷۶ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۸ سنہ عیسوی سید مہدی نی صرف مجہر بنا کر یہہ عمارت جو اب موجود ہے ۱۰۱۴ سنہ ہجری مطابق ۱۶۰۵ سنہ عیسوی عماد الدین حسن نی یہہ عمارت سنگ مرمر کی تعمیر کی برج کی اندر چند اشعار اور کتبہ تاریخ بنا کندہ ہی (دیکہو کتبہ نمبر ۳۸) اس درگاہ مین ہر برس سترہوین شوال کو بہت دہوم سی میلہ ہوتا ہی اور موسم بہار مین بسنت بہی بہت خوب ہوتی ہے

نمبر ۱۸ جیلخانہ یا سرای فرید خان

درحقیقت یہہ سرای ہی نواب فرید خان جہانگیری المخاطب مرتضی خان کی بنائی ہوئی

ہے

تخمیناً سنہ ۱۱۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کے انہون نی یہہ سرا بنائی تہی جب پرانی دلی ویران ہو گئی یہہ سرا بہی ویران پڑی تہی سرکار انگریزی نی اسکی مرمت کی اور اوسکو جیلخانہ تجویز کیا اس سرا کا دروازہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے اور اوسکے اوپر بہی مکانات ہین کہ داروغہ جیلخانہ اوسمین بفراغت رہ سکتا ہی اب اسکے قریب اور بہت سی مکانات جیلخانہ اور کارخانجی جو اور پاگل خانہ کی بن گئی ہین

نمبر ۳ — بارہ پلہ

یہہ پل شاہجہان آباد سی چار میل جنوب کیطرف واقع ہی ایسا نفیس پل اطراف مین نہین ہی اس پل کو جہانگیر بادشاہ کی عہد مین سنہ ۱۰۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۲ عیسوی کے مہربان آغا عرف آغا مان المخاطب بہ آغای آغایان خواجہ سرا نی بنایا ہے یہہ آغا اکبری اور جہانگیری عہد کی بڑی نامی خواجہ سراون مین ستی ہین اور یہہ پل بہی بہت خوبصورت پتہر اور چونہ سی بنا ہوا ہے اوسکے سر پر ایک پتہر پر چند شعر پل بنی کی تاریخ اور جہانگیر بادشاہ کی تعریف مین کندہ ہین

توزک جہانگیری

دیکہو کتبہ نمبر ۳۹

نمبر ۴ — منڈی

یہہ منڈی مہربان آغا خواجہ سرا کی بنائی ہوئی ہی اور جس زمانہ مین کہ اوسنی بارہ پلہ بنایا یعنی سنہ ۱۰۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۲ عیسوی کے اوسی زمانہ مین یہہ منڈی

بنائی اس منڈی کا دروازہ بہت خوبصورت ہے اور اوسکے بانی کا نام گہندیو ہے
منڈی کی اندر ایک مسجد تہی وہ ٹوٹ گئی مگر ایک کنوان سیڑہیون دار ابتک
موجود ہی اور بانئین کی نام سی مشہور ہی اس قسم کی کنوی مالوہ کیطرف بہت ہین
مگر اسطرف ایسا کنوان عجایبات سی ہے

نمبر ۵ — کوس منارہ

جہانگیر بادشاہ نی اپنی عہد مین بنگالہ سی آگرہ ہوتی ہوئی دریای اٹک تک سڑک
بنواکر دو طرفہ درخت لگائی تہی سنہ ۱۴ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۲۸ ہجری موافق سنہ ۱۶۱۸ عیسوی کی
یہہ بہی حکم دیا کہ آگرہ سی لاہور تک ہر کوس کی سری پر ایک منارہ بنوادیا — توزک جہانگیری سے
جاوی اور تین کوس پر ایک کنوان چنانچہ یہہ منار چونہ اور پتہر کی بہت مستحکم
اور بلند ابتک بنی موجود ہین اکثر منارون مین معلوم ہوتا ہی کہ تعداد کوس کی
لیی پتہر لگانیکو خانہ چہوڑا ہی مگر کسی مین پتہر لگا ہوا نہین ہے

نمبر ۶ — پل سلیم گڈہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلیم شاہ نی جب سلیم گڈہ بنایا تہا تو اوسوقت دریا اسکے
نیچی بہتا تہا اور جنوب کیطرف پانی نہ تہا اور اوسیطرف سے دروازہ تہا
اس قلعہ مین جانی تہی اور ایک دروازہ شمال کی جانب دریا کی کنارہ پر
شاید ایک مدت کی بعد پانی کی ٹکر سی جنوب کیطرف کا کنارہ دریا کاٹ گیا
اور اس قلعہ کی چارونطرف پانی ہوگیا اور قلعہ مین جانیکا رستہ نرہا تب

نوز

نورالدین جہانگیر بادشاہ نی ۱۶ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۱ سنہ ہجری موافق ۱۶۲۱ سنہ عیسوی کے
اس قلعہ کی جنوبی دروازہ کے آگی بہت عمدہ اور نہایت مضبوط بنا ہوا تہا جو نہ
اور ندی پر تہر کا پل بنوایا ہے کہ وہ پل اب تک موجود ہے اور اوس پر دو کتبہ بہی لگی ہوئی ہیں جب شاہجہان نی قلعہ بنایا تو یہہ پل قلعہ مین ایسا مل گیا کہ گویا اس قلعہ کے لئی بنایا تہا دیکہو کتبہ نمبر ۱۲۳ و ۱۲۴

نمبر ۷ مقبرہ شیخ فرید

بیگم پور کی مسجد کی پاس ہے مقبرہ ہی شیخ فرید ابن شیخ احمد بخاری کا جنکو جہانگیر کے عہد مین مرتضی خان کا خطاب ملا تہا اس مقبرہ کی مکانات بالکل ٹوٹ گئے ہین صرف دالان باقی رہ گیا ہی ۹ سنہ جلوس جہانگیری مطابق ۱۰۲۳ سنہ ہجری موافق ۱۶۱۳ سنہ عیسوی کے انکا انتقال ہوا کہ سال وفات اونکی قبر برگزیدہ ہی اور اسی زمانہ کی قریب یہہ مقبرہ بنا

نمبر ۸ نیلہ برج یا مقبرہ فہیم

یہہ مقبرہ ہی ہمایون کی مقبرہ کی پاس کوئی تو اسکو حجام کا مقبرہ بتاتا ہی اور کوئی فہیم کا پہلی بات تو یقینی غلط ہی اور دوسری بات اگر صحیح ہو تو یہہ مقبرہ عبدالرحیم خان خانخانان کا بنایا ہوا ہے ۱۰۳۲ سنہ ہجری مطابق ۱۶۲۳ سنہ عیسوی کے جبکہ مہابت خان نی خانخانان کو براہ دغا نظر بند کیا تو پہلی فہیم یا سپس جو خانخانان کی بڑی عزیز چیلون مین سی تہا پیغام سازش کا بہیجا اوسنے

نانا اور اپنی بیٹی اور اپنی چالیس رفیقون کی ساتھہ گرگر مار اگیا غالب ہی کہ جب خانخانان ۲۰ سنہ جلوس جہانگیری مطابق ۱۰۳۴ سنہ ہجری ہوا اور ۱۶۲۴ سنہ عیسوی کی جہو تا جب اوسنی یہہ مقبرہ بنایا ہیہ مقبرہ بالکل چینی کاری کا ہی اور ایسی خوشرنگ اور خوبصورت چینی کاری اور رنگ آمیزی کی ہوئی ہی کہ دیکہنی سی علاقہ رکہتی ہی برج اس مقبرہ کا بالکل نیلہ رنگ کا ہی اور اسی سبب سی نیلہ برج کی نام سی مشہور ہی — مآثر الامرا و توزک جہانگیری

نمبر ۷۹ چونسٹھہ کہنبہ

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہہ مقبرہ میرزا عزیز کوکلتاش خان بیٹے خان اعظم اتکہ خان کا ہی جبکہ سنہ ۱۰۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۴ عیسوی کی احمداباد گجرات مین جہانگیر کی عہد مین انکا انتقال ہوا تب اونکی لاش کو یہان لاکر دفن کیا اور یہہ مقبرہ اونکی قبر پر بنا یہہ مقبرہ درحقیقت نئی طرح کا ہی کہ اسکا نظیر نہین کہتا سر تا پاؤن تک سنگ مرمر کا ہی اس عمارت مین چونسٹہہ ستون سنگ مرمر کی لگی ہوئی ہین اس سبب سی اسکو چونسٹھہ کہنبہ کہتی ہین اسکی محرابونکا انداز اور ستونون کی قطع اور سنگ مرمر کی نمایش بہت ہی اچہی معلوم ہوتی ہی

نمبر ۸۰ مقبرہ خانخانان

یہہ مقبرہ بارہ پلہ اور ہمایون کی مقبرہ کی پاس عبدالرحیم خان خانخانان بن بیرم خان خانخانان کا ہی سنہ ۱۰۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۶ عیسوی کی بہتر برس کی عمر مین انکا انتقال ہوا اور اسی مقبرہ مین دفن ہوئی خان سپہ سالار کو اکی مرنیکی تاریخ ہی یہہ مقبرہ اونہی کی — مآثر الامرا

کسی زمانہ مین بہت خوب بنا ہوا تہا سارا برج سنگ مرمر کا اور مقبرہ سنگ سرخ کا
سنگ مرمر کی پچی کاری کا تہا آصف الدولہ کی عہد مین اس مقبرہ کا تمام پہتر اکہڑ کر
افسوس ہے کہ ایسی عمدہ عمارت یون خراب ہو گئی اب یہہ مقبرہ نرا ہونے کا بہنڈ
اور بالکل لنڈ منڈ رہ گیا نہے خانخانان اکبر اور جہانگیر عہد کی بڑی نامی امیرون مین
سی ہین انکو سنسکرت مین بڑا دخل تہا اور شعر بہی خوب کہتی تہی

نمبر ۱۸ مقبرہ سید عابد

سید عابد نواب خاندوران خان کی رفیقون مین تہی کسی لڑائی مین مارے گئے
جب یہہ مقبرہ تخمینا سنہ ۱۰۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۶ عیسوی بنا لال بنگلہ جو مکان مشہور ہے
اوسکے پاس ہی یہہ مقبرہ ہی ساخت اسکے بالکل چونہ اور اینٹ کی ہی اور کہین کہین
چینی کاری کا بہی کام ہی یہہ مکان ہی اچہا بنا ہوا ہی اسکے صحن مین حوض تہا چارون طرف
نہرین تہین مگر اب خراب ہو گئی ہین دروازہ ہی اسکا خوش قطعہ بنا ہوا ہے
اور اوسپر ایک سہ دری معقول ہی

نمبر ۱۹ خاص محل

پرانی قلعہ کے پاس ایک محل تہا شاہجہان کی وقت کا سنہ ۱۰۴۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۳۲ عیسوی زینخان کی بیٹی نی جسکا خاص محل خطاب تہا یہہ محل بنایا تہا اب
محل بالکل ٹوٹ گیا ہی دروازہ باقی ہے

نمبر ۲۰ مقبرہ شیخ عبد الحق محدث

حوض شمسی کی کنارہ شیخ عبدالحق محدث کا یہہ مقبرہ ہی جو اکبر اور جہانگیر کی
عہد کی بڑی نامی عالمون مین سی ہین ۱۰۵۲ سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۶۴۲ عیسوی انکا انتقال ہوا
اور اوسی زمانہ مین یہہ مقبرہ بنا مقبرہ کی اندر قبر کی سرہانی ایک دیوار پر
انکا سارا حال لکھہ رکھا ہی یہہ مقبرہ نری جو یہہ شہر کا ہی مگر تالاب کی کنارہ پر
واقع ہونی سی البتہ ایک سیر کی جگہہ ہی

لمبر ۸۴ مسجد جہان نما یا مسجد جامع

شاہجہان نامہ و مرات آفتاب نما

یہہ مسجد قصبی اور یہہ معبد اعلی ارک شاہجہان اباد سی ہزار گز کی فاصلہ پر غرب
کیطرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہی کہ وہ پہاڑی اوسمین بالکل چھپ
گئی ہی اور شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ نی اس مسجد کو بنایا ہی کہ
لطافت اور نزاکت اور خوبی اور خوشنمائی اسکی بیان سی باہر ہی
ادمی کی طاقت نہین کہ اوسکا بیان کرسکی ایسی خوش قطع اور خوشنما
مسجد روی زمین پر نہین سیڑہی پاؤن تک ایک رنگ کی سنگ سرخ کی لگی
ہی اور اندر سی اجارہ تک سنگ مرمر کی اور جابجا سنگ سرخ مین
سنگ مرمر کی دہاریان اور سنگ موسی کی پچی کاری کی ہوئی ہی
برج اسکی تمام سنگ مرمر کی ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دہاریان
بنی ہوئی ہین ایسی مہندسون نی بدل نی یہہ مسجد بنائی ہی کہ کوئی در و دیوار
طاق و محراب مرغولہ و کنگورہ تناسب سی خالی نہین دسوین شوال سنہ ہجری

موافق

موافق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی مطابق سنہ بست و چہارم جلوس مین اس مسجد کی بنیاد باہتمام
سعد اللہ خان دیوان اعلی اور فاضل خان خانسامان کی پڑنی شروع ہوئی
اور ہر روز پانچہزار راج مزدور بیلدار سنگتراش کام کرتی تہی باوجود اس
اہتمام کی چہہ برس مین دس لاکہہ روپیہ خرچ ہو کر یہہ مسجد تمام ہوئی
اس مسجد کی تین گنبد ہین نہایت خوشنما نوّی گز کی طول اور ستائیس گز کی
عرض مین اندر کو سات محرابین ہین اور باہر صحن کی طرف گیارہ در ایک در
تو بہت بلند ہی اور پانچ پانچ در ادہر اودہر ہین بڑی در پر بابا دے بطور
طغرا اور باقی درون پر کتبہ نام نامی شاہجہان اور تاریخ تعمیر اور مصارف دیکہو کتبہ نمبر ۲۴
سنگ موسی کی پچی کاری سی کہدا ہوا ہے ان درون کی دونو طرف
مینار ہین نہایت بلند اور بغایت خوشنما اور اونمین زینہ بنی ہوئی
ہین کہ اوس رستہ سے مینار کی اوپر چلی جاتی ہین میناروں کی اوپر
بارہ دری کی برجیان سنگ مرمر کی نہایت دلکشا دلربا بنی ہوئی
ہین ان میناروں پر چڑہنی سی شہر کی عجب کیفیت معلوم ہوتی اور
نہایت سیر دکہائی دیتی ہی تمام شہر مثل گنجور کے معلوم ہوتا ہے اور
درختون کی رونق اور مکانون کی خوشنمائی سی ایک عالم دکہائی دیتا ہے
شمالی منارہ بسبب بجلی کی گر پڑا تہا اور اوس عمارت اور صحن کا فرش جو
کہ تمام سنگ سرخ کا ہی جا بجا سی بگڑ گیا تہا سرکار انگریزی نی سنہ ۱۲۳۳ھ

مطابق سنہ ۱۵۹۱ عیسوی کے معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کی عہد مین اس مینار کو بنوادیا اور فرش بھی درست کروادیا کثرت نمازیون کی ماشاء اللہ اس مسجد مین اور ملکون سی زیادہ ہوتی ہی اور امام کی آواز تکبیر سب نمازیون کو نہین پہونچ سکتی اسواسطی شاہزادہ میرزا سلیم ابن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ نی سنہ ۱۰۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۹ عیسوی کے بڑی در کی بیچمین ایک مکبر سنگ مرمر کا بہت خوشنما بنوادیا ہے کہ مکبرہ اوس مکبر پر کہڑی ہوکر آواز اللہ اکبر اور ربنا لک الحمد سب کے کانتک پہونچا دیا کرتا ہی اس مسجد مین تمام فرش سنگ مرمر کا ہے اور اوسمین سنگ سیاہ توسے کی پچکاری سی مصلے بنادی ہین ممبر اس مسجد کا سنگ مرمر کا اور ایسا خوش قطع بنا ہوا ہے کہ جسکا بیان ممکن نہین جانب شمال کی دالان مین کچھ تبرکات جناب خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رکھی ہین اور وہ مقام درگاہ آثار شریف کہلاتا ہی صحن مسجد کا نہایت دلکشا اور بغایت فرحت بخش ہی ایک سو چھتیس گز کی عرض و طول سی اور اوسکے بیچون بیچمین حوض ہے فرحت بخش روح افزا دلکش اور دلربا پندرہ گز سی بارہ گز کا بڑا سنگ مرمر کا اور اوسکے بیچمین فوارہ لگا ہوا ہے اور جمعہ اور عیدین اور الوداع کو چہوٹا کرتا ہی اوس حوض کی عربی کونشہ پر محمد تحسین خان محلی بادشاہی نی سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۶ عیسوی مین یہہ بات بیان کرکر کہ مینی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اس جگہہ بیٹھتے دیکھا

ایک

ایک چھوٹا سا کٹہرہ پتھر کا لگا ہوا ہے اس مسجد کی صحن کی چارون طرف ایوانہای
خوشنما اور دالانہای فرحت افزا اور حجرہ ہای دلکش اور مکانات فرحت بخش
بنی ہوئی ہین اور چارون کونون پر چار برج ہین بارہ دری کی بہت دلچسپ
کہ اوس سی ایک عجب رونق اور بہار حاصل ہو گئی ہی جنوبی اور شرقی
دالان کی سامنی دائرہ ہندی وقت نماز جان نکونا ہوا ہی اس مسجد کی
تین دروازی بہت عالی ہین تینون دروازون پر بجی کو اخیر تک کی ہین

دروازہ جنوبی مسجد جامع

جنوبی دروازہ اس مسجد کا چتلی قبر کی بازار کی طرف بہت خوشنما بنا ہوا ہے
دروازہ پر رہنی کی لائق حجری بنی ہوئی ہین اس دروازہ کی تینتیس سیڑھیان
ہین ان سیڑھیون پر تیسری پہر کو مجمع عام ہوتا ہے اور ساطی اپنی اپنی
دوکانین لگاتی ہین اور طرح طرح کی چیزین بیچتی ہین اور فالودہ والہ
اپنی دوکان لگاتا ہی اور شربت قند اور فالودہ رنگین بیچتا ہی کبابی
ہر طرح کی کباب بناتی ہین کہ اوسکی بو ہر عاشق برشتہ جان کو حسرت
لیجاتی ہین عجب عجب طرح کی جانور اور اصیل صنیل مرغ بکتی ہین اور
جوانان فرشتہ صورت ایام نوروز مین انڈی لڑاتی ہین کہ آسمان
بہی اونکی جفا کاری اور نیرنگی پر رشک کہاتا ہی یاران ہم عمر اور جوانان
ہم صحبت ہاتہ مین ہاتہ دئی ہوئی سیر و تماشا کرتی پہرتی ہین

دروازۂ شمالی مسجد جامع

دروازہ شمالی اس مسجد کا پایہ والون کے بازار کی طرف واقع ہی یہہ دروازہ ہے
بہت خوبصورت ہی اور سیڑہی چہرہ ہنی کی لائق بنی ہوئی ہین اور سطرف
اوتالیس سیڑہیان ہین اگرچہ سطرف بہی کبابی بیچنے والے ہین اور سودی
دوکانین لگاتی ہین لیکن بڑا تماشا سطرف مداریون اور قصہ خوانوکا ہوتا ہے
سیڑہی پر ایک قصہ خوان موندہ بچہائی ہوئی بیٹہا ہی اور داستان امیر حمزہ
کہتا ہی کسیطرف قصہ حاتم طائی اور کہین داستان بوستان خیال ہوتی
ہی اور صدہا آدمی اوسکے سننے کو جمع ہوتی ہین ایکطرف مداری
تماشا کرتا ہی اور بہانمتی کا کہیل ہوتا ہی اور بوڑہے کو جوان اور جوان کو
بوڑہا بناتا ہے

دروازہ شرقی مسجد جامع

شرقی دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کیطرف ہی یہہ بہت بڑا دروازہ ہے
اوسپر مکانات بہی بہت بنی ہوئی ہین اس دروازہ کی آگی تین سو سیڑہیان
ہین ان سیڑہیون پر ہر روز گذری ہوتی ہی یہہ گذری بہی شاہجہان آباد مین
گویا ہر روز کا میلہ ہے ہزار طرح طرحکے کپڑی الگنیون پر ڈالتی ہین اور
عجب عجب خوشنمائی سی در و دیوار باغ سا کہلا معلوم ہوتا ہے جوانان عشق
سرشت طرح طرحکے جانور پنجرونمین لئی ہوئی سیر کرتی پہرتی ہین اور اونکے

اچہی

اچہی اچہی آوازین سناتی ہین ایک طرف کبوتر والہ کبوتر بیچتے ہین اور ایکطرف
کہوڑیے والی کہوڑے لیے کہڑی ہین خریدار جوق جوق بڑے بڑے پہرتے ہین
اور ایک ایک عنبر نقد اسکے بدلی مول لیتی ہین

نمبر ۸۵ دارالشفا اور دارالبقا

اس مسجد کی گرد بہت چوڑا بازار چہوڑکر شرقی دونو کونون کیطرف دو حوض
بہت بڑے بڑے بنائی تہی اب وہ حوض بند ہوگئے ہین اور اون پر مکانات
بن گئی ہین اور غربی دونو کونون سی شمال کیطرف دارالشفا تہی اور دکہن
کیطرف سے حکیم مقرر رہتی اور بیمارون کو دوا ملتی تہی اب وہ کارخانہ نہین رہا
بادشاہزادون نی اسپر مکان بنالیے ہین اور رہتیے ہین اور جنوب کیطرف
دارالبقا یعنی مدرسہ ہے یہہ مدرسہ بالکل ویران ہوگیا تہا اور اکثر مکان
گر پڑی تہی مولوی محمد صدرالدین خان بہادر صدرالصدور شاہجہان آباد نے
اس مدرسہ کو بادشاہ سی لیکر آباد کیا ہی اور اکثر مکانات شکستہ کی
مرمت کی ہی اور بہت مستعد مستعد طالب علم بائی ہین یہہ مکان دونون شاہجہانی
ہین اور جامع مسجد کے ساتہہ تخمینا سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی مین شروع ہوئی ہین

نمبر ۸۶ بیگم کا باغ یا صاحب آباد

یہہ باغ شہر شاہجہان آباد کی اندر چاندنی چوک کی پاس واقع ہے اس باغکو
جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے بنایا تہا

کسی زمانہ مین یہہ باغ بہت نفیس تہا اور مکانات لطیف بنی ہوئی تہی اور جابجا
نہرین جاری تہین مگر اب بہت خراب ہوگیا ہی طول اس باغ کا نوسو ستتر
گز کا ہی اور عرض دوسو چالیس گز کا

نمبر ۸۷ مسجد فتحپوری

شہر شاہجہان آباد مین اردو بازار اور چاندنی چوک سی اگی بڑہ کر یہہ مسجد ہی
نواب فتحپوری بیگم زوجہ شاہجہان کی بنائی ہوئی ہی یہہ مسجد بہی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی مین بنی ہی طول اس مسجد کا پینتالیس گز کا ہی اور عرض وات افتاد
بائیس گز کا اور سیڑہی پاون تک سنگ سرخ کی ہی گنبد کی دونو
طرف تین تین در کی ایوان دراون مین فرش سنگ مرمر کا ہی دونو کونو
دو منار ہین مین پینتیس پینتیس گز اونچی مگر اب ونکی برجیان ٹوٹ گئی
ہین سامنے اسکی ایک چبوترہ ہی سنگ سرخ کا پیتالیس گز کا لنبا
اور تینتیس گز کا چوڑا اوس چبوترہ کی اگی سنگ سرخ کا حوض ہی
سولہ گز سے چودہ گز کا اور اوسکی اگی صحن ہی سوگز سی سوگز کا صحن کی
گرد اوتہر حجرہ طالب علمون کی رہنی کی لئی بنی ہوئی ہین

نمبر ۸۸ مسجد اکبرآبادی

شہر شاہجہان آباد کی فیض بازار مین یہہ مسجد واقع ہی نواب اعزازالنسا بیگم
عرف اکبرآبادی بیگم زوجہ شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی

یہہ مسجد بنائی اس مسجد کی تین برج اور سات در ہین مسجد کی عمارت ترسٹھہ گز مرات آفتاب نما
لنبی اور سترہ گز چوڑی نری سنگ سرخ کی ہی اوسکا میں طاق براق سنگ
مرمر کا نہایت پرچین کاری اوسکے آگی ایک چبوترہ ہی سنگ سرخ کا
کٹہرہ دار ترسٹھہ گز کا لنبا اور ستاون گز کا چوڑا اور ساڑہی تین گز اونچا
اوسکے آگی سنگ سرخ کا ایک حوض ہی مسجد کا صحن ایکسو چون گز لنبا
اور ایکسو چار گز چوڑا ہی اور اوسکے گرد طالب علمون کی رہنی کی لیے
حجرہ بنی ہوئی ہین مسجد کی دروازہ پر کتبہ سنگ موسی کی پچی کاری کیا ہوا ہے دیکھو کتبہ نمبر ۴۳

نمبر ۸۹ مسجد سرہندی

یہہ مسجد لاہوری دروازہ کے باہر اب تک موجود ہے اگرچہ صحن مسجد کا اکثر حصہ خندق کے
دمدمہ مین آگیا ہی لیکن مسجد کا دالان بدستور موجود ہے اس مسجد کو سرہندی
بیگم نی جو شاہجہان کی بیوی تہین سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۰ عیسوی کے بنایا تہا
یہہ مسجد سرسے پاؤن تک سنگ سرخ کی ہی مگر اکثر جگہہ سی بسبب گرنے
ہونی کی شکستہ ہو گئی ہے

نمبر ۹۰ باغ شالہ مار

یہہ باغ بھی لاہوری دروازہ کے باہر شہر پناہ سی چہہ میل شاہجہان بادشاہ کا مرات آفتاب نما
بنایا ہوا جسکہ بادشاہ شہر پناہ کی بنائی سی فارغ ہوا تہا سنہ ۱۰۶۳
مطابق سنہ ۱۶۵۳ عیسوی کے یہہ باغ بنانا شروع کیا اس باغ مین بہت خوبصورتی

سی نہرین اور حوض اور مکانات بنی ہوئی ہین اور عجب عجب طرح کی درخت اس
باغ مین تہی اب بہی تین چار درخت انبہ کے ایسی باقی ہین کہ اوس ضلع مین ایسی انبہ
اور کہین نہین ہین یہہ نام اس باغ کا خود شاہجہان کا رکہا ہوا ہے یعنی خانہ عیش و
عشرت کیونکہ ہندی زبان مین شالہ کی معنی گہر کی ہین اور مار کی معنی عیش اور خوشی کے ۔ توزک جہانگیری

نمبر ۹۱ باغ روشن آرا

یہہ باغ سبزی منڈی مین واقع ہی اور شاہجہانی باغات مین سے ہی روشن آرا بیگم شاہجہان کی بیٹی نی یہہ باغ بنایا ہی اور تیرہوین سال جلوس عالمگیر مین انکا انتقال ہوا اور اسی باغ مین دفن ہوئین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ باغ تخمینا سنہ ۱۰۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۳ عیسوی کے یعنی اوس زمانہ مین جبکہ شاہجہان نی شہر آباد کر کر سب بیگمات اور امرا کو باغات اور مکانات بنانیکا حکم دیا بنا ہی یہہ باغ بہی بہت خوب ہے اسکے بیچمین مقبرہ ہے اور نہرین ہین اور نہر کی پانی سے بہری جاتی ہین اب بہی یہہ باغ آباد و سر سبز ہے ۔ مرات آفتاب نما

نمبر ۹۲ باغ سرہندی

سبزی منڈی کی پاس یہہ باغ ہی کہ اسکو سرہندی بیگم زوجہ شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۳ عیسوی کے بنایا تہا یہہ باغ بہی کبہی زمانہ مین بہت آراستہ ہو گا مگر اب بالکل خراب ہے کچھہ کچھہ مکانات اسکے بنی ہوئی باقی رہ گئی ہین

اور

اور سر ہندی بیگم کی قبر بھی باغ مین بنا ہے

نمبر ۹۳ موتی مسجد

اس مسجد کو اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نی سنہ ۲ جلوسی مطابق سنہ ۱۰۷۰ ہجری — مآثر عالمگیری
ہوا وی سنہ ۱۶۵۹ عیسوی کے قلعہ شاہجہان مین متصل باغ حیات بخش بنایا ہی یہہ مسجد
بہت ہے پاؤن تک سنگ مرمر کی ہی فرش اسکا اور در و دیوار محراب
و مرغول اور چہت اور منبر یہ سب کے سب سنگ مرمر کی ہین اور بہت اوسپر
وہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور ایسی گل بوٹی بیل بتی بنائی ہین کہ دیکہنے
سی تعلق رکہتی ہین حقیقت مین ایسی منبت کاری تمام قلعہ مین کہین نہین
ہین اس مسجد کے تین در ہین بہت خوشنما اور چہوٹے چہوٹے دو مینار ہین
اور تین گنبد ہین سنہری اور اسی سبب سے بعضی لوگ اسکو سنہری
مسجد بھی کہتی ہین اس مسجد کے صحن مین ایک حوض ہی بہت چہوٹا بہا
سی اس حوض مین پانی آتا ہی اور اوبل کر ہر وقت بہتا ہی اس مسجد کے
جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہے واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف
کی اوسمین بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہی اور اوسکے گرد
آئینہ بندی کی ہوئی ہی اس مسجد کی تیاری مین ایک لاکہ ساٹہہ ہزار — مرآت آفتاب نما
روپیہ خرچ ہوئی ہین

نمبر ۹۴ مسجد جہان آرا بیگم

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن مین یہہ مجہری زر اسنگ مرمر کا جالیدار نظیف
سنگ مرمر کی جالیان ہین اس محجر کو جہان آرا بیگم بنت شاہجہان
بادشاہ نی سنہ ۱۰۹۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۱ عیسوی اپنی جیتی جی بنا یا تہا اور اوسی
سال وہ مری اور یہان دفن ہوئی مشہور ہے کہ اوسنے وصیت کی
تہی کہ میری مرنیکی بعد میرا تین کروڑ روپیہ کا اسباب جو ہی وہ سب
یہان کی خادمون کو دیدینا مگر اوسکے مرنیکی بعد عالمگیر نی ایک کروڑ
روپیہ کا اسباب دیا اور کہا کہ تہائی سی زیادہ مین وصیت نہین ہوتی
اس محجر مین جہان آرا بیگم نی خود اپنا کہا ہوا شعر اور تہوڑی سی عبارت
ایک پتہر پر کہدوا کر لگا دی ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۴۴

نمبر ۹۵ مقبرہ سرنالہ

درگاہ روشن چراغ دہلی کی پاس نالہ کی سرے پر یہہ ایک مقبرہ ہی اس
مقبرہ کی ستون اور فرش سب سنگ سرخ کی ہین اور اوپر بہی اکثر جگہہ
سنگ سرخ لگا ہوا ہے کچہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ مقبرہ کسکا ہی اور کب بنا
لیکن طرز عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہوین صدی عیسوی کی بیچ کا ہی یعنے
تخمینا سنہ ۱۱۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کی قریب کا بنا ہوا ہے

نمبر ۹۶ درگاہ حضرت سید حسن رسول نما

مرات آفتاب نما — حضرت سید حسن رسول نما سید عثمان نارنولی کی اولاد مین ہین جہان آباد

پیدا

آپکا مزار بہی وہیں ہے جو پہلے گلابی باغ مشہور تہا یہان آپ رہتی تہی سنہ ۱۱۰۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کے آپکا انتقال ہوا اور اسی مقام پر دفن ہوئے چنانچہ تاریخ آپکی
وفات کی باہر کی دالان پر کندہ ہے

تاریخ

حسن رسول نما با رسول باقی شد

سنہ ۱۰۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۲ عیسوی کے حاجی محمد طاہر نی اس درگاہ کی پاس ایک مسجد
بنائی اور محمد سعید خان کا بنایا ہوا ایک حوض یہان موجود ہے سنہ ۱۲۳۴ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۱۸ عیسوی کے میر محمد شفیع نی جو آپکے اولاد مین سی ہین نواب
امیر خان والی ٹونک سے روپیہ لیکر اسمقام پر ایک چار دیواری پختہ بطور فصیل
کی بنائی ہی اور اوسکے دو دروازہ بہت معقول بنائی ہین

۱۷۹ جہرنہ

قطب صاحب کے نواح مین حوض شمسی کی پاس یہہ مکان ہی اسمقام پر ایک دیوار
بند کی بہت قدیمی ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حوض شمسی جب بہتا ہوگا تو اوسکے
پانیکا زور روکنی کو یہہ دیوار ہی اس دیوار مین پانی نکلنی کا رستہ بہی تہا
کہ جب پانی کا زور ہوتا تہا تو اوسمین سی نکل کر اور نولکہی نالہ مین ہوکر
تغلق آباد اور عادل آباد کی نیچی بہ جاتا تہا قریب سنہ ۱۱۱۲ ہجری مطابق
سنہ ۱۷۰۰ عیسوی کے نواب غازی الدین خان فیروز جنگ نی اوس دیوار کے

اکی دالان بنایا اور اوسکے اکی تخمینًا مربع کا حوض ہی اس دالان مین
شمسی حوض کی پانی سی چادر چہوٹتی تہی اور چہت مین سی بہی فوارہ چہوٹتے
تہی اور حوض مین پانی بہر کر اکی نہر مین ہوکر بہتا تہا اب وہ چادر اور فوارہ
بند ہوگئی ہین الا حوض مین پانی انی کا رستہ باقی ہی اکبر شاہ ثانی کی اسکے
جنوب اور شمال کو کچہہ مکانات سنگین بنائی تہی اور اب بہادر شاہ نی بہی
سنگین بارہ دری بنائی ہی ساون بہادون کی مہینہ مین ہر سال بڑی
دہوم سی میلہ ہوتا ہے آٹہہ آٹہہ روز لوک جمع رہتی ہین اور بدہ سے جمعہ تک
تین دن تو بہت ہجوم ہوتا ہے اور عین میلہ کا دن جمعرات ہوتی ہے
لاکہہ ڈیڑ لاکہہ آدمی سی کم اس میلہ مین جمع نہین ہوتا ہے کل خرچ میلہ کا مین
ڈہائی تین لاکہہ روپیہ سے کم نہین ہوتا پہول والی اور اور حرفہ والی اہتمام
پنکہا بناتی ہین اور حضرت قطب صاحب کے درگاہ مین لیجا کر چڑہاتی ہین اسی سبب سے
اس میلہ کا نام پہول والونکا میلہ ہے میلہ کی دنونمین اس مقام پر بڑا تماشا
ہوتا ہی سیکڑون آدمی اس حوض مین نہاتی ہین اور دالانونکی چہت اور
دیوارونکی منڈیر اور درختون کے ٹہنون پر سے حوض مین کودتی ہین
اور پہلنے تہرر سی جو اٹھارہ فٹ لنبا اور ساڑہی سات فٹ چوڑا ہے
پہسلتے ہین اور آمون کی درختونمین جو امریان کہلاتی ہین رسی ڈالکر
جہولتی ہین افسوس ہے کہ اس میلہ کی بابت ضلع دہلی کی عدالتونمین تعطیل نہین ہوتی

مجلد

نمبر ۹۸ مسجد اورنگ آبادی

شہر شاہجہان آباد مین پنجابی کٹرہ کی اندر یہہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب اورنگ آبادی بیگم اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی نی سنہ ۱۱۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی کے بنایا ہی یہہ مسجد بہی سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہی اور اسکے صحن مین ایک حوض ہی جسمین نہر کا پانی آتا ہی صحن اس مسجد کا بہت وسیع تہا لیکن اکثر لوگون نی اپنی گہرون مین ملا لیا ہی اب مقام پر پنجابی سوداگر رہتی ہین اور اسی سبب سے پنجابی کٹرہ مشہور ہو گیا ہی

نمبر ۹۹ مقبرہ زیب النسا بیگم

شہر شاہجہان آباد کی کابلی دروازہ کے باہر یہہ مقبرہ ہے نواب زیب النسا بیگم بنت عالمگیر کا ان بیگم کا انتقال جو بڑی بیٹی عالمگیر کی تہین سنہ ۱۱۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۲ عیسوی ہوا اور عالمگیر کے عہد مین یہہ مقبرہ اور مسجد بنی انکی قبر کے سرہانے کتبہ لگا ہوا ہے

دیکھو کتبہ نمبر ۲۵

نمبر ۱۰۰ موتی مسجد

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس ایک دیوار بیچ یہہ مسجد ہے نری سنگ مرمر کے فرش ہی سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین سنگ موسی کی دہاریان لگی ہین اس مسجد کی تین در اور تین گنبد ہین اور مسجد کی صحن کی کونون پر دو مینار سنگ مرمر کی ہین قریب سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۹ع کے شاہ عالم بہادر شاہ نی بنایا

یہہ مسجد بنائی ہی شاہ عالم کی وقت مین اس مسجد کا بیچ کا گنبد بہونچال سے
گر پڑا تہا اور اوسی زمانہ شاہ عالم مین اسکی مرمت ہو گئی تہی

نمبر ۱۰۱ زینت المساجد

شہر شاہجہان آباد مین دریا کی کنارہ یہہ مسجد ہے زینت النسا بیگم بنت عالمگیر
بادشاہ کی اوسنے قریب ۱۱۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۷۱۰ سنہ عیسوی یہہ مسجد اور اپنے
دفن ہونیکو مقبرہ بنایا یہہ مسجد سر سے پاؤن تک سنگ سرخ سے بنی ہوئی ہے
اور تینون برج سنگ مرمر کی ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دہاریان
بنائی ہین دو منارہ اس مسجد کی بہت بلند ہین اور دور دور سے دکہائی
دیتی ہین اس مسجد کی سات در ہین ایک بڑا در باقی چہوٹی اور اسکے
صحن مین ایک حوض ہی جسمین کنوی سی پانی آتا تہا اب وہ کنوان
بند ہو گیا ہی شمال کی جانب اس مسجد سے ایک محجری سنگ مرمر کا
اور دوسرا محجر سنگ باسی کا اندر سے محجر مین زینت النسا بیگم کے
قبر ہی اور اوسکے سرہانی پتہر پر کتبہ لگا ہوا ہے دیکہو کتبہ نمبر ۲۶۴

نمبر ۱۰۲ مقبرہ غازی الدینخان

اجمیری دروازہ کی باہر میر شہاب الدین المخاطب بہ غازی الدین خان بہادر
فیروز جنگ پدر نظام الملک آصفجاہ کا یہہ مقبرہ ہی جو عالمگیری عہد کے
بڑے نامی امیرون مین سی ہین یہہ مقبرہ اونہون نی اپنی جیتی جی آپ بنوایا تہا مآثر الامرا صفحہ ۲

جبکہ سنہ ۱۱۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۰ عیسوی کے سال چہارم جلوس شاہ عالم بہادر شاہ مین مقام
احمد آباد انکا انتقال ہوا تو اونکی نعش کو یہان لاکر اونہی کی بنائی ہوئی
مقبرہ مین دفن کیا یہہ مقبرہ سارا سنگ سرخ کا ہی اور اسکا دروازہ نہایت
خوبصورت ہے مقبرہ مین ایک صحن وسیع ہی اوسکے جنوب اور شمال کو
حجرہ متعدد دو کہی اور دالان بنی ہوئی ہین اور جانب شرق دروازہ ہے
ترپولیہ کے طور پر اور جانب غرب نری سنگ سرخ مسجد ہے اور مسجد کے
دونو پہلو مین کچہہ صحن چہوڑکر دالان ہین جنوبی دالان کی پاس ایک حجرہ ہے
سنگ باسی کا اوس حجرہ مین ایک اور حجرہ سنگ مرمر کا جالی دار
اور بہت نفیس جالیان کہدی ہوئی ہین اوس حجرہ مین نواب غازی الدین خان
اور اونکی اولاد کی قبرین ہین مدت تک اس مدرسہ مین سرکار انگریز کی
طرف سے مدرسہ رہا اور اسی سبب سے مدرسہ کے نام ہی مشہور ہو گیا اعتماد
الدولہ نواب فضل علیخان لکہنو والہ نی اس مدرسہ کے خرچ کے واسطے
ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ دی تہی چنانچہ سرکار کی طرف سے یہہ کتبہ
اونکی نام کا ایک دیوار پر کہودواکر لگا دیا ہے

دیکہو کتبہ نمبر ۴۷

نمبر ۱۰۳ حجرہ شاہ عالم بہادر شاہ

قطب صاحب کے درگاہ کے پاس موتی مسجد سی ملا ہوا یہہ حجرہ ہی جبکہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری
مطابق سنہ ۱۷۱۲ عیسوی کے شاہ عالم بہادر شاہ کا انتقال ہوا تو اس حجرہ مین

بعد اسکے جبکہ سلطان عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ کا سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶
عیسوی میں انتقال ہوا تو وہ بہی اسی مجہر مین گڑی بعد اسکے جبکہ محمد اکبر بادشاہ
ثانی کا سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ عیسوی مین انتقال ہوا تو وہ بہی اسی مجہر مین دفن
ہوئی اگرچہ تاریخ وفات اونکی قبر کے سرہانی کندہ نہین ہی مگر راقم
اثم نی اونکی مرنیکی یہہ تاریخ کہی تہی

تاریخ

چون برفت از جہان شہ اکبر | شد سیہ آسمان ز دود جگر
پای شادی شکست و احمد گفت | سال تاریخ او غم اکبر

سنہ ۱۲۵۳ھ

نمبر ۱۰ برج اندرون احاطہ مقبرہ ہمایون

ہمایون کی مقبرہ مین یہہ ایک چہوٹا سا برج ہے سنگ سرخ کا اور اکہین کہین
اوسمین سنگ مرمر بہی لگا ہوا ہے اور اوسمین سنگ مرمر کے تعویز کئی دفن
ہین اگرچہ نہین معلوم کہ یہہ کسکا برج ہے مگر اوسمین کچہہ شک نہین کہ ہمایون کے
مقبرہ کے بہت بعد کا بلکہ حال کا بنا ہوا ہے اور ہم اسکو تخمینا سنہ ۱۲۳۱ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۱۵ عیسوی کا بنا ہوا جانتی ہین

نمبر ۱۱ سنہری مسجد کوتوالی

شہر شاہجہان آباد مین کوتوالی چبوترہ کی پاس یہہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب
روشن الدولہ ظفر خان نی محمد شاہ کی عہد مین سنہ ۱۱۳۴ ہجری مطابق

سنہ عیسوی مین بنایا ہے یہہ مسجد بہت خوش قطعہ ہی اگرچہ چونہ اور پتہر سے
بنی ہوئی ہی لیکن اسکے برج اور کلسیان سب سنہری ہین اس مسجد کے
برج شکستہ ہو گئی تہی اسواسطے روشن الدولہ کی دوسرے مسجد کے
برج اسپر چڑہا دیے ہین اس مسجد کی پیشانی پر چند اشعار کندہ ہین — دیکہو کتبہ نمبر ۲۸

نمبر ۱۰۶ مسجد و مدرسہ شرف الدولہ

شہر شاہجہان آباد مین دریبے کے بازار مین یہہ مسجد ہے اور اوسکے پاس
مدرسہ ہے اس مسجد اور مدرسہ کو نواب شرف الدولہ بہادر محمد شاہ
بادشاہ کی عہد مین سنہ ۱۱۳۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۲ عیسوی بنایا ہی یہہ مسجد اگرچہ
چونہ اور پتہر کی بنی ہوئی ہی مگر اوسکے تینون برج سنگ مرمر کے
ہین مگر سنگ مرمر ایسا زرد ہے کہ پیتل کا شبہ جاتا ہی اس مسجد کے
پیشانی پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۲۹

نمبر ۱۰۷ جنتر منتر

جنتر کے معنی آلہ کے ہین اور یہان مراد الات رصد سے ہی اور منتر ایک لفظ
مہمل ہی جو زبان کی محاورہ مین اصلی لفظ کی ساتہہ بولتی ہین جیسے
کہانا وانا غرضکہ یہہ رصد خانہ ہے جسکو راجہ سوائی جیسنگہ والی جی پور نے
محمد شاہ بادشاہ کی حکم بموجب سنہ جلوسی مطابق سنہ ۱۱۳۷ ہجری موافق
سنہ ۱۷۲۴ عیسوی کے بنایا ہے اور حسابات کے صحت کی لئی اسیطرحکا رصد خانہ سوائی — زیچ محمد شاہی

جی پور اور متھرا اور بنارس اور اوجین مین بہی بنایا گیا اکثر الات اس رصد خانہ مین چونہ اور پتہر کی بنائی تہی تا کہ رصد مین فرق نہ پڑے یہہ رصد خانہ اب بالکل خراب ہو گیا ہے سب آلات ٹوٹ گئی ہین اور سب ہی تقسیمین مٹ گئی ہین کوئی آلہ اس قابل نہین رہا کہ اوس سی ایک بہی عمل ہو سکے تین آلہ منجملہ الاات کے جو چونہ اور پتہر سی بنائی تہی اب بہی ٹوٹی ہوئی موجود ہین

اول جی پرکاش

یہہ آلہ ہی حساب ظل کا ایک سطحہ مستوی پر عمود بطور مقیاس کے قایم کر کر اوسکے دایرہ افق تریسٹھ فٹ آٹھہ انچہ کی قطر کا کہیچ کر اوس پر چار درجہ کی گول دیوار کنوئین کی کوٹہی کیطرح اوٹہائی ہین کہ ایک درجہ زمین مین دبا ہوا ہے اور تین اوپر نکلی ہوئی ہین اوسکے ساتہہ ہر تقسیم کے نیچے ایک خانہ کہلا بطور طاق کی اور ایک بند رکہا ہی اندر کی رخ مقنطرات کہیچی ہین اور درجات کی تقسیم کی ہی اور مقیاس اور سطح دایرہ افق اور مقنطرات سب کے سب منقسم ہین

دویم رام جنتر

یہہ آلہ ایک چبوترہ ہے سلامی شمال کیطرف سی بقدر عرض بلد اوٹہا ہوا اور اوسپر چار قوسین ہین اور ہر ایک قوس کے دونو طرف سیڑہیان بنا دی ہین تا کہ

تاکہ سیڑہیون پر چڑہ کر سایہ کا حال دیکہین وسی حصّہ ترہ کی نیچی ہے
دو قوسین اور نکالی ہین معدل النہار او منطقۃ البروج کی لیکن بقدر
عرض بلد کی منحرف اور اوسکے ہر ایک قوس پر تقسیم تہی کہ وہ بالکل
مٹ گئی اور قوسین بہی اکثر ٹوٹ گئی ہین

سیوم سمراٹہہ جنتر

یہہ جنتر درحقیقت مقیاس ہے ایک پاکہہ ہمین بناکر دایرہ معدل النہار جسکا
نصف قطر اشارہ کرتا ہی منحرف بقدر عرض بلد جو نہ اوم تہہری بنا ہی مستحکم
بنایا تہا اوسپر ساری تقسیم ہے پاکہہ پر سیڑہیان بنائی ہین کہ اوسکے ذریعے سے
پاکہہ کی سر پر چڑہ جاتی ہین اسیطرح دایرہ معدل النہار کی دو نو طرف
سیڑہیان بنائی ہین کہ اون پرسے سایہ کو دیکہتی تہی اس جنتر کی بہی
تقسیم بالکل خراب ہو گئی ہی اگرچہ سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین پاکہہ کی مرمت آہ
جی پور ری موجب تحریک آرکیولاجکل سوسیٹی مقام دہلی کی کی لا اور
مرمت نہین ہوئی یہہ تینون آلہ خود سوائے جیسنکہ نی ایجاد کئی ہین اور
انہی سبب سے انکی ہندی نام رکہی ہین

کرہ مقعر

اسی جنتر کے نیچی دو کرہ مقعر آدہی آدہی بنائی ہین سطح پر کہ مدار قطب
بروجکا ہر ایک مین ناقص ہے اگر ایک کرہ کو اوتہا کر دوسری کرہ پر

دیکھئین تو سارا کرہ پورا ہوجاوے۔ ان کرون مین بارہ توسین بنائی ہین تقسیم
بروج کی جیہ خالی اور جیہ بہری اور ہر جگہ تقسیم کی خطوط تہی اور نشان
قطب کی جانب میل تہا کہ اب وہ بہی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم بالکل
مٹ گئی ہر خالی توسین رہنے دیئے ہوئی ہین کہ اونپر سی چڑہ کر سایہ کا حال
دیکھتے تہی قطر ان دونو کرونکا چہبیس ۲۶ فٹ کا ہی اور چونہ اینٹ سی نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہین

یہہ رصد خانہ وہ ہی کہ جسمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد تسلیم
کئی گئی ہین ورنہ اس سی پہلی یونانی ہیئت والون اور زیچ بنانی والونے
اون قاعدونمین سی ایک کو بہی تسلیم نہین کیا تہا اسی سبب سے یہہ رصد خانہ
اپنی ساتہیون مین یکہ اور بہت نامی ہی ۱۱۴۱ سنہ جلوس محمد شاہ مطابق ۱۱۴۴ سنہ ہجری کے
موافق ۱۷۲۸ سنہ عیسوی کے راجہ سوائی جیسنگہ نی کئی آدمی ریاضی دان بادری کے
ساتہہ فرنگستان مین بہیجی اور وہان سے آلات رصد اور دو نسخی منگوائی
اور وہ لوک خود بہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکہہ آئی اور زیچ جدید جسکا
لیئر نام تہا یہان لائی اور اس رصد خانہ سے مطابقت کی لیئر کی حساب مین
تقویم قمر مین آدہی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ مین جو تہا ئی
دقیقہ یعنی پندرہ پل کا فرق نکلا انہی باتون سی یقین ہوتا ہی کہ اس رصد خانہ
مین انگریزبہی شریک تہی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد کا اس لیے نام

رصد خانہ مین ماننے کا یہ سبب ہے معلوم ہوتا ہے اگرچہ یونانی ہیئت والون نے ان نئی باتون کی مانند یہی بہت تکرار کی تہی اور یہہ بات چاہتی ہے کہ ان نئی باتون کو عقلی دلیلون سے ثابت کیا جاوے مگر جو کہ ان نئے قاعدون سے جو بات کہ حساب کی راہ سے نکالی جاتی تہی اور جو بات کہ رصد سے دیکہی جاتی ہی وہ دونو ٹہیک ملتی تہین اسواسطے یہہ ہی مطابقت اون قاعدون کی صحت کو کافی متصور ہو کر عقلی دلیلین قایم کرنی پر یا تو توجہ نہین کی اور یا درحقیقت قایم نہو سکین اب ہم مقام پر ایک مختصر فہرست اون باتون کی لکہتی ہین جو برخلاف یونانی ہیئت کی اس رصد خانہ مین تسلیم کی گئین ہین

۱ مدار خارج مرکز شمس کو بعضی تسلیم کیا

۲ چاند کی حرکتون کو بعضی مدار پر مانا

۳ یہہ بات تسلیم کی گئی کہ زہرہ اور عطارد بہی چاند کی طرح آفتاب سے روشن ہین اور بدر اور ہلال ہوتی ہین

۴ یہہ بات مانی گئی کہ زحل گول کروی شکل نہین ہے بلکہ اہلیجی شکل پر ہے

۵ مشتری کی گرد چار روشن ستارہ قبول کئی گئی جنکا اقمار مشتری نام ہے

۶ آفتاب پر کی نشان مختلف مانی گئی کہ وضعی حرکت سے ایک برس کے قریب دورہ پورہ کرتی ہین

دیکہیں تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کرون مین بارہ قوسین بنائی ہین تقسیم
بروج کی جیہ خالی اور جیہ بہری ور ہر جگہہ تقسیم کی خطوط تہی اور شمال
قطب کی جانب میل تہا کہ اب وہ بہی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم بالکل
مٹ گئی ہر خالی قوسین رہ گئے ہوئی ہین کہ اونپر سی چڑہ کر سایہ کا حال
دیکہتی تہی قطر ان دونو کرونکا چہبیس ۲۶ فٹ کا ہی اور چونہ اینٹ سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہین

یہہ رصد خانہ وہ ہے کہ جسمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد تسلیم
کئی گئی ہین ورنہ اس سی پہلی تو یونانی ہیئت والون ور زیج بنانی والون
اون قاعدونمین سی ایک کو بہی تسلیم نہین کیا تہا اسی سبب سے یہہ رصد خانہ
اپنی ساتہیون مین یکہ اور بہت نامی ہی سنہ ۱۲ جلوس محمد شاہ مطابق سنہ ۱۱۴۴ ہجری کے
موافق سنہ ۱۷۳۱ عیسوی کے راجہ سوائی جیسنگہ نی کئی آدمی ریاضی دان پادری منویل کے
ساتہہ فرنگستان مین بہیجی اور وہان سے آلات رصد اور دوربین منسکوپ لائی
اور وہ لوگ خود بہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکہکر آئی اور زیج جدید جسکا
لیئر نام تہا یہان لائی اور اس رصد خانہ سے مطابقت کی لیئر کی حساب مین
تقویم قمر مین آدہی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ مین جو تہائی
دقیقہ یعنی پندرہ پل کا فرق نکلا انہی باتون سی یقین ہوتا ہی کہ اس رصد خانہ
مین انگریز بہی شریک تہی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد کا اس نے لو بنانی

بالکل ہجری تاریخ سی مطابقت رکہتی ہی صرف اتنا فرق ہی کہ ہجری سال محرم سی شروع ہوتا ہے اور محمد شاہی ربیع الثانی سی ایک تاریخ سے دوسرے تاریخ حساب کرکر نکالنی کی قاعدہ زیچ کی کتابوں مین لکہی ہین مقام اونکی بیان کی حاجت نہین الا اسقدر بیان کر دینا چاہیے کہ یکم جولائے ۱۸۰۲ء مطابق چودہوین رمضان ۱۳۵۸ سنہ محمد شاہی حسابی اور بارہوین رمضان ۱۳۵۸ سنہ محمد شاہی ہلالی کی تہی

نمبر ۱۰۹ شاہ مردان

یہہ ایک درگاہ ہی منصور علیخان صفدر جنگ کی مقبرہ کی سامنی حال اسکا یون ہے کہ اوسکو بائی وجہ محمد شاہ بادشاہ جسکو احمد شاہ کی سلطنت مین اول نواب بائی اور پہر نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا شیعہ مذہب کی تہی سنہ ۱۱۵۷ ہجری مطابق ۱۷۴۴ء اوسکی پاس ایک پتہر آیا جسپر نقش قدم تہا اور یہہ بیان کیا گیا کہ یہہ حضرت علی کی قدم کا نقش ہے۔ نواب قدسیہ نے اوس نقش قدم کو اسمقام پر سنگ مرمر کی حوض مین جما دیا اور اوس حوض کی نیچی سنگ مرمر کا فرش کرکر محجر بنایا اور اوسکے کنارہ پر یہہ شعر کندہ کردیا شعر بر زمینی کہ نشان کف پای تو بود سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود جب سی ہمیشہ اس درگاہ کی ترقی ہوتی گئی احمد شاہ کی عہد مین نواب قدسیہ نے سنہ ۱۱۶۲ ہجری مطابق ۱۷۴۹ سنہ عیسوی کی جاوید خواجہ سرائے

اہتمام سی چار دیواری اور مجلس خانہ اور مسجد اور حوض ہو لیا اور سنہ ۱۲۲۳ھ
مطابق سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کے عشرت علیخان نی مجلسخانہ بنوایا اور سنہ ۱۲۳۶ہجری مطابق
سنہ ۱۸۲۱ عیسوی کے صادق علیخان نی نقارخانہ بنوایا اب یہہ درگاہ بہت خوب
اراستہ ہے ہر مہینہ کی بیسوین کو یہان مجلس ہوتی ہی اور رمضان کے مہینے
بیسوین کو بہت ہجوم ہوتا ہی اور محرم مین تعزیہ یہین اتی ہین اور بہت مجمع ہوتا ہے
اور جس میدان مین تعزیہ ٹھنڈی ہوتی ہین اوسکا نام کربلا رکھا ہی وہ بیچ
ہی چار دیواری کے میرزا اشرف بیگخان نی بنوادی ہے

نمبر ۱۰۹ فخر المساجد

شہر شاہجہان اباد کی اندر کشمیری دروازہ کے پاس یہہ مسجد ہے اس مسجد کو فخر النسا خانم
بیوی نواب شجاعت خان نی سنہ ۱۱۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۸ عیسوی کے بنایا ہے
اگرچہ یہہ مسجد بہت بڑی نہین ہی لیکن بہت ہے خوش قطعہ بنی ہوئی ہے تینا
گنبد اس مسجد کی بہت خوبصورت ہین اور خوش وضعی مین نامور ہین
روکار اس مسجد کی تمام سنگ مرمر کی ہی اور جابجا سنگ سرخ کے
دھاریان لگی ہوئی ہین مسجد کی اندر اجارہ تک سنگ مرمر بہت نفیس
لگا یا ہی برج اس مسجد کی نری سنگ مرمر کی ہین اور سنگ موسی کے
اوسمین دھاریان لگائی ہین کلس بالکل سنہری ہین مسجد کی اندر فرش
سنگ مرمر کا اور باہر سنگ سرخ کا ہی ضلع شمالی مین ڈوحجرہ والان ہے

اور اوسکے آگی حوض بہت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ وہ حوض
اور فوارہ اب ٹوٹ گئی ہین

نمبر ۱۱۰ باغ محلدار خان

سبزی منڈی سی تہوڑی دور آگی یہہ باغ ہی محمد شاہ کی وقت مین ناظر
محلدار خان نی ۱۱۶۱ ہجری مطابق ۱۷۴۸ عیسوی کی یہہ باغ بنایا یہہ باغ بہی بہت
خوب اور نہایت نامی ہی اسکی اندر ایک بارہ دری سنگین
بہت خوشنما اور ایک بہت بڑا حوض جسمین نو ٹہرا پر اسکے بنا ہوا ہے اور
نہر کی پانی سی ہمیشہ بہرا رہتا ہی اس باغ کی دروازہ کی آگی ایک اونچی
بازار بنایا تہا اور بازار کی سرون پر تہ درہ دروازہ بنائی تہی کہ تریولیہ کی
نام سی مشہور ہین ان تریولیون پر تاریخ کندہ ہے دیکہو کتبہ نمبر ۵

نمبر ۱۱۱ گہاٹ نگمبود

شہر شاہجہان آباد کی شمال مشرق کو دریا کی کنارہ پر یہہ ایک گہاٹ ہے
نگم کی معنی شاستر مین بیدون کی ہین اور بود کہتی ہین عقل اور سمجہ کو اونکو
ہندوونکی اعتقاد مین یہہ بات ہی کہ دواپر جگ کی ابتدا مین جسکو جنگ
اونکی حساب بموجب ۲۱۰۵۴ برس ہوئے برہما جی سب بیدونکو بہول
گئی تہی جب وہ یہان آئی تو پرمیشر نی پہر وہ سب یاد دلادیے اور
سمجہا دئی اسواسطے نگمبود اسکا نام پڑا اور یہہ بہی کہتی ہین کہ راجہ جدہشٹر نی

پوتہی اندر پرست مہا

استقام پر جمونی ماوس کی مٹی کو برابر کیا تہا اور عقب کر نیلی چلکنہ بنگیندن نی
ایک چہتری تیار کی تہی کچہہ عجب نہین کہ اوسی چہتری کو توڑ کر ہمایون بادشاہ
نی سلیم گڈہ کی نیچی نیلی چہتری بنائی ہوا ور ہندونکا یہہ بہی اعتقاد ہی
کہ اس گہاٹ پر اگر مردہ ہونکا جاوی تو بہت شوری لکڑیون سینک جاوی
اور یقینی اوسکی مکت ہوجاتی ہی کمتا شتہ ۱۱ ہجری مطابق ۱۷۲۶ عیسوی نی
استقام پر ہندوون نی پختہ گہاٹ سنگ سرخ کی بہت اچہی اچہی بنائی تہین
صبح کو نہانی والی عورتون اور مردونکا عجب ہجوم ہوتا ہی جنکی حسن کی
خجالت سی آفتاب بہی زرد رنگ نکلتا ہی

نمبر ۱۱۲ مسجد روشن الدولہ

شہر شاہجہان اباد مین قاضی وارہ کی پاس ہول کی ہنڈی اور فیض بازار مین
یہہ مسجد ہی اس مسجد کو نواب روشن الدولہ ظفر خان نی محمد شاہ کی
عہد مین ۱۱۵۷ ہجری مطابق ۱۷۴۴ عیسوی بنایا تہا اس مسجد کی تینون برج
سنہری تہی چند مدت ہوئی کہ یہان کی برج اوکہاڑ کر کوتوالی چبوترہ کی
پاس کی سنہری مسجد مین لگائی ہین یہہ مسجد بہت نفیس بنی ہوئی تہی
مگر اب بالکل شکستہ اور خراب ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ گر جاوی قاضی محمد فیض اللہ
خانصاحب نی اپنی نیک نیتی اور عالی ہمتی سی اس مسجد کی بالکل مرمت
کرد ی ہی اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کندہ ہی دیکہو کتبہ نمبر ۱۰۱

نمبر ۱۱۳

باغ ناظر

قطب صاحب کے نواح مین جہرنی سی تہوڑی دور اکی یہہ باغ ہی سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۴۸ عیسوی ناظر روز افزون خواجہ سرای محمد شاہ کی عہد مین یہہ باغ بنایا تہا اسکے اندر چارون طرف سنگین چہوتی چہوتی مکان بنی ہوئی ہین بیچو بیچمین سنگ سرخکا ایک مکان بہت نفیس ہی اور اسکے اکی حوض ہے باغ کی آراستگی شاید محمد شاہ کی وقت مین بہت اچھی ہو پر اب تو صرف نام کو درخت رہ گئی ہین بس اس باغ کی چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور اوسکے دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

دیکہو کتبہ نمبر ۵۲

نمبر ۱۱۴

مجہر محمد شاہ بادشاہ

مرأت آفتاب نما

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن مین یہہ مجہری محمد شاہ بادشاہ نے سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۴۸ عیسوی انتقال کیا اور یہان دفن ہوا مشہور ہے کہ یہہ مجہر محمد شاہ نی آپ بنایا تہا یہہ مجہر بہت تحفہ بنا ہوا ہے لطافت اور زینت اسکے حد سی زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی اسکے بی اندازہ ہے سنگ مرمر اس مجہر کا ایسا آبدار اور خوشرنگ اور خوش قماش ہے کہ موتی کی آب اوسکے اگی خاک ہی گل بوتی بیل پتی منبت کاری ایسی ہین کہ نگارخانہ چین بہی اسکے اگی مات ہے یہہ مجہر بہت نامی ہے اور درحقیقت اپنا ثانی نہین رکہتا اس مجہر کی دروازہ مین دو تختی سنگ مرمر کے

ایکڈال ایسی خوبصورت چڑہی ہوئی ہین کہ آدمی دیکہکر حیران رجاتا ہے
اس محجر مین محمد شاہ کی قبر کے سوا نواب صاحبہ محل اونکی بیوی اور میرزا جگنو
محمد شاہ کی پوتی کی اور میرزا عاشوری کی بہی قبر ہی اور تین
قبرین اور بادشاہزادونکی ہین

نمبر ۱۱۵
قدسیہ باغ

کشمیری دروازہ کی باہر دریا کی کنارہ یہہ باغ ہی اودہم بائی وجہ
محمد شاہ بادشاہ والدہ احمد شاہ کا جبکہ احمد شاہ بادشاہ ہوا تو انکو خطاب
نواب بائی کا ملا اور پہر نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا
چنانچہ اونہون نی اپنی نام پر یہہ باغ تخمنا ۱۱۶۲ سنہ ہجری مطابق ۱۷۴۸ سنہ عیسوی کے
بنایا اس باغ کا برج بہت خوشنما ہی اور اوسکے اندر ایک بارہ در
سنگین اور ایک مسجد بہت خوبصورت بنی ہوئی موجود ہے

نمبر ۱۱۶
چوبی مسجد

یہہ مسجد احمد شاہ بادشاہ نی ۱۱۶۴ سنہ ہجری مطابق ۱۷۵۰ سنہ عیسوی کے قلعہ شاہجہان مین
بنائی تہی اسکے ستون اور محراب مین سبکے سب چوبی تہین اس سبب سے
چوبی مسجد کر کر مشہور ہے مگر وہ مسجد بالکل توٹ گئی تہی ۱۸۵۰ سنہ عیسوی کے
مطابق ۱۲۶۶ سنہ ہجری یہہ مسجد سرکار کیطرف سے پہر بنی ہے

نمبر ۱۱۷
سنہری مسجد

شہر شاہجہان آباد مین قلعہ کی نیچی ہیہ ایک مسجد ہی بہت خوبصورت
سر سے پاؤن تک سنگ باسی کی بنی ہوئی اور دو مینار مین اسکے
وہ بہی نہایت خوبصورت ہین تمام کلسیان اسکی سنہرے ہین اور
تینون برج بہی سنہرے تہی مگر وہ برج ٹوٹ گئی تہی اسواسطے سنہ ۱۲۶۹ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مین بہادر شاہ بادشاہ نی ان برجون کو اوتار کے
سنگ باسی کی برج اوسکی جگہہ لگادی ہین اس مسجد کو سنہ ۱۱۶۵ ہجری
مطابق سنہ ۱۷۵۱ عیسوی جاوید خان خواجہ سرا نے جو نواب قدسیہ احمد شاہ
کی مان کا بہت مقرب تہا اور اسی سبب سے نواب بہادر اوسکو خطاب — مرات آفتاب نما
ملا تہا بنایا ہی اس مسجد مین ایک حوض بہی تہا مگر اب اوسمین پانی
نہین اتا اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کندہ ہے — دیکہو کتبہ نمبر ۵۳

نمبر ۱۱۹ مقبرہ منصور یا صفدر جنگ

یہہ مقبرہ ہی ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کا جو احمد شاہ بادشاہ کی وزیر تہے
جبکہ سترہوین ذیحجہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۳ عیسوی انکا انتقال ہوا تو
اسمقام پر اونکو دفن کیا اور نواب شجاع الدولہ اونکی بیٹی نی سیدی
بلال محمد خان کی اہتمام مین تین لاکہہ روپیہ خرچ کرکر یہہ مقبرہ بنایا
یہہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہی سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کا
بنا ہوا ہے اور جابجا سنگ مرمر کی دہاریان اور چوکی لگی ہوئی ہین

برج اسکا تمام سنگ مرمر کا ہی اور اندر بہی احاطہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے
قبر کا تعویز بہی سنگ مرمر کا ہی اوسکے نیچی ایک تہ خانہ ہی جسمین اصل قبر بنی
ہوئی ہی عمارت اسکی ایسی نازک اور باریک ہی کہ اپنا نظیر نہین رکہتی
تقسیم مکانات کی بہی بہت اچہی طرح پر کی ہی چار دیواری جو نہ اور پتہر سے
کہچی ہی اور اوسمین باغ اراستہ ہے اور چارون طرف نہرین اور حوض بنے
ہوئی ہین باغ کی تین طرف مکانات دلکشا بنائی ہین جنوبی مکان موتی
محل کی نام سی مشہور ہے اور غربی مکان جنگلی محل کی نام سی اور شمالی
مکان بادشاہ پسند کی نام سی ضلع شرقی مین دروازہ ہی بہت بلند
اور اوس دروازہ مین طرح طرح کی مکانات اور صحنچیان بنی ہوئی ہین
اور دروازہ کی بائین ایک مسجد ہی نری سنگ سرخ کی چار دیواری
چارون کونون پر چار برجیان ہین اور اونمین بہت باریک جالی سنگ
سرخ کی لگائی ہی کہ اوسکے سبب بہت بہار معلوم ہوتی ہی مقبرہ

دیکہو کتبہ نمبر ۹۶ اندر تاریخ کندہ ہے

کالکا

نمبر ۱۱۹

موضع بہاپور کی سرحد مین شاہجہان اباد سے چہہ کوس جنوب کیطرف ہی
مارکنڈی پران مندر ہی ہندوونکی اعتقاد مین کسی قرضی زمانہ مین سنبہ اور نسنبہ
دو راکہس رہتے تہے اونہونے اوس زمانہ کی دیوتاؤن کو بہت ستایا

جب برہما تک فریاد و گئی تو اوسنے کہا کہ مجھسی تو تمہاری رچھا نہین ہوتی
تم مہا مائی یعنی پاربتی کا استوت کرو وہ تمہاری سہاتیا کریگی جب اون دیوتاون نے
مہا مائی کا استوت کیا تو مہا مائی کی مُنہ مین سی ایک دیبی پیدا ہوئی
کوشکی اوسکا نام تہا اوس دیبی نی دو نور اسُرون کو جنہون نے ایک اسُر کو
جسکا نام رکت بیج تہا مارا اوسکے لہو کی بوندون سی ان گنت اسُر پیدا ہو
تب کوشکی دیبی کی بہون مین سی کالی دیبی پیدا ہوئی اوسکا ایک
ہونٹ پربت پر تہا اور دوسرا آکاس مین جسکو کوشکی مارتی تہی کالی
اوسکا لہو زمین پر گرنی نہین دیتی تہی. دواپر جگ کے اخیر مین جسکو اب تک
چار ہزار نو سو ترپن برس ہوئے کالی دیبی نی اس پہاڑ پر اپنا استہان
کیا جب سے یہان پرستش ہوتی ہی مگر یہہ مندر سمت ۱۸۲۱ بکرماجیت سے مطابق
سنہ ۱۱۷۸ ہجری موافق سنہ ۱۷۶۴ عیسوی کے بنا ہی پہلی پہل اسمقام پر لداو کی بارہ دری
تہی اور مورت کی جگہ جو بن کہڑا تہری سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا
کہڑا بنا اوسکے بائین طرف دیبی کا نام اور سمت کندہ ہین سنہ ۱۲۳۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۱۶ عیسوی کے راجہ کدار ناتہ نی جو محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی کے
عہد مین نظارت کی پیشکار تہی اوس لداو پر یہہ برج لبنا بنایا اور در
کی غلام گردش اوسکے گرد بنوا دی اب اسمقام پر بہت مکانات
مہاجنون نی میلہ مین اوترنی کی لئی بنائی ہین جیت استمن اور سوجہ

استہین کو سمقام پر چہمائی کا بڑی دہوم سی میلہ ہوتا ہے اسمندر کی دروازہ کے

آگی ایک سنگ سرخ پر دو شیر اور ایک ترسول بنا ہوا ہے اور شیرون پر بڑا

گہنٹا لٹکا ہی یاتری اوس گہنٹہ کو ہلاتی ہین اور دیبی مائی کی جی کہہ کر چلاتے

ہین ہندو ونکو اعتقاد ہے کہ شیرون کی پیٹہ پر سوار ہوکر دیبی جی

یہان پدہاری ہین اس سبب سے شیرون کی مورت دروازہ کی آگے

بنائی ہی اسمندر کی پوجاری دو نو وقت پوجا کرتی ہین اور گیارہ بجی

دن کی دیبی جی کو بہوگ لگاتی ہین اس تہپر کو لال لال کپڑی کو تہ کیا رکے

لگی ہوئی پہنا رکہتی ہین اور ایک پلنگڑی بنا رکہی ہی رات کو پلنگڑی

سجا کر دیبی جی کی کتہری مین رکہدیتی ہین اور یہہ اعتقاد رکہتی ہین

کہ دیبی جی رات کو اسپر سکہہ فرماتی ہین کتہرہ کی اوپر دن رات ہمیشہ رہ

گہی کا چراغ جلتا رکہتی ہین اور دیبی جی کی جوت اوسکو کہتی ہین اور

چراغ کا بجہنا بہت برا جانتی ہین جاتریونکی جب مراد آتی ہی تو دیبی

پر چہترا اور شمیانہ چڑہاتی ہین ۔ ہر قوم رست آتے ہیے دینی و قبلہ کا تہنے

نمبر ۱۴۰ لال بنگلہ

پرانی قلعہ کی قریب یہہ مقبرہ ہی لال کنور شاہ عالم کی ماں کا قریب سنہ ۱۱۹۳

ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۹ عیسوی کے شاہ عالم نی یہہ مقبرہ بنایا چہوٹی گنبد مین

تو لال کنور کی قبر ہی اور بڑی گنبد مین بیگم جان شاہ عالم کی بہن کی

قبر ہی یہہ دونوں گنبد معہ دالانوں کی نری سنگ سرخکے ہیں خواہ اس سببسے اور خواہ لال کنور کی دفن ہونی کی سببسے لال بنگلہ کی نام سی مشہور ہے اب اس نواح مین بہت سی قبرین خاندان تموریہ ہو گئی ہین اسکی صحن مین ایک محجر نواب فتح ابادی بیگم اور ایک محجر مرزا بلاقی کا حال مین بہادر شاہ بادشاہ ثانی نی بنایا ہی

نمبر ۱۲۱ مقبرہ نجف خان

شاہ مردان کی پاس نواب ذوالفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر کا مقبرہ ہی جو میرزا محسن صفدر جنگ کی بہائی کی سالی تہی جبکہ ۱۱۹۵ سنہ ہجری مطابق ۱۷۸۱ سنہ عیسوی مین انکا انتقال ہوا تو اسمقام پر دفن کیا یہہ مقبرہ کچہہ نفیس نہین ہے چونہ پتہر سی بنا ہوا ہے مگر اخیر زمانہ کی ایک نامی سردار کی قبر ہے

نمبر ۱۲۲ جینیونکا بڑا مندر

شہر شاہجہان آباد مین دہرم پورہ کی محلہ مین لالہ ہرسکہہ رای اور رالالہ موہن لعل مہاجنون نی یہہ مندر بنایا ہی سمت ۱۸۵۴ بکرماجیت مطابق ۱۸۰۰ سنہ عیسوی موافق ۱۲۱۵ سنہ ہجری یہہ مندر بنا شروع ہوا اور آٹھہ برسکے عرصہ مین بنکر تیار ہوا اسکی لوگون کی پہلی پوجا مندر مین متی بیساکہہ سدی ۳ سمت ۱۸۶۴ مطابق ۱۸۰۷ سنہ عیسوی کے ہوئی یہہ مندر چونہ اور اینٹ کا بنا ہوا ہے اور اسکے اندر

اکثر سنگ مرمر لگا ہوا ہے کلس بالکل سنہری ہین پانچ لاکھ روپیہ اس مندر کی تیاری مین خرچ ہوئی ہین کہتی ہین کہ اس مندر مین سوا لاکھ روپیہ کی تیاری کی صرف ایک بیدی ہے

نمبر ۱۲۳

کرجا گہر

کشمیری دروازہ کی پاس شہر شاہجہان کی اندر یہہ کرجا گہر ہی اس مسجد کو کرنیل جمس سکنر صاحب بہادر نی بنایا ہی تعمیر اسکی ۱۸۲۶ سنہ عیسوی مطابق ۱۲۴۲ سنہ ہجری مین شروع ہوئی اور دس برس کی عرصہ مین نوے ہزار روپیہ خرچ ہو کر تیار ہوا اور سنگ مرمر جو اسکی اندر بجای فرش لگا ہوا ہے وہ اس لاگت سی علاوہ ہے اسکی عمارت کی خوبی اور خوشنمائی بیان سی باہر ہی حقیقت مین یہہ بات ہے کہ ایسا خوبصورت کرجا گہر بہت کم ہو گا اسکا کلس کہ شکل صلیب پر ہی بہت خوبصورت اور زر اسہری ہے اور اسکا گنبد اور اندر کی کمرہ بہت خوبصورتی سی بنائی ہین اسی کرجا کی صحن مین ولیم فریزر صاحب کی قبر ہے اور اوسکی کرد نہایت خوبصورت آہنی کٹہرہ لگا ہوا ہے :

نمبر ۱۲۴

جوک مایا

قطب صاحب کی لاٹھ کی پاس یہہ مندر ہے بہت نامی ہندوونکی اعتقاد مین یہہ بات ہے کہ جب کنس راکہس نے بہت سر اوٹھایا تو برہمانی کرشن اوتار ہونیکی خبر دینے بھاگوت

اخیر دواپر جگ مین جسکو ہندی حساب سے چار ہزار نوسو برس ہوے بن
بسدیو کی ہان دیوکی رانی کی پیٹ سی کرشن اوتار نی جنم لیا کنس کے
ڈر کی مارے کرشن کو گوکل مین نند جا عرف جسودہا کی پاس ڈال آئے
اور جسودہا کی بیٹی کو متہرا مین وہان لائے کنس نے اوس بیٹی کو اوتہاکر
زمین پر دے مارنا چاہا کہ وہ بجلی ہوکر اوڑ گئی اور یہہ اوسکا استہان
مگر یہہ مندر بہت دنون کا بنا ہوا نہین ۱۲۴۴ سنہ ہجری مطابق ۱۸۲۸ سنہ عیسوی مین راجہ
سیندہیا نی جو اکبر شاہ ثانی کی نوکر تہی اس مندر کو بنایا یہہ مندر خوب
اینٹ پتہر سی بنا ہوا ہے زمین سی چوٹی تک اکتالیس فٹ اونچا ہے
اور کلس پر املیہ لگا یا ہی اسمندر مین بہی مورت نہین ہی بن گہر ہے
اور اوسکے گرد سنگ مرمر کا تہانولہ بنا ہوا ہے اوسی پتہر کو چوکی بہی ہین
ہر ہفتہ یہان میلہ ہوتا ہے ہندو اسمندر کو بہت مانتی ہین کیونکہ چڑہاوہ مین
یہان جیو نہین چڑہتا

نمبر ۱۲۵

جینیون کا چہوٹا مندر

شہر شاہجہان آباد مین ستہہ کی گلی مین یہہ مندر ہے اسمندر کو سارے
شہر کی سراؤگیون نی ملکر بنایا ہی اور پنچایتی مندر کہلاتا ہی اسمندر کے
تیاری پوہ سدی دوج سمت ۱۸۸۵ مطابق ۱۸۲۸ سنہ عیسوی موافق ۱۲۴۴ سنہ
ہجری کے شروع ہوئی اور سات برس کے عرصہ مین بن چکا

تھی سنگ سرخ سے تیار ہوئی تھی سنہ ۱۱۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۷ عیسوی کے سرا کوین کے مذہب کے موافق ہندو راجہ مہا راج پر اجوان ہو یہہ مندر ہی جو نہ است کا بنا ہوا ہی اور اندر اکثر جگہ سنگ مرمر لگا ہوا ہی اور کلس اس مندر کی بالکل سنہری ہین اس مندر کے تیار ہونے میں بھی کئی لاکھ روپیہ خرچ ہوئی ہین

نمبر ۱۲۶ کوٹھی جہان نما

اس کوٹھی کو جو بیرون کشمیری دروازہ واقع ہی حاکم رئیس و رزیر معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان فرزند ارجمند سبحان ہوند سلطانی سر طامس سیافلس میٹکف صاحب بارونٹ بہادر فیروز جنگ صاحب کلان دار الخلافہ شاہجہان اباد نی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۴۴ ہجری کے بنانا شروع کیا اور یہہ کوٹھی نہایت خوبصورت اور خوش وضع بنی ہی اور درحقیقت اس شعر کی مصداق ہی زہی صفای عمارت کہ در تماشایش

بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

نمبر ۱۲۷ مجحر مرزا جہانگیر

میرزا جہانگیر بیٹی ہین محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی کی جب الہ اباد مین اونکا انتقال ہوا تو لاش اونکی یہان لا کر متصل صحن درگاہ حضرت نظام الدین کے دفن کیا سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کے نواب ممتاز محل اونکی مان نے یہہ محجر بنایا یہہ محجر سنگ مرمر کا ہی اور اوسمین بہت باریک کام کیا ہوا ہے جالیان

بالیان بھی بہت خوبصورت ہین اسلیے دراوازہ مین بھی دو ٹٹ
ایکڈال بڑی سنگ مرمر کی جڑی ہوئی ہین

نمبر ۱۲۸ ظفرمحل یا جل محل

قلعہ شاہجہان کے باغ حیات بخش مین جو حوض ہی وسکی بیچون بیچمین
ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال نی سنہ جلوس مطابق
سنہ ۱۲۵۸ ہجری موافق سنہ ۱۸۴۲ عیسوی نے ایک مکان بنایا ہی بڑا سنگ سرخ کا
اور ظفر محل اوسکے بنی کی تاریخ ہی اوسکے بیچمین ایک درجہ ہے
بطور کمرہ کی اور چارون طرف غلام گردش ہی اور کونون پر برجہ
اور چارون ضلعون مین شہ نشین ہین جانب شرق مکان کی ایک پل
بنایا ہی اگرچہ یہہ مکان بھی بہت اچھا بنا ہی الا حوض کی وسعت نہین تھی

نمبر ۱۲۹ ہیرا محل

قلعہ شاہجہان مین موتی محل کی آگی نہر بہشت کی کنار ہ پر سنہ ۱۲۵۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۸۴۲ عیسوی مین ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال نے
ایک بارہ دری بڑی سنگ مرمر کی بنائی ہی اور ہیرا محل وسکا نام
رکہا ہی اس محل کی آگی جو قدیمی نہر ماہیچ کی ہی اوسمین جو ۲۴ فوارہ
چاندی کی تہی وہ تو اب نہین رہی مگر نہر روکئی ہی یہہ محل بھی اس
زمانہ کی لایق بہت اچھا بنا ہے

نمبر ۱۳۰ کوٹھی دلکشا[۱۰۲]

قطب صاحب کے نواح مین یہہ ایک سیرگاہ اور مکان دلکشا ہی صاحب والا مناقب عالی مناصب فرزند ارجمند سبحان پیوند سلطانی معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان سر طامس تیافلس مٹکف صاحب بارونٹ بہادر فیروز جنگ صاحب کلان بہادر شاہجہان اباد کا صاحب ممدوح نی اس کوٹھی کو ۱۲۶۰ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۴ سنہ عیسوی کے بنانا شروع کیا یہہ کوٹھی نہایت نفیس ولطیف ہے اور یہہ شعر اسی پر صادق اتا ہی اگر فردوس بر روی زمین است

ہمین ست وہمین ست وہمین است

نمبر ۱۳۱ باؤلی درگاہ حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس مسجد کی اگی ندیم الدولہ خلیفہ الملک حافظ محمد داود خان بہادر مستقیم جنگ نی ۱۲۶۰ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۴ سنہ عیسوی کے یہہ باؤلی بنانی شروع کی اور ۱۲۶۳ سنہ ہجری مطابق ۱۸۴۶ سنہ عیسوی کے یہہ باولی بن باؤلی بہت خوبصورت بنی ہی نری چونہ اور سنگ خارا سی تعمیر ہوئی ہی قریب چودہ ہزار روپیہ کی سوای قیمت پتہر کی اس باولی کے بنانے مین خرچ ہوئی ہین

نمبر ۱۳۲ آہنی پل ہنڈن

غازی آباد کی پاس ہنڈن ایک ندی ہی او سپر سرکار انگریزی نے ۱۲۹۲

سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی کے آہنی پل باندہا ہی یہہ پل نہایت عجیب ہے لوہی کی کمانیون پر عجب خوبصورتی سی لٹشہ لگائی ہین اور اوسپر رستہ بنایا ہی ایسی ترکیب ان کمانیون کی رکہی ہی کہ جب کوئی وزنی چیز اتی ہی تو بوجہہ سہارنیکو کمانی جہک جاتی ہی سرچیز کے چلنی سی یہہ پل لچکتا ہی اور کمانیان بوجہہ سہٹا لیتی ہین اس نواح مین اس قسم کا پل عجایبات روزگار سی ہی

نمبر ۱۳۳ ملال ڈگی

شہر شاہجہان اباد مین قلعہ کی نیچی خاص بازار کی سامنی بموجب حکم لارڈ الن براہادر کی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی یہہ حوض تیار ہوا اس حوض کو سر سی پاؤن تک سنگ سرخ کا بنایا ہی اور چارون کونون پر چار برج کٹہرہ دار بہت خوشنمائی سی بنائی ہین دونو طرف عرض مین سیڑہیان بنی ہوئی ہین نہر کی پانی سی یہہ حوض ہمیشہ بہرا رہتا ہے طول اسکا پانسی فٹ اور عرض ڈیڑہ سو فٹ ہی اس حوض کی بنی سی اکثر کوئین میٹھی ہوگئی ہین اس سبب سے لوگونکو بہت آسایش ہے

نمبر ۱۳۴ پل جدید نگمبود

نگمبود کی گہات کالکتہ دروازہ کے سامنی اور سلیم گڑہ کی برابر سنہ ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۵۲ عیسوی کے سرکار انگریزی نی نہر دریا پر یہہ پل بنایا ہی اگرچہ

یہہ پل چونہ اور اینٹ کا ہی لیکن ایسی خوشنمائی اور مضبوطی سی بنایا ہے اور ایسی خوش قطع اور بڑی دل لادی ہین کہ دیکھکر آدمی ششدر رہجاتا ہی اسکے نیچی سی دریا کوا ور بہی رونق ہو گئی ہی اور کسو دے کہاٹ اس پل سی بہت خوش معلوم ہوتی ہین برسات کے دنون مین صدہا آدمی سیر و تماشا دیکہنی کو جاتی ہین اور ہر روز میلہ رہتا ہے:

خاتمہ

اردو زبان کی بیان مین

ہندؤنکی راج مین تو یہان ہندی بہاشا بولنی چالنی لکہنی پڑہنی مین آتی تہی ششہ ہجری مطابق ۱۱۹۱ عیسوی موافق سمت ۱۲۴۸ بکرماجیت کی جب مسلمانون کی سلطنت نی یہان قیام پکڑا تو بادشاہی دفتر فارسی ہو گیا مگر زبان رعایا کی وہی بہاشا رہی ۸۹۴ ہجری مطابق ۱۴۸۸ عیسوی تک بحجز بادشاہی دفتر کی رعایا مین فارسی کا رواج نہین ہوا اسکے بعد سلطان سکندر لودہی کی عہد مین سب سی پہلی ہندوئمن سی کایتہون نی جو ہمیشہ سی امورات ملکی اور ترتیب دفتر مین مداخلت رکہتی ہی فارسی لکہنا پڑہنا شروع کیا پہر رفتہ رفتہ اور قومون نی بہی شروع کرلیا اور فارسی لکہنی پڑہنی کا ہندوئمن مین بہی رواج ہو گیا

۲ اگرچہ بابر اور جہانگیر کی عہد تک ہندی بہاشا مین کچہہ تغیر و تبدیل

نہین ہوتی تھی مسلمان اپنی گفتگو فارسی زبان مین اور ہندو اپنی گفتگو بھاشا مین
کیا کرتی تھی پر جب سی امیر خسرو نے خلجی بادشاہون کے زمانہ سے
یعنی حضرت شیخ سی تیرہوین صدی مین فارسی زبان مین بھاشا کی لفظ
ملانی شروع کی تھی اور کچھ پہیلیان اور مکریان اور بستین ایسے
زبان مین کہین تھین جسمین اکثر الفاظ بھاشا کی تھی غالب ہے کہ رفتہ رفتہ
بھاشا مین جب ہی سی ملاپ شروع ہوا ہو مگر ایسا نہ تھا جسکو جدا
زبان کہا جاوی جبکہ شاہجہان بادشاہ نی سنہ ۱۰۵۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۴۸ عیسوی کے
شہر شاہجہان آباد آباد کیا اور ہر ملک کی لوگونکا مجمع ہوا اوس
زمانہ مین فارسی زبان اور ہندی بھاشا بہت ملگئی اور بعضی فارسی کے
لفظون اور اکثر بھاشا کی لفظون مین بسبب کثرت استعمال کی تغیر
وتبدیل ہوگئی غرضکہ لشکر بادشاہی اور اردو معلی مین ان دونو زبانو کی
ترکیب سے نئی زبان پیدا ہوگئی اور اسی سبب سے زبان کا اردو نام ہوا
پھر کثرت استعمال سی لفظ زبان کا محذوف ہوکر اس زبانکو اردو
کہنی لگی رفتہ رفتہ اس زبان کی تہذیب اور آراستگی ہوتی گئی
یہان تک کہ تخمیناً سنہ ۱۱۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کے یعنی اورنگزیب
عالمگیر کی عہد مین شعر کہنا شروع ہوا اگرچہ مشہور ہے کہ سب سے
پہلی اس زبان مین ولی نی شعر کہا مگر خود ولی کی اشعار سی معلوم ہوتا ہے

کہ اوس سی پہلی بھی سبھی اس زبان مین شعر کہا ہی ہونگے وسے غرض
اور شاعرون کی زبان پر طرز نکلتی ہی مگر اوس زمانہ کی شعر بہت پھیکے
اور نہایت سست بندش کی تھی پھر دن بدن اسکو ترقی ہوتی گئی
یہان تک کہ میر اور سودا نی اوسکو کمال پر پونہچا دیا

۲ میر کی زبان ایسی صاف اور شستہ ہے اور اوسکے شعرون مین
ایسی محاورات بی تکلف بندہی ہین کہ آجتک سب اوسکے
تعریف کرتی ہین سودا کی زبان ہی اگرچہ بہت خوب ہے اور بعضے
تیزی میر پر غالب ہے مگر میر کی زبان کو اوسکے زبان نہین پہونچتے

۴ اردو نثر لکھنی والون مین میر امن جسنی باغ وبہار لکہا سب پر
فوق لیگیا حقیقت مین نظم لکھنی مین جیسا کمال میر کو ہی نثر لکھنی مین
ویسا ہی کمال میر امن کو ہی

۵ عربی زبان کا اردو مین ترجمہ سب سے پہلی مولوی عبد القادر صاحب
اور مولوی رفیع الدین صاحب نی کیا مولوی عبد القادر صاحب کا
اردو ترجمہ کلام اللہ کا اردو لغات کی لئی ایک بڑی سند ہی
اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ترکیب نحوی کی لئی
ایک بہت عمدہ دستاویز ہے

۶ اردو زبان کی شعرونکا بھی طریقہ فارسی شعرون کی قاعدہ پر

یون ہی آن پڑا ہی کہ گویا جوان مرد خوبصورت لڑکی کی تعریف مین شعر کہتا ہی۷ ہندی بہاشا مین دستور تہا کہ عورت کیطرف سے زبانی مرد کی تندت شوقیہ شعر ہوتی تہی بعضی بعضی دفعہ اردو زبان مین اسطرح ریختی شعر کہا جانا اور اوسکو ریختی بولتی ہین غالب ہے کہ تخمینا سنہ ۱۲۰۰ہجری مطابق شروع انیسوین صدی عیسوی انشاء اللہ خان نی اسکو رواج دیا۸ فارسی شعرون کی جو بحرین اور اقسام ہین وہ سب اردو شعرون مین مروج ہین الا مکری اور پہیلی کہنی کا وزن ہی اور ہی ان ہی کی جسمین اکثر بہاشا ملی ہوئی ہو۹ نسبتین جو مشہور ہین فقرہ ہوتی ہین کہ اونمین دو باتین یا زاید چیزین جسمین کچہہ باعتبار ظاہر کی مناسبت نہین معلوم ہوتی بیان کی جاتی ہین اور مخاطب سے پوچہا جاتا ہے کہ ایسی ایک بات جامع ان سب کی کون سی ہی۱۰ مکری جو سب مین پائی جاوے پہیلی مین کسی چیز کی اوصاف اور خصائص اور ہی بیان کئی جاتی ہین اور مخاطب سی پوچہا جاتا ہے کہ وہ چیز کیا ہے بڑی خوبی پہیلی کی یہہ ہے کہ اوسمین اوس چیز کا نام ہی آجاوے جسکے اوصاف اور خصائص بیان کئی گئی ہین پہر اوسے بہی مخاطب نہ سمجہی اا مکرمین عورت کی زبانی دو معنی بات بیان کئی جاتی ہی کہ جسمین ایک سے معشوق مراد ہوتا ہی اور دوسرے سے اور کچہہ قول اوسکا جب جانی ہی معشوق کی بات سی مکر جاوے

پہیلیان

بالا تہا تو سبکو بہایا ۰۰ بڑا ہوا کچہہ کام نہ آیا	دیا یعنی چراغ
میں نے دیا اسکا ناؤن ۰۰ بوجہی تو بوجہہ نہین چہوڑ دے گانو	

فارسی بولی آئی نا ترکی بولی پائی نا
ہندی کہتی عارسی او وی منہہ دیکہون جو آسی بتاوی — آئینہ

مکری

اپ ہلی اور سوکو ہلاوی واکا ہلنا موکو بہاوی
ہل ہلا کی بہا نسکہا ای سکہی ساجن نا سکہی پنکہا — پنکہا

سخن

گوشت کیون نہ کہایا ڈوم کیون نہ گایا — گلا نہ تہا
انار کہایا کیون نہین وزیر رکہا کیون نہین — دانا نہ تہا
سموسہ کیون نہ کہایا جوتہ کیون نہ پہنا — تلا نہ تہا

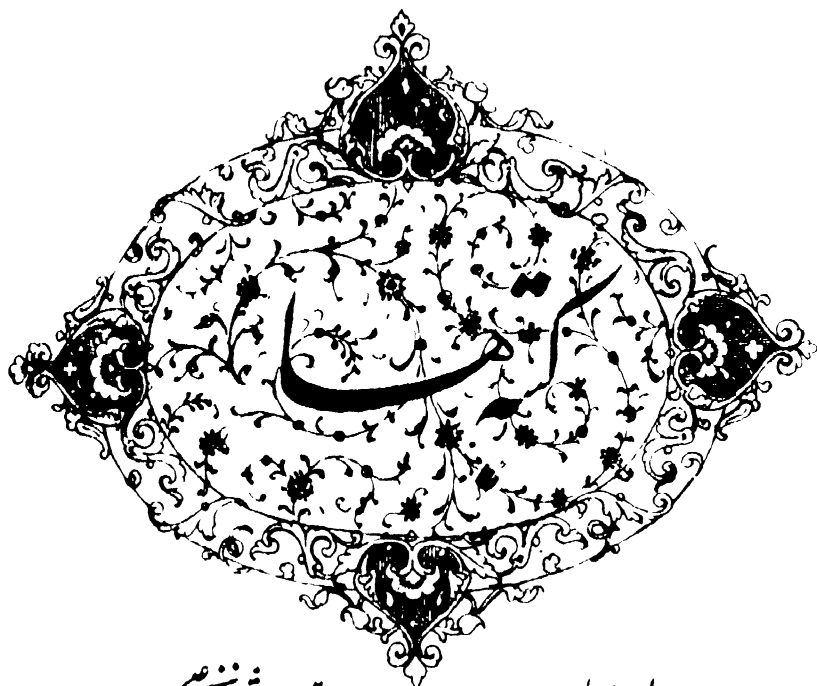
ریختی

اچہا جو خفا ہمسی ہو تم ای صنم اچہا لو مین بہی نہ بولون کی خدا کی قسم اچہا

شعر اردو

عشق کرتی ہین اوس پری روسی میر صاحب بہی کیا دیوانہ ہین
میر اوس نیم باز انکہون مین ساری مستی شراب کیسی ہے
ہم ہوئی تم ہوئی کہ میر ہوئی اوسکی زلفون مین سب اسیر ہوئی

تمت بالخیر



مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام شیخ ظفر

سنہ ۱۲ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

اتمہ اصل ا

کتبہ لوہی کی لاٹھہ کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ترجمہ
اوس شخص نی کہ جسنی یہہ بسنی کہ بیری دشمن اچہی سپاہ اور فتحو کی ساتہہ مجہسی لڑائی اور روحہ سندہ کی تیاری کرتی مین ایک آلہ شہرت کا کہدوایا جسطح کہ اوسکی تلوار کی زخم اعضا پر دشمنون کی
جو شخص کہ مالک سات سلطنت کا تہا اوسنی دریای سندہ عبور کرکر سندہیون قوم بلہیکا کو دالیا اوسکی بہادر فوج وراوسکی گہاتین جو نظر جنوب اوس دریا کی تہین اس زمانہ مین بہی پاکر گئے تہا مین
جسطح کہ شیر ایک شکار چہوڑکر دوسرا شکار پکڑتا ہی اسیطح اوسنی اس دنیا کو چہوڑکر اوس عالم پر قبضہ کیا یعنی مرگیا مگر اوسکی نام اوری اکتک ہی زمین پر سبب اوسکی بہی کامون کی شہرت ہے
اگرچہ وہ اب مرگیا ہی لیکن اوسکی ہتیار کرنی کی طاقت جو دشمنونکا تباہ کرنی والاتہا اب تک عالم مین باقی ہے
اوس شخص نے کہ جس نی بوسیلہ اپنی تلوار کی ممکت زمین کی بادشاہت کی وراوسنی اپنی مین سورج اور چاند کی مینتین اکٹہی کی تہین اور اوسکی چہرہ کی خوبصورتی مثل پورہ چاند کی تہی
اوسی اچہہ دہاوا کا جسنی اپنا سر جہکایا پاؤن وشنون مین ورلگایا اپنا دل اوسی وشنون تہا پر یہہ ونچا ہتہیار یعنی لاٹہہ وشنون کی نام پر جو قابل پرستش کی ہی بنایا ہوا ہا وا کا

۲ تتمہ اصل ۲

کتبہ لاٹھ اشوکا یا فیروز شاہ

۱۰ سمت ۱۲۲۰ بیساکھ سدی پندرس
ساکمبری کا راجہ سری نان
یعنی ہمہ صفت موصوف
ایل دیوکا بیتا سری نان
یعنی ہمہ صفت موصوف
بسیلدیو

१० संवत् १२२० वैशाख शुदि १५
शाकंभरी भूपति श्रीम द्वेल्लदेव
वामह्र। श्रीमद्वीसलदेवस्य ॥

جانب غرب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جانب جنوب

[illegible]

جانب شرق

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جانب شمال

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ـــلـدلـاـنا ٨ ٧ ١ ٥ ٢ ٨

جانب شرق

१० श्री रा वा म नं पुष्पिया नं यं नायाः प्रयर्थिं दं ता त्र

नि प य घ [illegible] ति नि वि र व मि ल कां यं प षा भा व कं।

मा र्मी ला क वि क ह व कि ड तः श्रं ग्रं म नो वि द्वि षां

श्री म क्षि ग्र छ ता ऽ ाढ व ट व तः शा म्र प या णो सवे॥

ली ला मं दि ना णा दे व्निष्ठ स्त व ञ्च भ्री ल ष्टु वा म ष्टु वा श ब्र

णं त्र न वि शू द्र। दे तिपा त या णा क वा स म व।

शं का वा प्र का णा त्र म च्छ रु व ना वा ह्यु व वा दां ति वि

निर्भि ध्या प ऊ त स्त्रि यः किं पु रु वा ह्ला द न नि ग्रा यि तः॥

جانب غرب

ऽ॥ आ विं ध्या दा दि मा क्र वि रि वि न वि रू य स्ती मि या ना प

स गा द्रु द्वी पे च्छु प द र्न नृ प ति ष्ठ वि द म क र्व पे ष्टु प

स न्नः।

भार्या व तं प धा र्ध प्र न व पि क्ष त वा ज्ञ स्तु वि ठ द ना

वि द्दि दः शा सी र री ड्वा ऽ मा नि वि ड या न वी स ला द्रा

पि पा लः॥

व्रा न स व ति घा द मा न ति ल कः शा क रु नी रू प तिः श्री

म क्षि म्न द ला ऽ ए ए ष वि ऽ यी मं ता न ला मा नः।

आ म्मा ङ्गि [illegible] क न दं ग्र क्ष [illegible] पि दि म व द्वि ध्यां त ता ल ड वः

ङ्गि ष स्वी क ना णा य मा म्र त व ना [illegible] गा म ष्ट यं म नः॥

بیت کو پتھر جانب ورود صنعت کی اس کی ہوئی ہیں

پر ستون کہ جس کی سمندر کو بنہ کر کھینچا ہاں کی کو دمن آپ کیا ہیں سوئی ہو

[illegible]

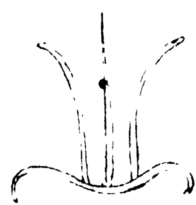
یہہ لکھا کہو دا راجہ کی
مہربانی سی سری ملک ان
کی حضور مین سری پت
متی مہابت نونس
کانت کی اس وقت مین
کہ مہامنتری یعنی وزیر
راجپوت سری سل
لچھن پال ہے

ترجمہ ہوا باعانت مصر
رام سرن پنڈت
ساکن ہتنک

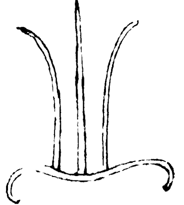
॥

संवत् श्री विक्रमादित्य १३३० वैशाख वदि तिं १५ गुरौ लिखि
तमिदं स्म इम स्व शा ख्षौ ति दि क श्री तिलक बाड १ त्य कं
गोदा न्न य का य छु मा रू व छ त्र श्री पति ना॥ स्त्रं त्र स मा य म द्दः
सं त्र १ वा ड छ त्र श्री सल्लक्ष्ण पा ल:॥

[illegible]

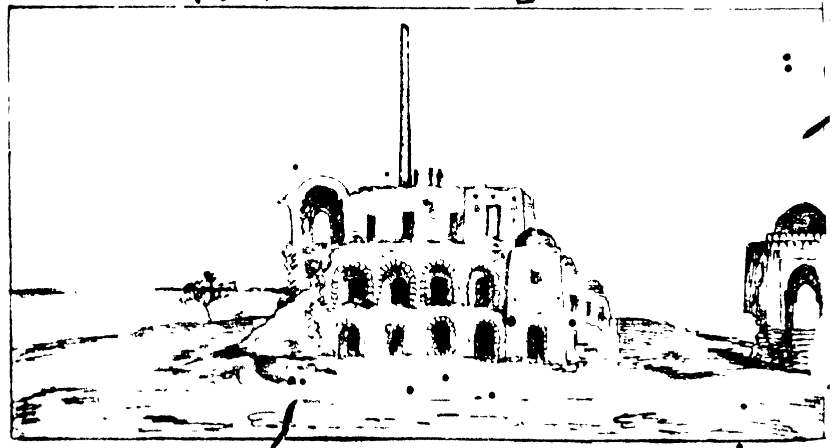


[illegible]





[illegible]



۳ نمبر کتبہ اصل نمبر ۲

۴ نمبر کتبہ اصل نمبر ۷

۵ نمبر کتبہ اصل نمبر ۷

۷ نمبر کتبہ اصل نمبر ۶

۸ نمبر کتبہ اصل نمبر ۷

۶ نمبر کتیبه اصل نمبر ۷

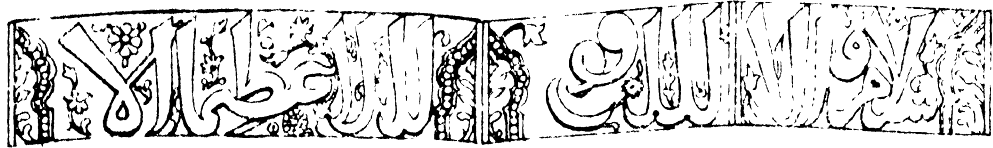


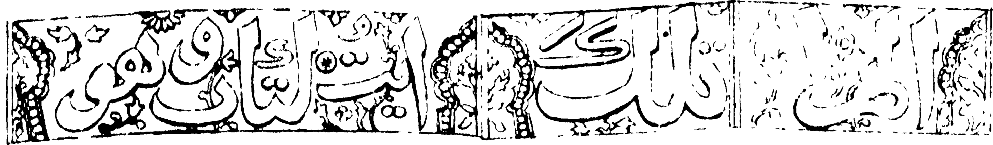
۷ نمبر کتیبه های جداول لاشه اصل نمبر ۸

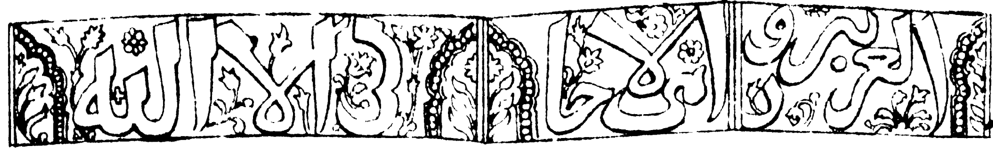


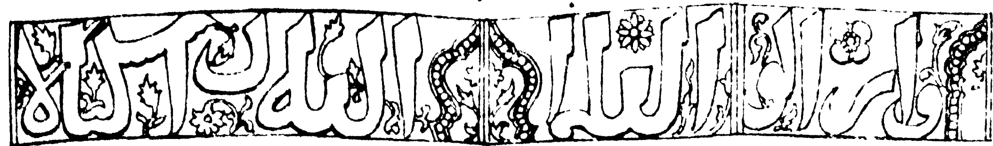




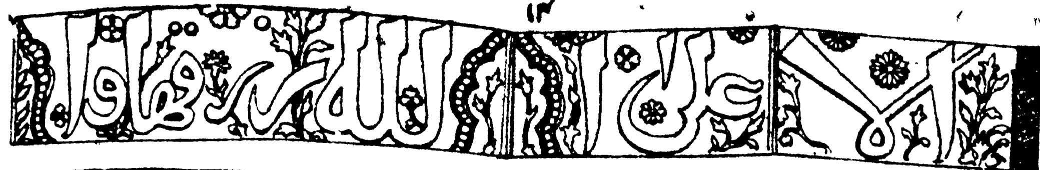


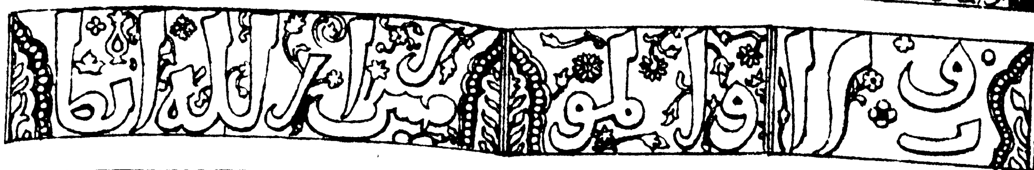




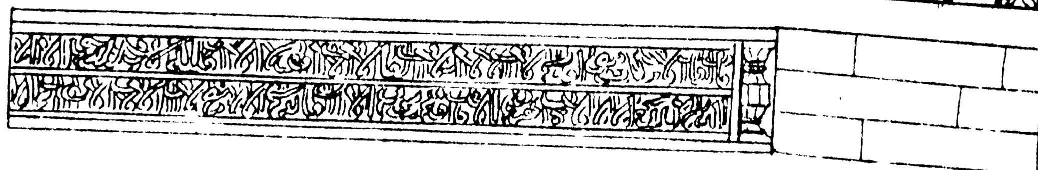




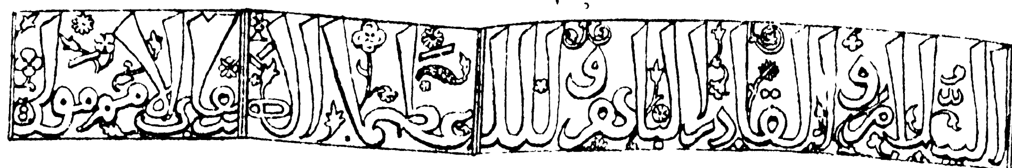




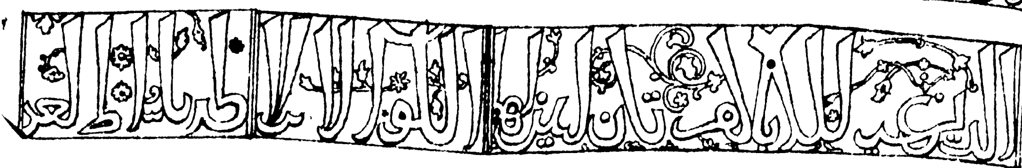


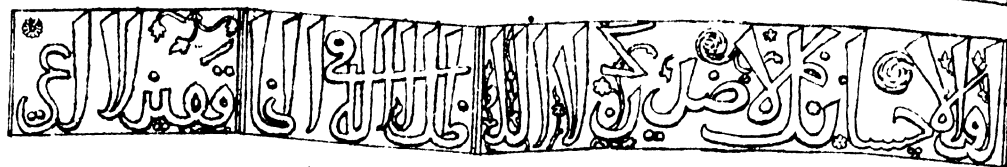


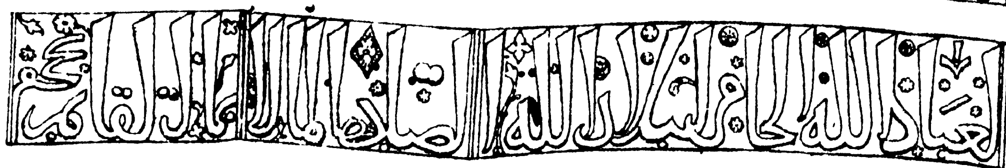
سطر دویم درجه اول











سطر سویم درجۂ اول



سطر چہارم درجہ اول

سطر پنجم درجه اول

بار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق

الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل

السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور

الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب

المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل

القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت الحي

القيوم الواجد الماجد الواحد الأحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الأول

الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب

المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك ذو الجلال والإكرام المقسط الجامع الغني

المغني المانع

سطر ششم درجه اول

بسم الله الرحمن الرحيم یا ایها الذین

آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة

ولا شفاعة والکافرون هم الظالمون الله لا اله

الا هو الحی القیوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما

فی الارض من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه یعلم ما بین ایدیهم وما

خلفهم ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وسع کرسیه السموات و

الارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم لا اکراه

فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله

فقد استمسک بالعروة الوثقی لا انفصام لها والله سمیع علیم

۱۰ نمبر کتبہ اصل نمبر ۸

۱۱ نمبر کتبہ بالا دروازہ درجہ دویم اصل نمبر ۸

۱۲ نمبر کتبہ درجہ دویم عہد سلطان شمس الدین اصل نمبر ۸

ه في سلطانه وعلا في امره ونفذ امره

سطر دویم درجه دوم

بسم الله الرحمن الرحيم ذي مثلا كلمة ط

يبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها

كل حين باذن ربها ويضرب الله الامثال

للناس لعلهم يتذكرون يا ايها الذين امنوا اذا

نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى

ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم تع

لمون فاذا قضيت الصلوة فانتشروا في الارض و

ابتغوا من فضل الله وارزق الله القاهر

بالای دروازه درجه سوم

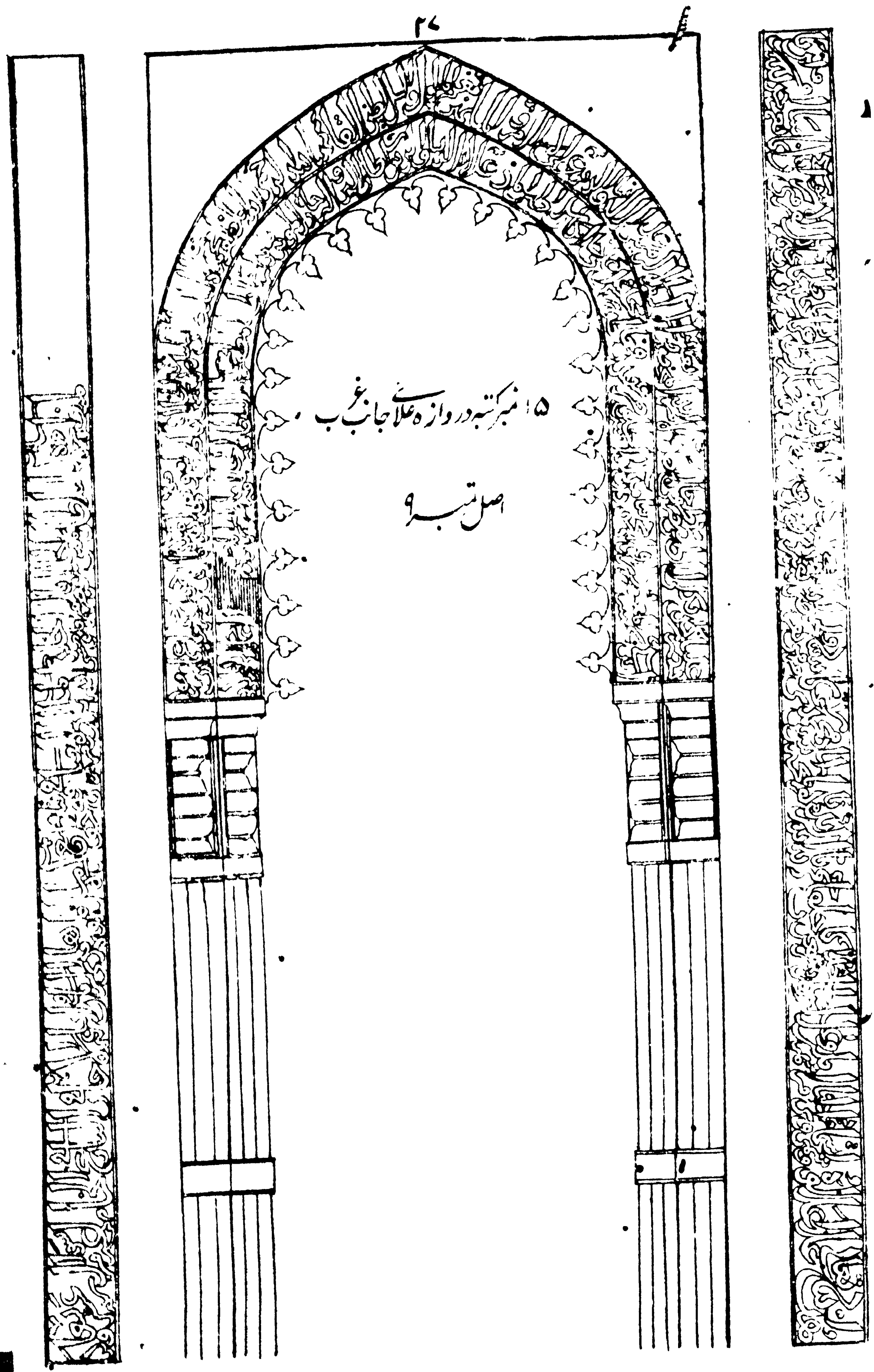
بر پهلوی درجه سوم

سطر درجه سوم

سطر درجه چهارم

۱۴ نمبر کتبہ در دروازہ اول لاٹھہ اصل نمبر ۹

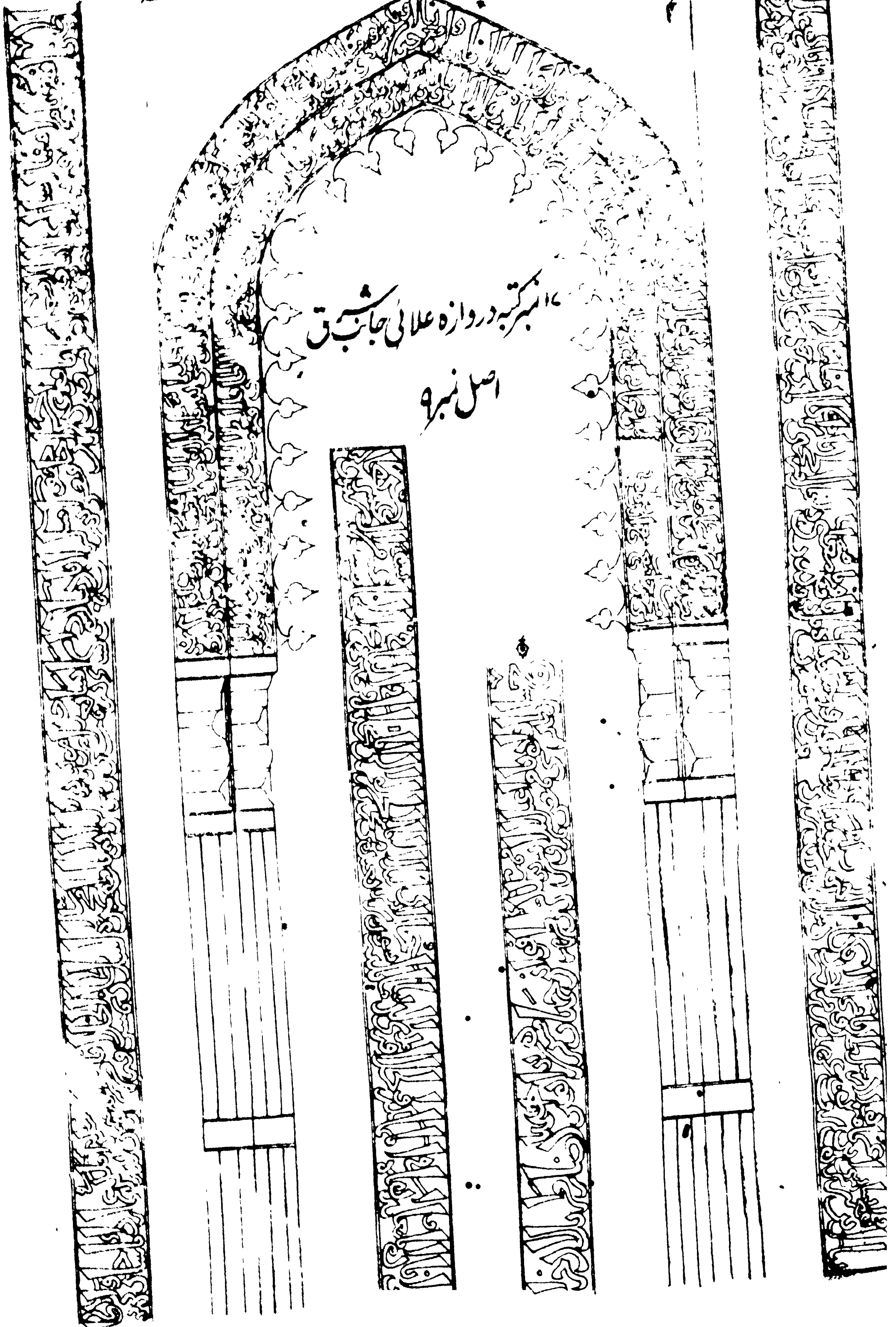
۱۳ نمبر کتبہ در حجرہ پنجم لاٹھہ اصل نمبر ۸

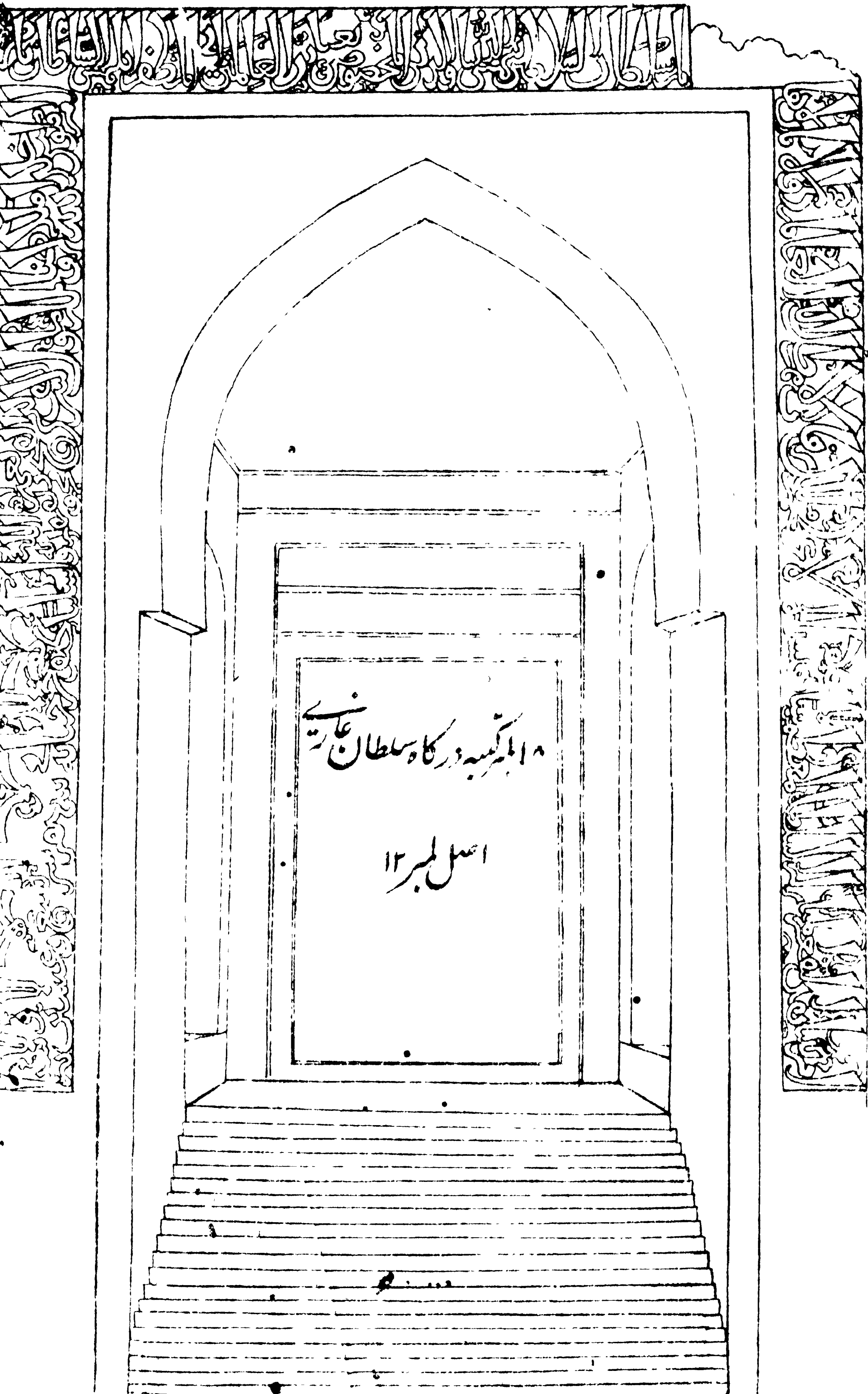

۱۵ نمبر کتبہ دروازہ علائی جانب غرب
اصل نمبر ۹

۱۶ نمبر کتبه جانب جنوب دروازه علائی

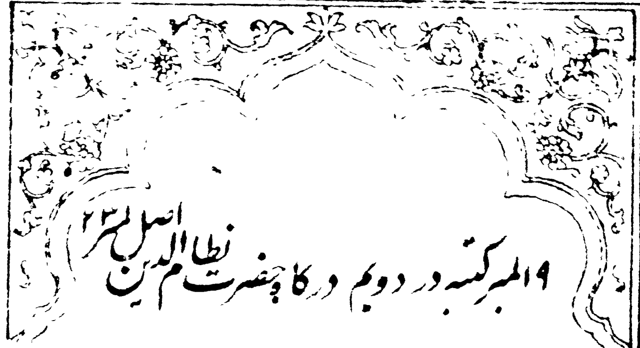
اصل نمبر ۹



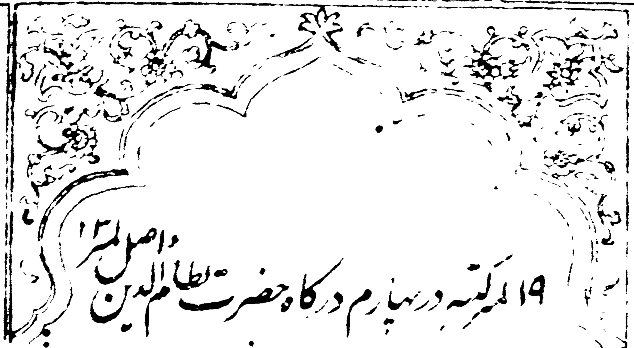

۱۷ نمبر کتبہ دروازہ علائی جانب مشرق
اصل نمبر ۹


۸۔ کتبہ درگاہ سلطان غازی
اصل نمبر ۱۲

در عهد اعلیحضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل الله خان ابن میران الحسنی نعمت اللهی که حاکم شاهجهان آباد بود این الواح فی سنه ۱۰۶۳ صفه در هر دو رو منبر که مرتب نمود

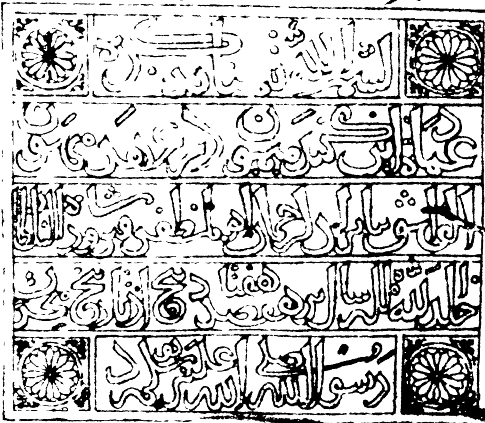


۱۹ نمبر کتبه در دوم درگاه حضرت نظام الدین اصل نمبر ۲۳



۱۹ نمبر کتبه در چهارم درگاه حضرت نظام الدین اصل نمبر ۱۳

۲۱ نمبر کتبه دروازه روشن چراغ دہلی اصل نمبر ۳۱

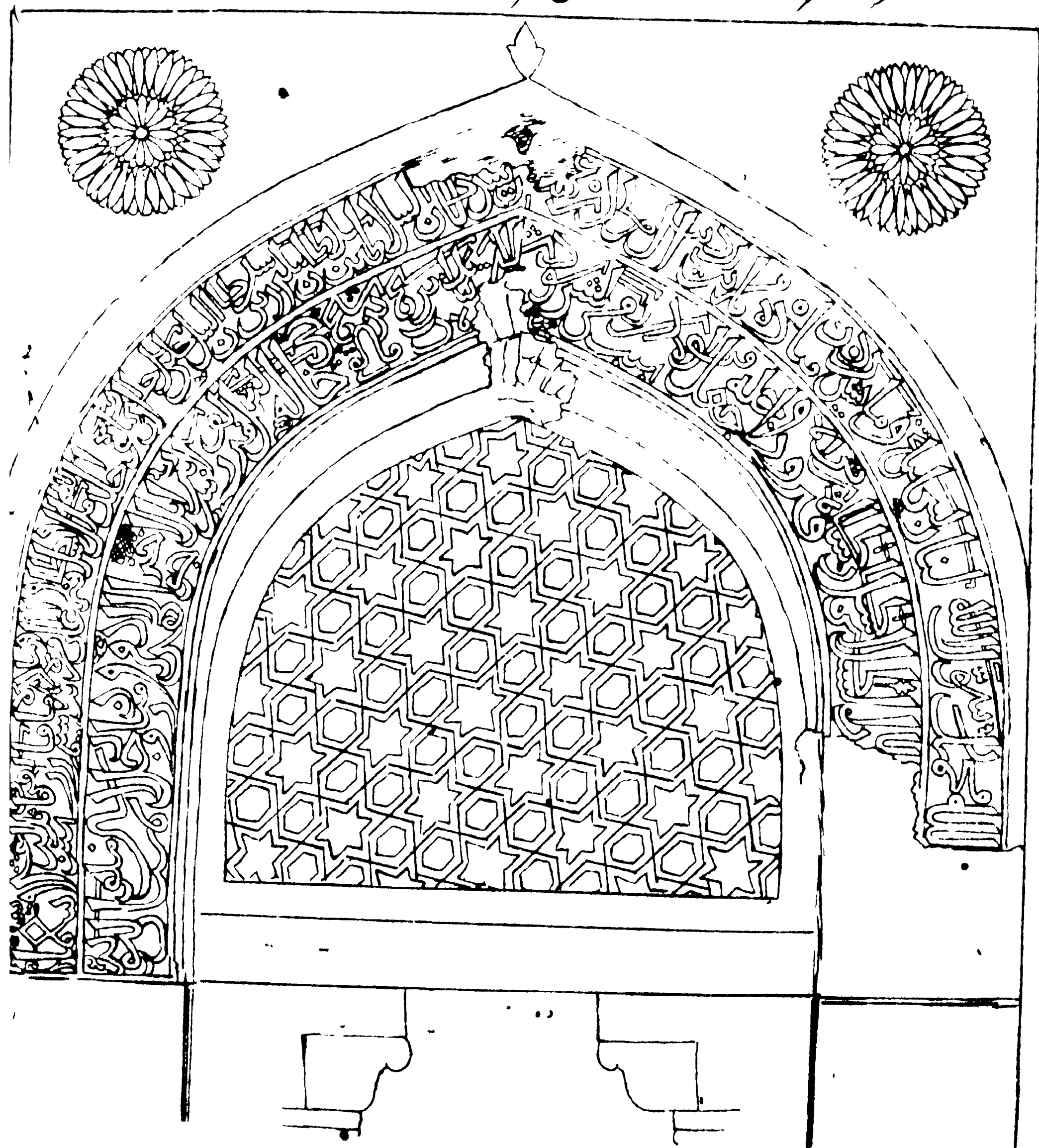


۲۰ نمبر کتبه کالی مسجد کوٹله نظام الدین اصل نمبر ۳۰

۲۲ نمبر کتبہ کالی مسجد شہر اصل نمبر ۳۵

بسم الله الرحمن الرحیم بفضل و عنایت فیروزگار در عهد دولت پادشاه دین دار
الواثق بتأیید الرحمن ابو المظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه این مسجد الدره بنده زاده
درگاه جونا نشه مقبول الملک المخاطب بخانجهان ابن خانجهان خیر ابر ازبند رحمت گستر که این مسجد
بنا بر عاجز پادشاه مسلمانان و این بنده بفاتحه و اخلاص یاد کنند حق تعالی این بنده را بیامرزد
بحق النبی و آله مسجد مرتب شد بتاریخ دهم ماه جمادی الآخر سنه تسع و ثمانین و سبعمائه

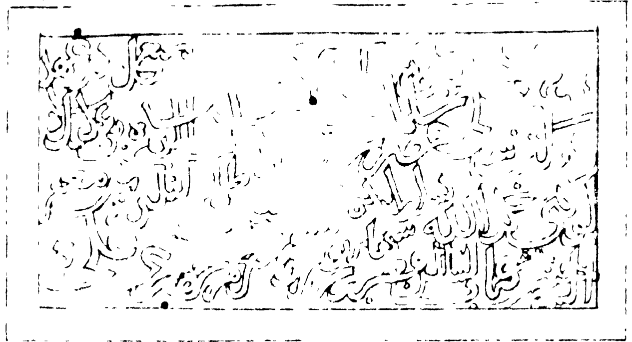
۲۳ نمبر کتبہ مقبرہ فیروز شاہ اصل نمبر ۲۹



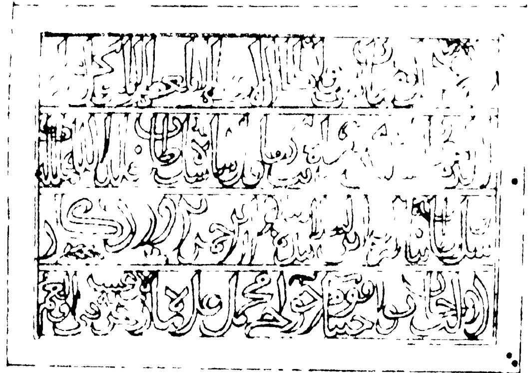
نمبر ۲۴ کتبہ گنبد شہاب الدین تاجخان — اصل نمبر ۳۹



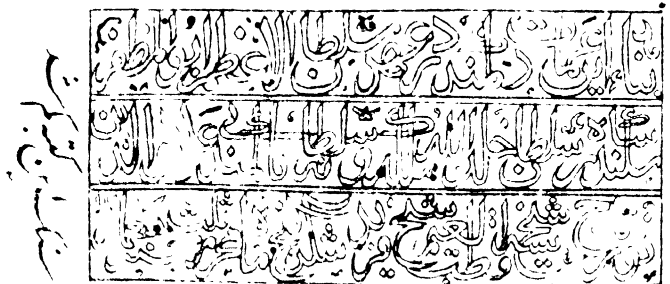
نمبر ۲۵ کتبہ جامع مسجد موتہ — اصل نمبر ۴۶

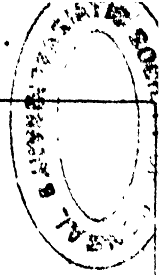


نمبر ۲۶ کتبہ راجون کی باین کا — اصل نمبر ۴۹



نمبر ۲۷ کتبہ درگاہ یوسف قتال — اصل نمبر ۵۱





۲۸ نمبر کتبه های نیلی چهتری اصل نمبر ۲۴ه

یا فتاح

وقتی که بادشاه هفت کشور نورالدین
جهانگیر بادشاه غازی از دارالخلافه
اگره متوجه سیر کشمیر جنت نظیر بودند
این مطلع را بر زبان الهام بیان گذرانیدند

الله اکبر

بدیهه حضرت جهانگیر شاه اکبر
عجب پر فیض جای کامرانیست
نشیمن گاه جنت آشیانیست
سنه ۱۴ جلوس جهانگیری موافق سنه ۱۰۲۸

۲۹ نمبر کتبه های نیلی چهتری اصل نمبر ۲۴ ه

یا ناصر

چون آن شهنشاه گیتی پناه از کشمیر دلپذیر
مراجعت نمودند و باین مکان فیض رسان
نزول اجلال فرمودند حکم کردند که
این حسن مطلع را نیز نقش نمایند

الله اکبر

همایون شاه ابن شاه بابر
که اصل پاکش از صاحب قرانیست
سنه ۱۶ جلوس مبارک
جهانگیری موافق سنه ۱۰۳۰

نمبر ۳۰ کتبہ درگاہ امام ضامن اصل نمبر ۵۵



نمبر ۳۱ کتبہ دروازہ قطب صاحب اصل نمبر ۵۶

الله · محمد · ابوبکر · عمر · عثمان · علی · الله

از حکم بادشاه جهان سرور انام	کرد مزار خواجه دین قطب فلک	تعمیر شد مجسمه زیبا و منتظم
فرخ سیر شهنشه آسمان غلام	گردید بکر روضه او آدم و ملک	مانند قبله اشرف و چون کعبه محترم

۳۲ نمبر کتبہ دروازہ درگاہ قطب صاحب اصل نمبر ۵۶

الله · محمد · ابوبکر · عمر · عثمان · علی · الله

	از سعی کمترین غلامان شهریار	رفتند قدسیان به بهشت عدن	
	با اعتقاد معتقد کامل العیار	تاریخ یافتند حصار بهشت عدن	

۳۳ نمبر کتبه های مسجد پرانا قلعه — اصل نمبر ۵۷

۳۴ نمبر کتبه های [illegible] — اصل نمبر ۶۰

سنگ این کتبه گم شده — ۳۵ نمبر کتبه مقبره عیسی خان — اصل نمبر ۶۱

نمبر ۳۶ — کتبه خیر المنازل — اصل نمبر ۶۵

قایله سارحس — باهتمام درویش — سید

۳۷ نمبر کتبه مقبره بکه خان — اصل نمبر ۶۹

نمبر ۳۸ — کتبه درگاه امیر خسرو — اصل ۲۱

ای شرب عاشقی ... [illegible]

ای خسرو ... نظیر عالم ... [illegible]

لا اله الا الله

محمد رسول الله

نمبر ۳۹ کتبہ بارہ پلہ اصل نمبر ۳۱

الله اکبر	
از جهانگیر شاه اکبر شاه	که [illegible] صاحب عالم [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
سال تاریخ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ۱۰۲۰

نمبر ۳۸ کتبہ درگاہ طاق امیر خسرو اصل نمبر ۷

الله | اکبر

نور الدین محمد

بدور شهنشاه عادل نور الدین [illegible]

بادشاه عادل جهانگیر غازی

خلد الله ملکه و سلطانه و افاض

علی العالمین بره و احسانه

نمبر ۴۰ کتبہ پل سلیم گڈھ اصل نمبر ۶

الله اکبر

شه جهانگیر شاه نور الدین جهانگیر [illegible]

سال و تاریخش مبارک [illegible]

۱۰۳۱

نمبر ۴۱ کتبہ پل سلیم گڈھ اصل نمبر ۶

الله اکبر	بحکم بادشاه هفت کشور	جل جلاله	شهنشاه بعدل و داد و تدبیر	یا فتاح
یا ناصر	جهانگیر ابن شاهنشاه اکبر	یا فیاض	که شمشیرش جهان را کرد تسخیر	یا حی
سنه ۱	چو این پل گشت در دهلی مرتب	جلوس	که وصفش را نشاید کرد تحریر	جهانگیری
باهتمام	پی تاریخ اتمامش خرد گفت	حسین حلبی	پل شاهنشه دهلی جهانگیر	کتبه سیف

نمبر ۲۲ کتبهٔ مسجد جامع اصل نمبر ۸ در اول

بفرمان شهنشاه جهان پادشاه زمین و زمان کیهان خدیو کشورستان گیتی خداوند

گردون توان مؤسس قوانین عدل و سیاست مشید ارکان ملک و دولت

بسیار دان عالی فطرت قضا فرمان قدر قدرت فرخنده رای خجسته منظر

فرخ طالع بلند اختر آسمان حشمت انجم سپاه خورشید عظمت فلک بارگاه

در دویم

مظهر قدرت الهی مورد کرامت نامتناهی مظهر کلمة الله العلیا مروج الملة الحنفیة البیضا

ملجأ الملوک و السلاطین خلیفة الله فی الارضین الخاقان الاعدل الاعظم و القان الاجل الاکرم

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاه جهان پادشاه غازی لا زالت رایات دولته منصورة

و اعدا حضرته مقهورة که دیدهٔ بصیرت حق بینش از شعشعهٔ انوار هدایت انما یعمر مساجد الله

در سیوم

من آمن بالله و الیوم الآخر مستنیر است و آیینهٔ ضمیر صدق گزینش از اشعهٔ مشکوة روایت

احب البلاد الی الله مساجدها فروغ پذیر این مسجد که اساس گردون مماس که کریمهٔ

لمسجد اسس علی التقوی بیان بنیان پایدار است و بینهٔ و القی فی الارض رواسی ان تمید بکم کتابهٔ ایوان

استوار قائمه و قبهٔ فلک شأنش از طبقات آسمان گذشته و شرفهٔ طاق سپهر نشانش با اوج کیوان پیوسته

در چهارم

كرنه طاق قبهٔ مقصوره‌اش جويي نشان	هيچ نتوان كفت غير از كهكشان و آسمان
فرد بودي قبهٔ كردون نبودي ثانيش	طاق بودي طاق اكر جفتش نبودي كهكشان

فروغ شمسه بيش طاق جهان نمايش روشني بخش مصابيح سموات پرتو كلس كنبد

عالم آرايش نور افزاي قناديل جنات صبر سنك مرمرش چون صخرهٔ مسجد اقصى مرقات

در پنجم

مقام قاب قوسين او ادنى محرب فيض كسترش مانند صبح صادق كشاده بيشتابي بشارت رسان

ولقد جاءهم من ربهم الهدى ابواب رحمت يابش صلاى والله يدعو الى دار السلام

بمسامع خاص وعام رسانيده منار سپهر مدارش نداي ويجزي الذين احسنوا بالحسنى

ازنه رواق كنبد فيروزه فام كذرانيده سقف رفيع با صفايش تماشاكاه روحانيان كرهٔ افلاك

در ششم

صحن وسيع دلكشايش سجده كاه پاك نژادان معموره خاك روح فضاى فيض انتما

وطيب هواي روح افزايش از روضهٔ رضوان حكايت كرده وعذوبت ماء معين

حوض دلنشين نظافت آمايش از چشمهٔ سلسبيل خبر داده در روز جمعه هم شهر شوال

سال هزار وهجري موافق سال چهارم از دويست وسيوم جلوس ميمنت مانوس بساعت خجسته

در هفتم

وطالع شایسته هر مایهٔ ابتنا و بنایهٔ تاسیس یافت و در عرض مدت شش سال بحسن سعی

کاربردازان کاردانِ کارگزار و فرط اعتنا و اهتمام کارفرمایان صاحب اقتدار و بدل جد

و جهد استادانِ ماهر مانتور و فور کوشش پیشه کاران چابک دست صاحب هنر وا نفاق

مبلغ ده لک روپیه صورت انجام و طراز اختتام پذیرفت و مقارن اتمام در روز عید فطر

در ششم

بفرقدوم اقدس پادشاه ظل الله صافی نیت خدا آگاه زیب و زینت گرفت و باقامت نماز عید

و ادای وظایف اسلام چون مسجد الحرام در روز عید اضحی مرجع طوایف انام گردید

و مبانی اسلام و ایمان را متانت و رصانت کرامت فرمود سیاحان ربع مسکون

و مسالک نوردان کوه و هامون را آراسته عمارتی باین رفعت و حصانت در اینهٔ بصره

در نهم

و مهلت خیال مرتسم نگشته و حقایق گزاران وقایع دهر و فکرت پردازان نظم و نثر را

که سوانح نگاران بدایع ارباب ملک و دولت و صنایع شناسان اصحاب مکنت و قبه تند

افراخته بنائی باین شکوه و عظمت بر زبان قلم و قلم زبان نگذشته فرازندهٔ کاخ هستی

و طرازندهٔ بلندی و پستی این بنیان رفیع را که قرة العین بینش و زینت بخش کارخانهٔ آفرینش است

در دهم

پایدار داشته صدای تسبیح مسبّحانش را هنگامه آرائی ذاکران مجامع ملکوت و زمزمهٔ

تهلیل مهللانش را نشاط افزای معتکفان جوامع جبروت داراد و بر رؤس منابر معمورهٔ جهان را

بخطبهٔ دولت جاوید طراز این پادشاه دادگر دین پرور که بیمامن ذات مقدس مبارکش ابواب

امن و امان بر روی روزگار گشاده است آراسته داراد بحق الحق و اهله [عم] [علم]

نمبر ۴۳ کتبهٔ مسجد اکبرآبادی اصل نمبر ۸۸

این مسجد فیض انتما و سرای راحت جا و حمام نظافت اما و حولی دلگشا که عبادتگاه حق پرستان و کار

وان فرح افزای مترددان اقطار و بر هتکدهٔ اسمانیان دار النفع زمینیان در عهد سعادت مهد نسبت پادشاه اسلام کهف انام

سایهٔ والا پایهٔ یزدان گار خلیفهٔ برگزیدهٔ کردگار مرحمت عام ذی الجلال مظهر آثار داور بی همال

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاه جهان پادشاه غازی بر دست خاص پادشاهی پرستندهٔ با اخلاص ظل اللهی

موفقهٔ خیرات و مبرات مخدرهٔ سعادت و حسنات عز النساء مشتهره باکبرآبادی محل بفرمان معلی بنا کرد و ابتغاء رضاء الهی جهت اقتنا

ثواب اخروی حاصل سرای محتوی بر مسجد با مرافق داخله و خارجه حقوق وقف لازم شرعی موبد و مقرر ساخت

که اگر بمرمت این امکنه احتیاج افتد آنچه از حاصل موقوف بعد الترمیم باقی ماند بخدمهٔ مسجد و حمام

وطلبهٔ علم رسانند و الاثام را بجماعهٔ مسطوره بدهند این منازل منیعه در عرض دو سال بصرف

صد و پنجاه هزار روپیه آخر شهر رمضان المبارک سال هزار و شصتم هجری مطابق بیست و چهارم

سالِ جلوسِ علاآرا صورتِ انجام پذیرفت ایزدِ تعالیٰ اجرِ این خیرِ جاری و نفعِ باقی بروزگارِ

فرخنده آثارِ بادشاه دین پرورِ حق گزینِ حقیقت گستر و بانیِ این مبانیِ

عامرهٔ این مغانی عائد کرداند آمین یارب العالمین

۴۴ نمبر کتبه قبر جہان آرا بیگم اصل نمبر ۹۴

ھو الحی القیوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا

کہ قبرپوش غریبان ہمین گیا بس ست

الفقیرۃ الفانیۃ جہان آرا مرید

خواجگان چست بنت شاہ جہان

بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ

سنہ ۱۰۹۲

۴۵ نمبر کتبہ قبر زیب النسا بیگم اصل نمبر ۹۹

۲۸ نمبر کتبہ سنہری مسجد کوتوالی اصل نمبر ۱۰۵

بعہد بادشاہ جنت کشور	سلیمان فر محمد شاہ داور	بہ تدبیر شاہ بیگم آن قطب آفاق	شد این مسجد بزینت در جہان طاق
خدایا منبت لیک و احسان	بنام روشن الدولہ ظفر خان	تاریخ ز ہجرت تا شمار است	ہزار و یکصد و سی و چہار است

۲۷ نمبر کتبہ مقبرہ نواب غازی الدینخان اصل نمبر ۱۰۳

نہ بر لوح نقشی بماند ولیک	جزای عمل ماند و نام نیک

بیاد حسنات نواب اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علیخان بہادر سہراب جنگ

کہ یک لک و ہفتاد ہزار روپیہ برای ترقی علوم در مدرسہ ہذا واقعہ دہلی خاص مولد و موطن

خویش بصاحبان کمپنی انگریز بہادر تفویض نمودہ اند منقوش گردید ۲۹ دسمبر ۱۸ عیسوی

۲۶ نمبر کتبہ قبر زینت النساء بیگم اصل نمبر ۱۰۱

اللہ	
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی	انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا	انہ ہو الغفور الرحیم
مونس ما در لحد فضل خدا بس است	سایہ از ابر رحمت پوشش ما بس است
امیدوار احسن خالق فاطمہ [illegible]	زینت النساء بنت بادشاہ محی الدین محمد عالمگیر غازی
انار اللہ برہانہ	سنہ ۱۱۲۲

۲۹ نمبر کتبہ مسجد شرف الدولہ واقع دریبہ اصل نمبر ۱۰۶

در زمان شہ خورشید سریر	ناصر الدین محمد شاہ آنکہ	شرف الدولہ بنا فرمود	این و بیت الشرف علم و	سال تاریخ بنا گفت خرد
ظل حق بادشہ زمین و زمان	تیغ او کفر شکن در دوران	مسجد و مدرسہ عالیشان	ہمچو سعدین فلک کردہ قران	قبلہ حاجات ارباب کشان ۱۱۳۵

بر تر پولیه

بسم الله الرحمن الرحیم

بفضل محمد او رسول زمان	چنان رسته بازار تر پولیه	ز هاتف ندا آمد و این چنین
بنا کرد ناظر محلدار خان	که ماند دوران گیتی نشان	که باشد ابد مستقل این مکان ۱۱۴۲

۵۰ نمبر کتبه باغ محلدار خان اصل نمبر ۱۱۰

بر دروازه

خدا داد سعد آرزو در جهان	بنا گشت افضل حق این مکان
پی باغ تاریخ گفتم عیان	فدای محمد محلدار خان
به نذر جد کرده باغ جنان	غلام نبی ناظر محلدار خان

۵۱ نمبر کتبه مسجد روشن الدوله واقع قاضی واره اصل نمبر ۱۱۲

شکر حق کز بن فیض سعید فانیا	شاه بیکیان مرشد کامل ولایت دستگاه	در زمان شاه اسکندر نشان جمشید	معدلت محمد شاه غازی بادشاه
روشن الدوله ظفر خان صاحب جود و کرم	کرد تعمیر طلایی مسجدش شاهباده	مسجدی کاندر فضای صحن قدرش آسمان	کرد از خط شعاع مهر او دل بیگاه
حوض صاف او نشان از چشمه کوثر دهد	هر که از آبش وضو ساخت شود پاک از گناه	سال تاریخش رسالی یافت از الهام غیب	مسجد چون بیت اقصی محیط نور اله

۵۲ نمبر کتبه باغ ناظر اصل نمبر ۱۱۳

بسم الله الرحمن الرحیم	بفرمان محمد شاه عادل	که بر فرقش بود تاج دولت	بنای گلشنی در قطب گردید	که گلهایش زند رضوان را تک	بود سرسبز دایم روز افزون
بحق سوره صاد و تبارک	پی تاریخ سالش گفت هاتف	خدا باری بود دائم مبارک	سنه ۱۱۶۱ هجری تعداد سطره	سنه ۲۱ جلوس مبارک محمد شاهی	

۵۳ نمبر کتبه سنهری مسجد زیر قلعه اصل نمبر ۱۱۷

شکر حق در عهد احمد شاه غازی بادشاه خلق پرور داد گر شاهان عالم را پناه	مسجدی کرد بنا نواب قدسی منزلت باد دایم فیض عام آن ملک سجده گاه	سعی نواب بهادر صاحب لطف و کرم ساخت تعمیر چنین جاوید عالی دستگاه	جا و حوض صاف صحنش آبرو زیب هر که از آبش طهارت کرد شد پاک از گناه	سال تاریخش چه خرم هاتف الهام گفت مسجد بیت المقدس مطلع نور اله

۵۴ نمبر کتبہ مقبرہ منصور اصل نمبر ۱۱۹

یا اللہ

چو آن صفدر عصر مردمی	ز دار فنا گشت رحلت گزین
چنین سال تاریخ او شد رقم	که بادا مقیم بهشت برین

۱۱۶۷

۵۵ نمبر کتبہ قبر ممن پور پرگنہ شرقی جوبڑ ہاہین جانا



واضح ہو کہ یہہ سب کتبہ بدستکاری میرزا شاہرخ سنگ مصور ساکن شاہجہان آباد دراستہ ہوئی ہین

۵۱ نمبر کتبہ باؤلی متصل حویلی بابا مسکا پتھر موضع بوہر ضلع رہتک مین موجود

सृजति रक्षति संहरतीह यस्त्रिरयति प्रतिबोधयति प्रजाः स भवतां भवतापहरो हरो भवतु भावितभावुकभावकः १

अभोजिनामरैराहीवंशोह्मनोलद
नंनरं हरिवानकभूरेषा शाकेन्द्रैः प्राप्यतेधुना २ आदौ साहबदीनस्ततः परं कुद
बदीनभूपालः जातोयमस्मदीनश्चैरूजसाहिर्बभूवभूमिपतिः ४ पश्चाज्ज
लालदीनस्तदनन्तरमजनि मौजदीननृपः श्रीमानलावुद्दीनोन्नृपतिर्वसीनसर
दीनपृथ्वीन्द्रः ५ आगौडादृज्जणान्तं द्रविडजनपदान्सेतुबन्धान्समन्तादन्त
स्सन्तोषपूर्णाः सकलजनपदे प्राज्यसौराज्यराज्ये यस्सैवायनयामहीतिपतिम
कुटोघट्टनभ्रष्टरत्नज्वालाजालप्रवालैर्वहति वसुमती वन्यवासन्तलीलाम्
६ गंगासागरसङ्गमप्रतिदिनं प्राच्यां प्रतीच्यामपि स्नातं सिंधुसमुद्रसंगमम

होयस्यैन्यमायाभवति होलान्दोलितपालिकंकणरणत्कारेणवारांगनाः यान्त्याया
न्निचनिर्भयाःयदुपयाज्ञिज्ञात्म्बराडम्बराः ७ यस्सेनाग्रसरत्तुरंगमखुरप्रक्षोभ
विच्छोभिताः ध्मात्सूनत्रनिवारयन्तिपुरतोदूरेणभूरेणवः सोयंसप्तसमुद्रमुद्रितम
हीहारावलीनायकः श्रीहम्मीरगयासदीननृपतिःसाम्राजमुज्जृम्भते ८ यश्रा
टीवेगधावत्तुरगखुरपुटापातसंचूर्णमान क्षोणीरेणुच्छटाभिःकवलितककुभि
६ व्योम्निसच्छायमस्ति आदित्यस्यप्रतापःकरनरविसरद्दीप्तिभिःसाकमस्त यानि
प्रायेणराजप्रभृतिषुगणनाकाचराज्ञोदिवावा ९ यस्मिन्दिग्विजयप्रयाणकपरे
गौडानिराडम्बरा रथ्रारंध्रपरायणाःभयवशान्निष्केलयःकेरलाः कर्णाटाश्रपिक
न्दराश्रयपराभ्रष्टामहाराष्ट्रका स्यक्तोज्ज्वाःकिलगुर्जराःसमभवन्लाटाकिराटा
इव १० अस्मिन्राजनिविभ्रतिक्षितितलंशेषोपिनिःशेषतो भूभारंसमपास्यवैसवम
हाय्याप्रदंसंश्रितः लक्ष्मीवद्धामिमोपिविस्मरधुनाप्रहिष्यरत्नाविधौ चिंतासंतति

मासमदुःखमलधिंविदुषामनिदुषयते ११ अस्यानेकमहापुरीशतपतेराज्ञोमनोहारि
णी ढिल्लीनाममहापुरीविजयतेभल्लीवविद्वेषिणी याएष्वीवविचित्ररत्ननिल
याश्रीं रिवानंदिनी यापातालपुरीवदैत्यनिलयामायेवयामाहिनी १२ श्रीयो
गिनीपुरमितिप्रथिताभिधाने ढिल्लीपुरेपुरपतिः सुकृतीबभूव श्रीमानपूर्वगु
णगणप्थिरपेनदोषो धीमानुदयमतिरुद्धरनामधेयः १३ वितस्ताविपाशाशतद्रू
८ मिरामि मिलित्वामलाचन्द्रभागाविभागा पुरस्तादुदस्तैस्तरंगैररंगै स्थितायत्रसिं
धुः सबंधुः सबंधुः १४ सधामधुमधापासीधु मधादिविसधारसः येनसिंधुसधापी
नातस्यत्तानसधाप्यधः १५ तसिंधुदिव्यसधयापरिधौतभूमि हारस्थलेसकलपा
पहरेपवित्रे उच्चैरुदच्चतिहसत्यमरानवतीमा सच्चापुरीसरयुनीतटवासिनीसा
१६ तस्यामस्यपिताभूद्धरिपालस्तत्पितायशोराजः दुल्लहरस्तज्जनकः किमुरस्यापि
तेतिपितृवंश्यः १७ उद्धरस्यानपंदीएयपुत्रीएयुम्भिलाहरिघान्क्रः उत्साहांगोस्यज्ञ

नकः सहदेवसुतः सतोलसुतः १८ तोलपिता यास्वरः सिंहसुतो गोरपुत्र इति वेशाव
लीति प्रथिते प्रबंधे वंशद्वयं पूर्वमभाणि सम्यक् अत्रापि तस्य सुतयप्रशस्तो नामा
निकामं प्रतिपादितानि १९ दुःक्कात्तानकिया पूक्किल पाक्लिस्तोस्य योषितः राजश्रि
या रत्नदेव्या जाजल्ला ज्येष्ठगेहिनी २० तस्याश्च पुत्रो हरिराजनामा कायेन वाचा मन
सापवित्रः श्रोतस्मार्तच्च ष्टिकलानिधाने प्रत्यक्षविस्रम्भं वनैकजिह्व २१ अस्यान्त
जौ च स्थिरराजजैत्रसंज्ञौ समवीरदर्यविभातः स्वस्रा परस्यास्त्रमि मध्यमायाः पुत्री
पुराभूद्दनवल्लुदाता गणराज भूपतीश्च पितृश्चौ हीतदनन्तरत्नदेव्याश्च हरिदेवो नाम
इति ख्यातः पुत्रोपि कन्यान्या २३ उत्तमराजः पुत्रः माउलीपुत्रिकान्यपत्ये च मल्ल
लतापणाला फलकुडम्बकं कल्पविटपिनोस्येन्यम् २४ स्थाने स्थाने धर्मशाला
विशाला काकानेनाकारि सत्रादि कत्री किं त्वत्रापि श्रालपाय श्रमार्त्तिच्छेत्री दत्रा
वापिका काप्यकारि २५ पालंवग्रामपूर्वं चकुस्तंभपुरपाश्चिमे कृतात्रकृतिना

५

वापीकल्लमोहापहारिणी २९ पीनोत्तुंगपयोधरा परिलसद्धाराम्बलीविभ्रमा तृष्णा

भ्रम्यदनेक कामुकजनविश्रामशांतिप्रदा फुल्लन्मौलिनकप्रसूनपटलश्रेणीश्रि

यामोहिता वापीकापि महामदं दिशतु वः कांतेव कांता हृष्टा मानससंपिहसति

सतां निजप्रसादेन कलुषमपि विनुषानि जविश्रान्तविधात्रीविधेयवाध्यात्मवेदिना

भवति ३९ अस्तस्व लिसमस्तवस्तुविषयाभोगोपभोगात्मभिः भावैः पुत्रकलत्र

६ मित्रजनतायुक्ताय मुक्तात्मनो भक्तायोवरठक्कुराय महते स्वर्गापवर्गोदया न

न्द्रायेन्दुकलावतंसवरणद्वंद्वैकनिष्ठात्मते ४९ अखण्डप्रकाशेन योगीश्वरेण

प्रशस्तिः कृता पंडितेन प्रशस्ता समस्ताशिषामेकपात्रस्य वापी विविक्तं स्वि

स्तारयन्तु द्वरस्य ५० सम्वत्सरेस्मिन् श्रीनृपविक्रमार्कस्य १५ ३३

॥ ८ १ कि मुसरीन्न सदि ३ [illegible] ०० ३३ ॥ [illegible]

। लीम्बकु [illegible] ॥ [illegible]

१०

५ हिरण्ड ।१। मेठातिकि स्तुतकिठ सैमारड मिक ।१। कुसेमि
डरि ५ धरि १० करडुं ठं पैमहडह उेड स्तुगन्मारि ठसैपखिड ॥ च ।१।
कुस्तास्तनमड

ترجمہ

جو شیو جگت کو رچہا بی ماری ہلاوی اور جتاوی ہو شیو تمہارا خواستہ مبارک ہو ۱ یہہ ہر بانک ہو یعنی اندرپرست کی زمین کی اول تنور راجہ ہوئے
بعدہ چوہان اور حال مین یہان مسلمان راج کرتی ہین ۲ اون مسلمانون مین اول شہاب الدین ہو قطب الدین ہو بال یعنی راجہ ہوئی بعدہ شمس الدین فیروز شاہ
بہوم پت یعنی راجہ ہوئے ۴ پہر جلال الدین اور پہر معزالدین بعدہ اوسکے علاؤالدین اخیار راجاؤن مین سرکش ہوئے ۵ گور بنگال اور دراوڑ دیس اور سیت بند
رامیشور سے غزنین تک جتنا ملک ہے بسبب خوبی سلطنت جسکے صرسی پردل اور جسکی خدمت مین پرانی ہوئی راجاؤن کی تاجون سی اوکہرے
ہوئی جواہرات کی روشنی سی تمام زمین مثل بسنت رت ہو گئی ۶ جسکے فوج پورب کیطرف سمندر ملی ہوئی گنگا مین اور پچہم کو سمندر ملے اٹک مین پروز
منانی کو جاتی ہی اور جسکی طلوع ہونی یعنی اورنگ نشین ہونی سی پاتر لوک بہی رنگارنگ لباس اور زیور پہنی ہوئی بطور رقص ہاتون کو اوٹہاتی اور کہاتے
گنگنون کی جہنکار کرنی بیخطر اتی جاتی ہین ۸ جسکے فوج کی چلنے والی گہوڑون کی سمسے اوٹہی ہوئی گرد پہلی سی پہلی دشمنون کو دور کرتے

سو یہہ سات سمندر والی جو زمین سی مثل ہار سات لڑکی اوسکا مالک یعنی مالک میر غیاث الدین اجا راج کرتا ہی ۹ جیسکے دباو مین ورہی رہتی دو
ہونی جو کہو ریے اوکی سم سی ٹکرہ ٹکرہ ہوئی جو زمین اوسکی جو درہ اوسکی اجماع سی تیر اطراف عالم کا نہین رہتا اور جسسع اسمان چہپا یا جاتا ہی اوسوقت
روشنی آفتاب بہت نہین ہتی تو سرا ور راجاون کی کیا نوبت ۹ جیسکے اطراف عالم کی فتح کرنیکو روانگی کی وقت گرد سم والی ہی آسمان ہو گئے
اور ردند سر دشمن والی واسطہ اپنی بچاو کی سوراخ زمین تلاش کرنی لگی اور سبب خوف کے کیرل دشمن والی سب کہیل ہول گئی اور کرنات دشمن کی ہیار کے
کہو مین جا رہی اور مہاراشتر یعنی مرہتہ برہتہ یعنی بطریق ہو گئی اور گجرات کی لوگون نے اناج چہوڑ دیا اور لات لوگ مثل کرات یعنی ہنیون کے
اجسوقت کہ اوسنی تمام روے زمین کا بار اوٹہایا یعنی پرورش وانتظام مین مصروف ہوا اوسوقت سسے مہاراج نی ہی سب زمین کی بار کو چہوڑ کر فیاضی کے
وقت کے بستر کو تکیہ کر کی مبتہہ رہیے اور وہ سب بہکوان ہی لچہمن جو کو اپنی سینہ مین لیکر دنیا کی پرورش کی تردد کو چہوڑ کر سوتی ہین ۱۱ اور صدہا
بڑی بڑے شہرونکا جو یہہ راجہ ہی اسکی دلی نام ایک بڑے لوریے یعنی شہر سب سے غالب ہو رہا ہے کہ جو دشمنون کے واسطہ مثل نیزہ کی اور جسطرح زمین
تمام جواہرون سی ویسی یہہ دلی کان سب جواہرات کی ہی جو بہشت کی طرح خوشی والی اور پاتال لوک کی طرح دشمنون کے رہنی کا مکان ہی اور
قدرت کی طرح بہلانی والی ۱۲ اوس دلی شہر مین جو جگہہ جوگنی پور یعنی جوگی پورہ کہلاتا ہے وہان بوپتی یعنی زمیندار نیک بخت دولتمند ہمہ صفت
موصوف اور بی عیب عقل مند مخبرا و درنام ہوا ۱۳ اسسا اور یہ باشا یعنی بہاشا اور شرت درو یعنی ستلج اور چندر بہاگا یعنی چناب ہی۔

ملکر سندہو یعنی اٹک جس جگہہ پر ری جوی ہمسر ہرون سی لو جھن نہتی ہی ۱۴ جسنے سندہو یعنی اٹک کا پانی کہ مثل آب حیات ہی پیا اوسکے
نزدیک شہد و شراب اور امرت کچہہ حقیقت نہین بلکہ کیان امرت ہی ۱۵ اوس سندہو کی پانی سی دہوی دہولی جو زمین لائی جیک سب
گناہون کی دور کرنی والی اور پاک اوسپر ایک روح نام شہر ہے کہ جو گنگا کی نزدیک ہوئی والی امراوتی یعنی بہشت کو ہنستا ہے ۱۶
اوس روح مین انسل و درکا مات سری ہال نام ہوا جسکا نام لسوراج اوسکا مات ولہ اوس ہات کی یوہ ہوا یہہ نسب نامہ اودرکا ہے ۱۷
اودرکی ماکا نام جدی سو پرتہو کی دختر پرتہو کا بات سرش جدرا اوسکا مات اوچاہن اوچاہن کا بات سہدیو سہدیو کا مات نول ۱۸ نول کا بات
اشوسرد اشوسر سنگہہ کا بیٹا اور کور کا پوتا ہوا یہہ حسب نامہ یعنی نسبنامہ اودرکا اگرچہ مسادلی نام گرنت یعنی کتاب مین دروس بہلی کی مین ۲۸
بیان ہی واسطہ یاد داشت کی نام لکہدی ہین ۱۹ جس امر کی جان بکا ارادہ کری اوسکے جان نیکی طاقت اور جس امر کی کرنیکا ارادہ کری
اوسکے کرنیکی طاقت اور جا بیہ نہون جسکی مطیع اور تابعدار مثل زوجہ کے رہتے ہے اور رتن دیوی ان دونو رانیون سمیت جسکی بڑی رانی
جاجلا نام ہے ۲۰ اوس جاجلا کا بیٹا سری راج نام کہ جو تن من بچن کر کی پاک اور جو سنہہ کلاون کا گہر مشہور ہے اور جسکی لشن طاہر اور اکیلا ہے
قابل فتح پانی تمام ملک کے ۲۱ اوسکے بہائی دو ایک تو استہمر راج اور دوسرا جی انتر بیرا نام اپنی ہین سمیت سو بہادنی ہین اور جو مجہلے
رانی جبا شری نام اوسکے ایک دیو تی نام دختر پہلی ہوئی بہت مخیر ۲۲ اور اوسکے پیچہی کن راج اور بہوپتی دو بیٹی ہوئی اور رتن دیوی کی ہر دو

عرف ناتھ ایک تھا سو اور ایک دختر اور ہوئے ۲۳ اور او تم ریچ تھا اور سادلی نام سی رتن دیوی کی اور ہوی سو او درنامی درخت طوبی کی اس طرح بیخ اور شاخ
اور برگ اور بر کا اثبات ریشہ ۲۴ اس حکب و عشرہ کے کرنیوالہ اور درنیت سے حکمہ بری بردم تم لا بنایا ہے اور اس حکمہ بی تھکی ہوئے مسافرونکی رنج دور کرنی والی اور طلوع
ہونی والی او درینی نی تجلائی ۲۵ یا ظلم کا نوکی نور سے مین اور کسبیہ اور سے کے چشم مین اس نیکبخت نی باوری بنوائی سب دکھ کے دور کرنی والی ۲۶ دیجی او جی
چوڑے ہوری بہس سو درمعنی حکمہ پانی کی رکھنیکی جگہ کو ہی اور کمل کھتی ہین او زہورنی ہوئی دنار اونی یعنی اپہونکا مجمعہ جس مین او ربہاس بہرنی ہوئی بہت لوگونکو قیام اور
ارام دینی والی ہو لی ہوئی ہین سکھ جنگلی ایسی درختون کے یہ لوٹی مجمعہ کے ارائش او رخوشبوسے خوش ہوئی ہی ایسی ایک یہ باوری ہے شل جوان عورت کے انکہون کو ۵۵
پیاری ہم کو خوشی بخشو ۲۷ یہ باوری اپنی خوشی سی اچھی لوگونکی من کو بسی ہوئے مصفا اپنی لولو کو ارام دیتی ہوئی کہان بہ پاکیطرح یہ باوری ہے ۲۸ میٹھا اور جورو
اور رعایا او ر مال خزانہ سمیت اوس او ڈرکی جس نے یہ واسطہ بہشت اور مکت یعنی لامکانی واسطہ دہان شیوجیو کے چرنون مین لگایا خیر ہو جیو ۲۹
الکھ سر کاکش نام جو کیشو رنپدت نی یہ اشلوک جس سے تاابد نام رہے بنائی سب دعاون کے لائق ایک ظرف جو یہ او در ہے اسکا چھپا ہوا جس
یعنی نیکنامی کو یہ باوری ظاہر کرو سمت ۱۳۳۲ اکبر ماجیت

نقول بعض کتبها

نقل کتبه نمبر ۴ این حصار را فتح کرد و این مسجد جامع را بساخت بتاریخ فی شهور سنه سبع وثمانین وخمسمائة امیر اسفهسالار اجل کبیر قطب الدولة والدین امیر الامرای ایبك سلطانی اعز الله انصاره و بست و هفت الد بتخانه مرکبی در هر بتخانه دو بار هزار بار هزار دلیوال صرف شده بود درین مسجد بکار بسته شده است خدای عز و جل بران بنده رحمت کند هرکه برنیت بانی خیر دعاء ایمان کوید

نقل کتبه نمبر ۹ الامیر الامرا الاسفهسالار الاجل الکبیر الدولة قطب

نقل سطر دویم کتبه نمبر ۹ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم مولی ملوك العرب والعجم اعدل السلاطین فی العالم معز الدنیا والدین غیاث الاسلام والمسلمین تاج الملوك والسلاطین باسط العدل والاحسان فی الثقلین ظل الله فی الخافقین الراعی بعباد الله الحامی البلاد الله المؤید من السماء المنصور علی الاعداء علاء الدولة القاهرة جلال الامة الباهرة فلك الملة الطاهرة سلطان البر والبحر محر ممالك الدنیا ومظهر کلمة الله العلیا اسکندر الثانی ابو المظفر محمد بن سام ناصر امیر المومنین خلد ملکه وسلطانه وعلی امره شانه

نقل سطر چهارم کتبه نمبر ۹ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم مولی ملوك العرب والعجم سلطان السلاطین فی العالم غیاث الدنیا والدین معز الاسلام والمسلمین محیی العدل فی العلمین علاء الدولة القاهرة فلك الملة الطاهرة جلال الامة الباهرة شهاب الخلافة باسط الاحسان والرافة فی الثقلین ظل الله فی الخافقین الحامی لبلاد الله الراعی بعباد الله محر ممالك الدنیا ومظهر کلمة الله العلیا ابو المظفر محمد بن سام قسیم امیر المومنین خلد الله ملکه

نقل کتبہ نمبر ١٠ متولي اين منارہ فضل ابن ابو المعالي بودہ است

نقل کتبہ نمبر ١١ امر باتمام هذہ العمارۃ الملک المويد من السماء شمس الحق والدين ايلتمش السلطاني ناصر امير المومنين

نقل کتبہ نمبر ١٢ السلطان الاعظم شهنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مفخر ملوک العرب والعجم ظل الله فی العالم شمس الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين تاج الملوک والسلاطين باسط العدل فی العلمين علاء الدولة القاهرۃ جلال الملة الباهرۃ المويد من السماء المظفر على الاعداء شهاب سماء الخلافة ناشر العدل والرافة محرز ممالک الدنيا ومظهر كلمة الله العليا ابو المظفر ايلتمش السلطانی ناصر امير المومنين خلد الله ملکہ وسلطانہ واعلی امرہ وشانہ

نقل کتبہ بالای دروازہ کتبہ نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم خاتم ملوک العرب والعجم المويد من السماء المظفر على الاعداء سلطان ارض الله حافظ بلاد الله ناصر عباد الله محرز ممالک الدنيا مظهر كلمة الله العليا جلال الدولة القاهرۃ نظام الملة الباهرۃ شهاب الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين ظل الله فی العالمين التاج الامم والخلافة صاحب العدل والرافة سلطان السلاطين

نقل کتبہ پهلوی دروازہ کتبہ نمبر ١٢ تمت هذہ العمارۃ في نوبت العبد المذنب محمد امير کوہ

نقل سطر درجہ سيوم کتبہ نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان السلاطين فی العالم حافظ بلاد الله ناصر عباد الله المظفر على الاعداء المويد من السماء تاج الاسلام والمسلمين غياث الملوک والسلاطين الحامي لبلاد الله الراعي لعباد الله يمين الخلافة باسط العدل والرافة ابو المظفر التمش السلطاني ناصر امير المومنين خلد الله ملکہ سلطانہ ويعلی امرہ وشانہ

نقل سطر درجہ چهارم کتبہ نمبر ١٢ أمر بهذہ العمارۃ في ايام الدولة السلطان الاعظم شاهنشاہ المعظم

مالك رقاب الامم مولى ملوك الترك والعرب والعجم شمس الدنيا والدين معز الاسلام والمسلمين ذو الامن والامان وارث ملك سليمان ابو المظفر ايلتمش السلطان ناصر امير المومنين

نقل كتبه نمبر ١٤ عمارت مناره مبارك حضرت سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين مرحوم مغفور طاب ثراه وجعل الجنة مثواه شكست شده بود مناره مذكور در عهد دولت سلطان الاعظم والمعظم والمكرم سكندر شاه بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملكه وسلطانه واعلى امره وشانه عمل خانزاد فتحخان بن مسند عالي خواصخان جونانا كنبدي ودر بندي مرتبها بالا مرمت كرده مرتب كنانيد الغرة من ماه ربيع الاخر سنه تسع وتسعمائة

نقل كتبه نمبر ١٥ چون ايزد تعالى علا اعلاء ه وسمى اسماءه براي احياى مراسم ملت واعلاء معالم شريعت خدايگان جهان را بر گزيده تا مر لحد اساس دين محمدي استحكام مى پذيرد ودر هر لحظه بناء شريعت احمدي تونى ميكرد از براى دوام مملكت ونظام سلطنت عمارت مساجد طاعات بحكم كلام من لا ريب سواه كه انما يعمر مساجد الله من امن بالله ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم القيام رفع في بناء جوامع الاسلام وابقاه مدى الزمان في اشاعة الاحسان فى التاريخ فى الخامس عشر من شوال سنه عشر وسبعمائة

حضرت عليا خدايگان سلاطين مصطفى جاه الصارع لامر الله المخصوص بعنايت اكرم الاكرمين علاء الدنيا والدين غوث الاسلام والمسلمين معز الملوك والسلاطين القايم بتائيد الرحمن ابو المظفر محمد شاه السلطان سكندر ثاني يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه بناء اين خيرات سنت وجماعت است عمارت فرمود

اين مسجد كه چون بيت المعمور در افواه جهانيان مذكور است بخلوص عقيدت تضاطويت مجلس اعلى خدايگان سلاطين زمان علاء الدنيا والدين سلطان البر والرحمان المويد بتائيد الرحمن ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم الدين

نقل کتبه نمبر ۱۶ بتوفیق ایزد بیهمتا و معاونت منشی نشر امثال لمسجد اسس علی التقوی تعالی امره و شانه و توالی عدله و احسانه بر مقتضی خیر مامور امر فول وجهك شطر المسجد الحرام محمد رسول الله علیه السلام کما قال من بنی مسجدا لله بنی الله له بیتا فی الجنة مجلس اعلی خدایگان سلاطین زمان شهنشاه موسی فر سلیمان مکان راعی شرایط شریعت محمدی حامی مراسم ملت احمدی موکد منابر معالم و مساجد و موطد قواعد مدارس و معابد و ممهد بنیان رسوم مسلمانی و مؤسس مبانی مذهب نعمانی قالع اصول مرده نجار و قاطع فروع تبدهٔ کفار و هادم بناء صوامع اصنام رافع اساس مجامع اسلام مظهر آیات قاهر کفره روف متین قامع فجره ردی زمین فاتح تلاع سائح امکان ضابط بقاع راسخ بنیان المعتصم بجلال الله المنان ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافه مبین دین الله ناصر امیر المومنین مد الله ظلال جلاله علی روس العلمین الی یوم الدین بنا فرمود این مسجد که مسجد جامع اولیاء و ملتم ملت اتقیا و مجمع ملایك کرام و محضر ارواح انبیاء عظام است بتاریخ فی الخامس عشر من شوال سنه عشره سبعمائه

در عهد همایون حضرت اعلی خدایگان سلاطین جهان علاء الدنیا والدین العالی بجنود الظفر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافه ناصر امیر المومنین مد الله ظلال خلافه علی روس العلمین الی یوم الدین این مسجد که بوصف و من دخله کان آمنا موصوف است

این مسجدی که در فسحت و رفعت چون بیت المقدس مشهور بلکه ثانی بیت المعمور است بحضرت اعلی خدایگان فایض فضل شامل احسان المؤید بتائید الملك المنان علاء الدنیا والدین الظفر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافت ناصر امیر المومنین مد الله ظلال عظمته الی یوم الدین بصدق نیت و خلوص عقیدت بنا فرمود

نقل کتبه نمبر ۱۰ بناء این بقعه شریف و اساس این عمارت منیف بود در عهد سلطنت و ایام مملکت خدایگان سلاطین جهان خسرو دارائنشان سلطان کامل عدل وافر احسان شهنشاه شامل

زنا فذ فرمان معلی منابر اسلام محی آثار احکام بانی منابر مساجد طاعات رافع اساس معابد عبادت عامر بلاد هدایت غامر دیار غوایت وسریر مملکت مظهر قوانین جهاد مبرمن براهین اجتهاد ضابط بلاد سلاطین رافع بناء محراب منابر اسلام کاسر اساس صوامع اصنام ناصب قواعد خیرات خافض جوانیت مسکرات بادشاه کشورکشای سایه رحمت خدای.

موید بتائید یزدان ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافت ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه فی عمارت المساجد واید سلطانه فی انارت المعابد والبقاء فی المملکت والخلافت مدی الدنیا سورة سبحان الذی اسرے بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بفرمان برگزیده حضرت رحمان ضابط ممالک جهان سلطان سلیمان نشان علاء الدنیا والدین غوث الاسلام والمسلمین معز الملوک والسلاطین جوامع بناء خیرات والملحدین رافع اساس محراب ومنبر ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافة ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه الی یوم التناد این مسجد جامع عمارت کرده شد این مسجد جامع سامع بفرمان برگزیده حضرت رحمان سکندر العهد والزمان علاء الدنیا والدین خسرو خسروان آفاق قمر دقیق ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافة مظهر العدل والرافة ناصر امیر المومنین

نقل کتبه نمبر ۱۸ امر به بنای هذه البقعة المبارکة السلطان المعظم شاهنشاه الاعظم مالک رقاب الامم ظل الله فی العالم ذو الامان سلطان السلاطین شمس الدنیا والدین المخصوص بعنایت رب العالمین ابی المظفر ایلتمش السلطان ناصر امیر المومنین خلد الله ملکه ابی الفتح محمود تغمده الله بغفرانه واسکنه بحبوحة جنانه فی شهور سنه تسع وعشرین وستمائة

نقل کتبه نمبر ۲۰ بکرم وفضل حق سبحانه وتعالی در عهد دولت سلطان السلاطین الزمان الواثق بتائید الرحمن ابو المظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه واعلی امره وشانه این مسجد بنا کرد بنده زاده درگاه آسمان جاه عالم پناه جوناشه مقبول الملقب بخان جهان ابن خان جهان در سال

هفتصد هفتاد و دو از هجرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم خدای بران بنده رحمت کند هرکه درین مسجد نماز بگذارد این بنده را بفاتحه و دعاء ایمان یاد کند

نقل کتبه نمبر ٢١ . بسم الله تیمنا بذکره عمارت این گنبد میمون در عهد مهمون الواثق بتائید الرحمن ابو المظفر فیروزشاه السلطان خلد الله ملکه سال هفتاد پنج بر هفتصد از تاریخ هجرت رسول صلی الله علیه وسلم

نقل کتبه نمبر ٢٣ لا اله الا الله محمد الرسول الله در عهد سلطان السلاطین سلطان سکندر بن سلطان السلاطین سلطان بهلول خلد الله ملکه و سلطانه و اعلی امره وشانه در بستم ماه مبارک رمضان سنه ثلث عشر و تسعمائه

سلطان السلاطین سلطان فیروزشاه طاب ثراه و جعل الجنة مثواه بسبب کشته بود

نقل کتبه نمبر ٢٤ بناء این عمارت در عهد دولت سلطان الاعظم سکندر شاه سلطان خلد الله ملکه این گنبد میان شیخ شهاب الدین تاج خان سلطان ابو سعید بتاریخ بستم ماه رمضان سنه ست و تسعمائه

نقل کتبه نمبر ٢٥ مسجد در عهد دولت بندگی حضرت سلیمان سلطان سکندر شاه بن بهلول شاه لودی خلد الله سلطانه شهاب ساکن قصبه سهارنپور

نقل کتبه نمبر ٢٦ در عهد دولت همایون سلطان الاعظم المعظم المتوکل علی الرحمن سکندر شاه بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطانه بنا کرد این گنبد بنده امیدوار رحمت پروردگار دولت خان خواجه محمد غره ماه رجب سنه اثنی عشر و تسعمائه

نقل کتبه نمبر ٢٧ بناء این عمارت گنبد در عهد سلطان الاعظم ابو المظفر سکندر شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطانه بانی گنبد علاء الدین نورتاج شیخ نبسه قطب عالم شیخ فرید شکرگنج ماه محرم سنه ثلث تسعمائه

نقل کتبه نمبر ۳۰ بسم الله الرحمن الرحیم وظیفه حمد و دعائیکه مجاوران حضیرهٔ قدس و ساکنان روضهٔ انس بان قیام نمایند نثار خداوند که مقربان درگاه او دنیا و آخرت را فدای راه او نموده و نقد جان و دل پیکر این کل را صرف بارگاه او فرموده و درود وافر و تحیات متکاثره بمشهد معظم و حضیرهٔ منور شفیع روز محشر و آل و اصحاب اطهر او و اصل و متواصل باد و بحضرت موفی الخیرات و مبشر العوبات توفیق ازلی را رفیق حضرت هدایت مرتبت محمدیت صفوت محمد علی حسنی مشرب حسینی حمده سادات عظام خلاصه اتقیاء کرام عیسی عالم تجرید موسی کوه عزلت و تفرید المؤید من عند الله الغنی قطب الملة و الطریقة سید حسنی الحسینی کردانید تا این بقعه شریف و منزل لطیف را احداث نموده وصیت فرمود که چون مدت حیاتش تا قیامت بپیوند باد لسبه ابد و بتشریف ادخلوها بسلام امنین مشرف گردیده لسبون حضیرهٔ قدس روضهٔ انس پرواز نماید مقبرهٔ فایض الانوار حضرت این بقعه نامدار باد و کان اتمام هذه البقعة فی شهور سنه اربع و اربعین و تسعمائة

نقل کتبه ها نمبر ۳۲ بسم الله الرحمن الرحیم تمام شد این باوری و چاه در ماه رمضان در سنه نهصد و پنجاه و هشت هجری بروح محمد مصطفی رسول درگاه حضرت اله در زمان عادل اسلام شاه بن شیر شاه بنا کرده کارکن دین از جمله بیشی خواجه عماد الملک عرف عبد الله لاذرقی بنده کارکن باوری امیدوار عنایت و رحمت کرده

بسم الله الرحمن الرحیم در عهد و زمان سلطان السلاطین ابو المظفر اسلام شاه بن شیر شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطانه بنا کرد این چاه بتوفیق الله بروح رسول الله ملک عماد الملک عرف خواجه عبد الله لاذرقی لبیشی بدار الملک حضرت دهلی فی سنه اثنی و خمسین و تسعمائة

engravings of Bells have been extracted and brought from elsewhere and put here.

From these grounds, it is proved satisfactorily, that (as it is kn the first compartment or Khund, of the Minaret was made by Pethowrah—on their conquest, the Mahomedans, had their n engraved on the first compartment of the Minaret as they had do the several other Hindoo Buildings. It is not surprizing to th that the Mahomedans have extracted the stones containing the gravings of figures there, and had substituted there, their other sto with their own engravings After this, Sooltan Shumsoodeen erect five compartments more, on the first original compartment – and tha Feroze Shah during his time, erected one compartment more—out of which two compartments have fallen down—and five remain to this day.

Futteh Khan, son of Khuwas Khan, repaired the damage—in the Hijree year 909—corresponding with the year A. D. 1503.

From these inscriptions it is proveable that it has been erroneously mentioned in the History of Feroze Shah (composed by Shums Seeraj Ufeef) and in the History of Tuqveem Mool Booldan &c. as well as in the inscription of the door of the 1st compartment the Minaret—that the original Builder of this Minaret was Sooltan Shumsoodeen—for he only completed the work.*

Further—the Author also points out another error that it is erroneously stated in the History of "Futtoohaut Faezerhuh," that the foundation of this Building was first laid by Sooltan Moouz-oodeen Mohomed, son of Saur. He shews this under the following grounds, viz.

1st. When Kootboodeen Abek, Commander-in-chief conquered the Fort, and the Bunder—he had inscribed on the Eastern door, his achievement. There is no doubt, that in the first line of the first compartment was the same inscription of his achievement in the Arabic language. For the remains of the original letters o f the inscriptions correspond with the first inscription—thence, if Moiz-oodeen was the founder, the achievement of his Commander-in-chief would not be inscribed there.

2nd. At the time of Moiz-oodeen only 5 entrances were made in the Musjid, at the place where the Iron Pillar stands. But that the Minaret stands beyond that place. Hence, if Moiz-oodeen had made the Minaret, he would have it erected by his Musjid, or at one end of it--and not in a quite separate place. It should be recollected however, that the Minaret now appearing within the compass of the Musjid, is this, that the Building of the Musjid was enlarged by Sooltan Shumsoodeen.

3rd. The first door of this Minaret faces Northward, as the Hindoos always have it—whereas the Mahomedans always have it Eastward. As it may be plainly seen, that when Sooltan Ala-oodeen commenced the second Minaret, he had his door facing Eastward.

4th. It is customary with the Hindoos, to commence such Buildings without any platform. But the Mahomedans first make a platform and then erect the Building, as shewn in the Building attempted by Sooltan Alla-oodeen.

5th. It is seen in all the Hindoo places of worship—at Kootub engravings of Bells hanging in chains—and the same are found, and seen on the first compartmemt of this Minaret. It is known that the Bells belong to the Hindoo worship. Hence, if Mahomedans were the Builder of this Minaret, they would never allow these engravings of Bells. But the other compartments built by Mahomedans do not contain these engravings—nor does it appear that the stones with the

* Vide— Inscription on the head of the door of the 2nd compartment.

A BRIEF ACCOUNT OF THE MINERET WHICH STANDS AT KOOTUB.

The Mineret contains inscriptions on it in Arabic letters. An abstract explanation of which is as follows—

First compartment.—The 1st Line. From decay, the letter in the first line had dropped off—and on repairing the parts, the decayed letters were merely imitated or forged. They therefore bore the false appearance only But no letters—only so much of the original remains, viz.—Ameer-ul-oomrah Ispha Sahlar Ujjulleel Kubbeer.

2nd. Line contains the name and praise of Moozuffer Mooiz-oodeen Mohomed Bin Sam.

3rd. Line—contains a verse from the Koran.

4th. Line— contains the name and praise of Mooiz-oodeen Abool Moozuffer Mohomed Bin Sam.

5th. Line—contains 99 names of God Almighty, as are found in the Arabic language.

6th. Line of the first compartment—contains verses from the Koran.

On the side of the first Apartment or Khund, appears the name Fuzzeel, son of Abool Mooaly—Mutwully or High Priest there.

The head of the door or opening of the second compartment, contains this inscription—that Sooltan Shumsoodeen has ordered to complete this Building.

Second compartment.—1st. Line—contains the name and praise of Sooltan Shumsoodeen Altummis.

2nd. Line—contains verses form the Koran—respecting the summons to prayers on Friday.

Third compartment.—The head of the door—contains praises on Sooltan Shumsoodeen. The inscription there of one line only, contains the name and praise of Sooltan Shumsoodeen—at one side of this compartment contains the name of Mohomed Ameercho, Engineer.

Fourth compartment.—contains an inscription signifying, that during the time of Sooltan Shumsoodeen, the building of this edifice was ordered.

Fifth compartment.—The head of the door contains an inscription in Arabic letters but Persian dialect—saying that this Minaret was broken by a thunderbolt, and repaired by Feroze Shah, in the Hijree year 770 corresponding with 1368 A D.

At the head of the door of the first compartment, the inscription is this, viz.—that this Minaret of Sooltan Shumsoodeen was broken down—and that during the time of Secunder Shah, son of Bhylole,

6th. In the first Edition it was inserted from where the particulars were obtained or gathered. But on the margin of the present Edition—the Historical Books are quoted.

7th. This new Edition contains another thing of great moment, viz.—The Inscriptions found on the Buildings, are copied and inserted in the new Edition in their very original form.

PREFACE.

That this work Asar-oos-Sunnadeed, was first composed by the Author, and published in the year 1846 and 1847, A. D. The reason for composing the 2nd Edition was this—

That the first Edition of this work was taken by Mr. A. A. Roberts, to England, and presented to the Royal Asiatic Society, and met the approbation of its members—and Colonel Saxson, a member of the Court of Directors, asked Mr. Roberts to translate the work into English On that Gentleman's returning to his office in Delhi, made a Translation of the work with the aid of the Author—it then appeared necessary to render the work still better with additions and necessary corrections.

That the Author begs to offer respectfully, his humble gratitude, to Mr. Roberts and Colonel Saxson, who have patronised him, and he considers that it is through their kindness, that he has been able to complete this work, which he thinks will maintain his name for ages to come.

That the author also considers his duty to offer his gratitude to Mr. Edward Thomas, through whose aid and kindness he has been able to put the work in Type.

That the present Edition, contains the following additions and ameliorations.

1st. The first chapter of this Edition is a new addition altogether (which the first Edition did not contain), and contains a brief History of the first population of all India--and particulars respecting the Capital or Seat of Empire, during the old and new reigns.

2nd. The second chapter of the first Edition contained only an account of the Fort built by Shah Jehan. But the 2nd Edition, contains a full account of that Fort, as well as of all the Fortresses erected ever since the City of Delhi was first populated.

3rd. What the 1st and 3rd chapters of the 1st Edition contained -are to be found, in the 3rd chapter of the 2nd Edition, together with additional particulars respecting the old Buildings.

4th. In the 1st Edition, there were 2 faults, viz. one was this —that particulars respecting some of the old Buildings were not then satisfactorily ascertained—and 2ndly some errors existed in their description. The necessary corrections, &c. are however made in the 2nd Edition.

5th: In the first Edition, the description of the Buildings was given promiscuously; but in the new or 2nd Edition, the dates of the Buildings are regularly given.

THE FACTS CONNECTED WITH THE FAMILY OF THE AUTHOR OF THIS WORK.

The Native Place of the Ancestors of the Author, is Arabia. They removed afterwards to Herat—and during the reign of Emperor Akbar Julaloodeen, they came into India. Ever since that period, they have enjoyed Royal titles and dignity.

It is almost useless to advert to particulars of times immemorial, I shall therefore recite a few of recent date. That during the time of Azeez-oodeen Alumgeer Sanee, the grandfather of the Author received the title of Jawud-ood-Dowlah—Jawud Ally Khan Bahader, received the munsub of Hazareezat, and 500 horsemen—and that the brother of his grandfather received the same munsub with the title of Koobad Ally Khan Bahader. After the death of the Author's grandfather, the same degree of munsub at the time of Shah Allum, continued to Syud, Mohomed Mootukee Khan Bahader, the father of the Author—and that after his demise, the same hereditary title was conferred on the Author

That the maternal grandfather of the Author enjoyed the title of Nawab Dubbeer-ood-Dowlah Ameen-ool-Moolk Khwaja Furreed-oodeen Ahmud Khan Bahader Moosleh Jung. That whilst the British were in Bengal, and their rule was not introduced in Upper India—when the Vakeel of the King of Persia was killed in Bombay in an affray—it became urgent for the British Government to send a Vakeel on deputation to Persia, and the Author's grandfather (abovenamed) was selected for this high office. On his return, after fully completing the trust, he was appointed a full Political Agent at Ava. After this, in latter times, he held the office of Prime-Minister to Akber Shah, the King of Delhi.

That the Author's maternal grandfather was so much respected, that General Sir David Ochterlony always visited him on friendly terms—and on his demise, Sir Edward Colebrooke, Bart. paid the family a visit of condolence.

ASAR-OOS-SUNNADEED,

A HISTORY OF OLD AND NEW RULES, OR GOVERNMENTS,

AND OF OLD AND NEW BUILDINGS,

IN THE DISTRICT OF

DELHI:

COMPOSED BY

SYUD AHMED KHAN,

MOONSIFF OF THE FIRST GRADE,

IN THE CITY OF DELHI,

IN THE YEAR A. D. 1852.

DELHI:

PRINTED AT THE INDIAN STANDARD PRESS, BY WILLIAM DEMONTE.

1854.